ہو

لائی ہیں حوریں جنت سے گجرے
پہنیں گے اکبر ایمان والے

فردوس کا گجرا

عرف

تحفۂ غیب

حصہ اول

مؤلفہ حافظ فیض اللہ بیگ میلاد خوان اکبرآبادی

مطبوعہ ابو العزیزی پریس آگرہ



(مولانا مولوی عبد الحلیم شرر لکھنوی)

هو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فردوس کا گجرا

حصہ سوم

حمد

کروں کس زباں سے تری ثنا تری شان جل جلالہٗ

ہمہ صفت ہی تو اے خدا تری شان جل جلالہٗ

ترے کن سے کون و مکاں بنا ترے در سے یہ جہاں بنا

یہ ظہور تیرا ہے ماسوا تری شان جل جلالہٗ

مرقد کے عذابوں سے اماں بعد فنا ہو
تحریر کفن پہ ہوں جو اسمائے محمد

ہو بعد فنا لب پہ خدا کلمۂ طیب
اور دل میں بھرا شوق تمنائے محمد

مرقد میں نکیرین سنائیں گے یہ مژدہ
شیدائے محمد وہ نظر آئے محمد

قمری شجر طوبہ یہ کہتی تھی جلالی
شمشاد جناں ہے قد زیبائے محمد

غزل

در مصطفیٰ سنگ موسیٰ نہیں ہے
کہ یاں عرش ہے طور سینا نہیں ہے

چلو وادیٔ عشق میں پا برہنہ
یہ جنگل وہ ہے جس میں کانٹا نہیں ہے

الٰہی سیر احمدؐ کب سیر ہوگا

یہان چشم نیکی ہے دریا نہین ہے

عرب مین عجم مین زمین پر فلک پر

کہان آپ کا بول بالا نہین ہے

خدا کی طرح وہ بھی ہے نور یکتا

نظیر اوسکی کیا جسکا سایا نہین ہے

قیامت مین دو دن کسطرح چھوڑ دامن

کہ اس بھیڑ مین کوئی میرا نہین ہے

یہہ کہتی تھی معراج شہ کی بلندی

کہ عالم کوئی اس سے بالا نہین ہے

کہو کوئی معراج کے منکرون سے

قمر اسکا نقشِ کفِ پا نہین ہے

کہان روئے احمد کہان ماہِ تابان

یہ وہ حسن ہے جسمین دھبا نہین ہے

تجھ مین بھی ہے جلوۂ روئے احمد

ان انکھون کے آگے اندھیرا نہین ہے

نظر ڈھاپ لے کھولدے چشم دل کو

یہان کام زاغ بصر کا نہین ہے

رکھون کس سے امید الطاف شاہا

بیان کا کوئی اور مولا نہین ہے

غزل جلالی

آنکھون سے دل مین آیا جس وقت نور تیرا

ایمان نے ہو کے روشن دیکھا ظہور تیرا

پروانہ وار ارمان ہین جان و دل سے قربان

ہے فخر شمع تابان سینے مین نور تیرا

آئی نظر تجلی انوار کم یزل کی

تمندیل بن کے اترا جب دل مین نور تیرا

انوار تیرے دل مین دیکھین گے آنکھ والے
اندھے ہون پہ خاک ہو گا ظاہر ظہور تیرا

ہے خوب بے نیازی ہے خوب کارسازی
پایا ہر ایک شئے مین ظاہر ظہور تیرا

کرتا ہے اپنی ہستی ناپید ہو کے پیدا
تو پائے نہ کیون یہ شیدا قرب و حضور تیرا

جب عرش پر تجلی چمکی مہ عرب مین
شیدا گیا جہان سے اک دم مین طور تیرا

وحدت کا ہر طرف سے کیون شور و غل اوٹھے
بیٹھا ہوا ہے سکہ نزدیک و دور تیرا

پیکر شراب وحدت بھولا مین خواب غفلت
چھایا مری نظر مین اسدم سرور تیرا

دیکھا تیرے جلوے آئینۂ نظر سے
پھر آنکھ کی خطا ہے کیا ہے قصور تیرا

دعویٰ ہوا خودی کا جب گر اسناد ذلی کا

ہم خاکیوں میں آیا جس دم غرور تیرا

عرش بریں پہ تیری کرتے تھے حمد احمد

فرش زمیں پہ خاکی سیکھے شعور تیرا

نظروں میں ہو تجلی دل کو رہے تسلی

دیکھے اگر جلالی آنکھوں سے نور تیرا

قصیدہ

محبوب بانبی مطلوب ولی مخدوم علی احمد صابر

مقبول رسول و عزیز علی مخدوم علی احمد صابر

آگاہ رموز نہان و عیان دانائے طلسم زمین و زمان

حلال نکات خفی و جلی مخدوم علی احمد صابر

سرمایۂ فیض فضل نمون گل چین بہار کن فیکون

کشاف دقائق لم یزلی مخدوم علی احمد صابر

ہو کاش طواف نصیب مجھے حاصل ہو یہ لطف عجیب مجھے
ہے کعبۂ کیف تمہاری گلی مخدوم علی احمد صابر

بیتابیٔ دل سے زار ہوں میں واماندہ ہوں اور ناچار ہوں میں
کیوں تم نے خبر سرکار نہ لی مخدوم علی احمد صابر

توفیق ازل ہوئی راہنما ہے محو خیال پاک ضیاؔ
قسمت سے ہوائے نشاط چلی مخدوم علی احمد صابر

مسدس

عشاق جو ہیں احمد مختار تمہارے
بیزار ہیں جینے سے زہے پیار تمہارے
رہ رہ کر یہی کہتے ہیں طلبگار تمہارے
ہم گرچہ نہیں قابل دربار تمہارے
کہلاتے تو ہیں بندۂ سرکار تمہارے
از بہر نفس کوئی اگر جائے ادھر کو

کہنا تھا شہ دین سے خبر خستہ جگر کو
دیدار کی دولت تو ملی اہل نظر کو
اچھے رہے نزدیک برے جائین کدہر کو
گل ہین تو تمہارے ہین جو ہین خار تمہارے
تھا گرچہ منور مہ کنعان کا ستارا
نور آپکا جب دیدۂ یعقوب نے گذرا
وہ کہنے لگے دیکھہ کے یہ صورت زیبا
یوسف پہ تو عاشق تھی فقط ایک زلیخا
یوسف سے ہزارون ہین خریدار تمہارے
پیشانی پہ ابروئے محمدؐ کی ہے تحریر
یا معرکۂ بدر مین صمصام کی تنویر
کہتے تھے شجاعان عرب دیکھہ وہ تصویر
منقش ہین جو اژ تو نہ ہو ہاتھہ مین شمشیر
بس کرتے ہین دو ابروئے خمدار تمہارے

تم کہنے کی تکلیف اوٹہاتے تھے مسیحا

تب پیروں مین کہر پالتے تہے اک مردہ کو زندا

تم چشم زدن مین یہ دکہاتے ہو تماشا

مردہ کو تو زندہ کرو اور زندہ کو مردہ

دو وصف ہین ان آنکہون سے اظہار تمہارے

گو سب سے نرالی ہے ہر اک آن تمہاری

پھر آنکھوں مین خالق نے بہری کوشش کی شوخی

ہر اک کو ہی کہتے تہا جسپہ نظر کی

اک مین ہی نہین تیر نگہ کا تری زخمی

بہتیرے ہین ان آنکھون کے بیمار تمہارے

اب بہر خدا چہوڑ دے ای پیر فلک جور

ممتاز کو پہنچا دے مدینہ مین تو فی الفور

بجز اسکے یہ حضرت سے کرون عرض ہین کچہ اور

خاموش نہین قابل تحمل جو کسی طور

کوچہ مین وہ بیٹھے پس دیوار تمہارے

غزل

کیونکر تڑپ تڑپ کے نہ جانکو گنوائین ہم
ہجر نبیؐ کے رنج کہان تک اوٹھائین ہم
وحشت تجھے قسم ہے نہ تو ساتھ چھوڑیو
جب تک نہ دشت ملک عرب دیکھہ آئین ہم
گر دل مین کچھہ نہین رہا باقی غم رسولؐ
آجا تجھے کلیجہ کے اندر بٹھائین ہم
کیا ہمکو ڈر ہے آتش دوزخ سے ناصحا
آنسو کے ایک چھینٹے سے اسکو بجھائین ہم
خاک در رسول میسر ہو گر کہین
ناسور دل کے واسطے مرہم بنائین ہم
لِللہ اے خیال نبیؐ دل سے جب تلک

باہر نہ جائیو کہ جہان سے نہ جائین ہم

گر اور کچھ نہین تو تصور ہی سہی

مر جائین روئے پاک کی لیکر بلائین ہم

صلی علےٰ کا شور قیامت مین ہو بپا

ممتاز جبکہ نعت محمد سنائین ہم

غزل جدید

دیوانہ گیسو کو یہ شورہ سری کیون ہے

سوزش یہ زیادہ مرادِ داغ جگری کیون ہے

خالق نے بلایا کہان محبوب کو اپنے

ہان ششدر و حیران یہ خیال بشری کیون ہے

بنتے ہین جو جبرئیل نقیب اور کبھی قاصد

کس شاہ کی آمد ہے او نہین در و سری کیون ہے

کیون آتی ہین حورین در جنت پہ نکھر کر

اور ریشِ نبیؐ تا او نہیں ملبوس زری کیوں ہے
شاداب کیا گریۂ الفت نے کسی کی
جو بن پہ بہارِ گُلِ داغ جگری کیوں ہے
کیا گیسوے احمدؐ کو دیا بوسہ بصد شوق
عیسیٰ کو خجل کرتی نسیم سحری کیوں ہے
گر وصل کو مانع نہیں قوسین کا پردہ
پھر شوق کو یہ آرزوے پردہ دری کیوں ہے
سبزے کی بہاریں ہیں عیاں کیوں لب کوثر
تسنیم زلالِ کرمِ حق سے بھری کیوں ہے
بیچین کیا الفتِ احمدؐ نے تجھے کیا
کشتہ تو مدینے کیطرف اب سفری کیوں ہے

غزل

ہم بہار روضۂ باغِ جنان دیکھا گئے۔

بلبل و گل کا تماشا باغبان دیکھا گئے

شان اور شوکت سواری کی شب معراج مین
چرخ پر عیسیٰ معہ کروبیان دیکھا گئے

قرب حق حاصل ہوا اللہ رے عز و وقار
راز تھے جتنے عیان وہ سب عیان دیکھلا گئے

کسکو چھپہ رتبہ ملا کسکو شرف ایسا ہوا
راہ آمد جسکی شب قدوسیان دیکھا گئے

کیا تجلی تھی تمہارے چہرۂ پر نور کی
جس سے ہم مہتاب کے دل کی کتان دیکھا گئے

الغیاث شاہ عرب دیکھو تو امت کیطرف
ہر گھڑی ہر وقت حال استان دیکھا گئے

کچھہ نہ کی شیدا پہ رحمت کی نظر شاہ رسل
چشم گریان سینہ بریان با فغان دیکھلا گئے

غزل

محفلِ پاکِ محمدؐ مین جو شامل ہوگا
ہی یقین مجھکو کہ فردوس مین داخل ہوگا

کون دن ہوگا کہ اوس روضۂ اقدس کے قریب
جان نثاری کے لئے لوٹتا بسمل ہوگا

جام کوثر کی نہوگی اوسے حاجت اصلا
آپکی چشم مبارک کا جو گھائل ہوگا

گور مین ہوگا نہ دہڑکا کوئی اوسکو واللہ
آپکے نامِ مبارک کا جو عامل ہوگا

ہوگا ہرگز نہ عذاب اوسکو بروزِ محشر
عشق اوس چاند سے رخ کا جسے کامل ہوگا

وہ نہ دیکھیگا کبھی حور کی صورت کیطرف
آپکی تیغ محبت کا جو گھائل ہوگا

جہاڑ اونگا پلکون کی جاروب سے خاشاکِ زمین
تیرا شیدا یہ مدینہ مین جو داخل ہوگا۔

شکر صد شکر کہ دی دولت ایمان ہمین

ہو یہ احسان ادا کس سے خدایا تیرا

کہین معبود بنا اور کہین عبد بنا

یہ نئے رنگ کا دیکھا ہے تماشا تیرا

گر نہ رسوائے جہان مجھکو برائے احمدؐ

نام مشہور ہے ستار خدایا تیرا

غزل

تصور جسگھڑی آیا معین الدین چشتی کا

جمال پُر ضیا دیکھا معین الدین چشتی کا

ہو کونین کا کیون فخر مجھکو یہہ ہوا حاصل

مجھے کہتے ہین سب بردا معین الدین چشتی کا

کرین جنت مین سر اونچا نہ طوبیٰ شرم سے اپنا

اگر دیکھے قد رعنا معین الدین چشتی کا

ہے پایہ پست اوسکے روبرو جم کا سکندر کا
جو ہے ای ہمدمو بروا معین الدین چشتی کا
خداوند جہان مجھکو برائے احمد مرسل
نظر آئے کہیں روضا معین الدین چشتی کا
نہ گلزار جنان پر فخر اسے حور و کر ہر گز
ہے بہتر خلد سے کوچا معین الدین چشتی کا
تمنا ہے کہوں محشر کے دن پیش خدا خلاق
مجھے کہتے ہیں سب شیدا معین الدین چشتی کا

غزل

اجمیر کے باشی خواجہ پیا موری پار لگادو نا دریا
جل تہیں بدیا گھیرا ہے جیا موری پار لگا دو نا دریا
ہے پاپ نیا ایسی بھری جیو جو کہم سے سدہ بدہ بسری
کہجنگ کے والا ہے آکے دیا موری پار لگا دو نا دریا

منجدھار مین جکر کہاوت ہون کا نیت ہای بدن مین ڈو بت ہون

طوفان بلا سے ہم ہی بچا موری پار لگا دو نا دریا

تم ساقی کوثر کے پیارے شبیر و شپر کے پیارے

ملاح ہے تم بن کون ایسا موری پار لگا دو نا دریا

مین صدقے تورے قربان تورے خواجہ جی پڑون پیان تورے

بل بل جاؤن ہو جاؤن فدا موری پار لگا دو نا دریا

ہی خواجہ معین الدین چشتی توری آس رہے نگری سگری

بے جلد کہیر پار لگے جیا موری پار لگا دو نا دریا

ہے سارے جگت مین راج تورا ہے نام گریب نواج تورا

دکہلاؤ نگاہ عطا کی ذرا موری پار لگا دو نا دریا

تم نور نگاہ حیدر رضہ ہو تم لخت دل پیغمبر ہو

عثمان کے وارے معین پیا موری پار لگا دو نا دریا

بیوقت ہی مجمل ہو کے حزیں تم بن محمد حامی کوئی نہین

سلطان الہند حبیب خدا موری پار لگا دو نا دریا

غزل

روضے سے خواجہ جی کے جلوے نکل نکلکر
کہتے ہیں اہل دل سے دیکھو سنبھل سنبھل کر

بیٹھے ہیں ہم اگر ہند لی سے کے در پر
کیوں چرخ دیکھتا ہے آنکھیں بدل بدل کر

اجمیر کے چمن کی چلکر بہار دیکھیں
جنت سے تک رہی ہیں حوریں نکل نکل کر

محروم اپنے در سے خواجہ نہیں پھراتے
لیتے ہیں مقصد دل سائل مچل مچل کر

تیر نگاہ خواجہ کھاتے ہیں ہم جگر پر
کس شوق سے تجمل پہلو بدل بدل کر

غزل

زبان سے نعت لکھتے ہیں جو نام مصطفےٰ نکلے
صریر کلک سے صل علےٰ صل علےٰ نکلے
تڑپ کر اے دل بیتاب تو آگاہ کر دینا
ادھر سے جب مدینے جانیو الا قافلا نکلے
وہی ہے اہل دل اور ہے وہی اللہ کا بندہ
کہ جسکے ہر نفس سے یا محمدؐ کی صدا نکلے
یہ حسرت ہے کہ میں جا کر کبھی دیکھوں جلوہ احمدؐ کا
الٰہی وہ بھی دن ہوگا جو دل کا حوصلہ نکلے
مرے اشعار میں ہے صاحب معراج کی مدحت
فرشتوں کی زبان سے کیوں نہ ہر دم مرحبا نکلے
ہمیں دنیا سے کیا مطلب عدم کے رہنے والے ہیں
ادھر ہم بھی تلاش جلوہ احمدؐ میں آ نکلے
ہوئی کافور عالم سے اوسی دم کفر کی ظلمت
حجاب نور سے جس دم محمدؐ مصطفےٰ نکلے

کرون اوسکے قدم کی خاک کو کحل البصر اپنا
کوئی زائر مدینے کا جو اس جانب کو آ نکلے

آبادر کے دل کو دھڑکا ہے سوال قبر کا حضرت
نہیں معلوم کیا کہنے کو چاہون منہ سے کیا نکلے

غزل

محفل ثنائے روئے پیغمبر سناتا ہون
مثال آئینہ ہر ایک کو حیران بناتا ہون

خدا ہے شیفتہ جسپر محمد نام ہے جنکا
زہے قسمت اونھین کا شیفتہ مین بھی کہاتا ہون

پڑہو ملکے درود اے حاضران محفل مولد
تمہین اب ذکر مین مولود احمد کا سناتا ہون

کوئی اوپر فدا کرتا ہے مال و زر کوئی زیور
مین نقد دل شہ کونین پر اپنا لٹاتا ہون

سنا نے وصف شاہ انبیا عشاق احمدؐ کو
میں لیکے بلبل مجبوؐ محفل مولد میں جاتا ہون
مرے دیوان میں ہے تحریر خاقان مدحت احمدؐ
اسی باعث اسے آنکھوں میں اپنے لگاتا ہون

غزل

خدا کا برگزیدہ ہے معین الدین اجمیری
نبیؐ کا نور دیدہ ہے معین الدین اجمیری
تری تعظیم کی خاطر شب و روز آستانے پر
سر گردون خمیدہ ہی معین الدین اجمیری
منازل کر کے طے ای سالکو سارے حقیقت کے
بقرب حق رسیدہ ہے معین الدین اجمیری
نسیم صبح گلزار طریقت آپکے دم سے
مرے دل میں حمیدہ ہے معین الدین اجمیری

ترے اخلاق پر ہے پرتو خلق رسول اللہ
صفت تیری حمیدہ ہے معین الدین اجمیری
اوسی کا دل ہے اسرار حقیقت سے ترے واقف
خدا تک جو رسیدہ ہے معین الدین اجمیری
کوئی کچھ بھی کہے کیا خوف ہے لیکن ترے در پر
خدا کا سر خمیدہ ہے معین الدین اجمیری

غزل

شرف بخش ولایت ہے معین الدین اجمیری
شہ ملک کرامت ہے معین الدین اجمیری
سراپا حق کی رحمت ہے معین الدین اجمیری
محمد کی عنایت ہے معین الدین اجمیری
زمین ہند پر لاکھوں ہوئے پیدا ولی اللہ
تجھے سب پر فضیلت ہے معین الدین اجمیری

وہی ہے مستحق رحمتِ یزدانِ دو عالم میں
تری جس پر عنایت ہے معین الدین اجمیری
ہوا بھی اوس جگہہ کی پا نہیں سکتا کوئی قدسی
وہ تیری جائے رفعت ہے معین الدین اجمیری
رسول اللہ خوش ہے اُس سے اور اللہ بھی خوش ہے
جو تجھ سے خوش عقیدت ہے معین الدین اجمیری
کریم خلق ہے تو اور سخی ابن سخی ہے تو
کرم کی تیرے شہرت ہے معین الدین اجمیری
حبیب اللہ کا تو بھی ہے اے آل حبیب اللہ
خدا کو تجھ سے اُلفت ہے معین الدین اجمیری
بہشتی آستان پاک کے سب رہنے والے ہیں
ترا در باب جنت ہے معین الدین اجمیری
ترا خادم ترا بندہ ترا عاشق ترا شیدا
نو گار خوش عقیدت ہے معین الدین اجمیری

غزل

کس دلمین عکسِ نبیؐ جلوہ گر نہین
کعبہ نہین وہ جسمین خدا کا گذر نہین

دشمن ہے کون کون ہے مخلص خبر نہین
غیر نبی یہان کوئی پیش نظر نہین

ہے جلوہ جمال احد حسن مصطفےٰ
دیکھے جو آنکھون سے یہ مجال بشر نہین

کیونکر نہ اسکو کعبۂ اقدس پہ فضل ہو
وہ چیز ہے مدینہ مین جو عرش پر نہین

دیکھی ملک نے صورت حقی جو آپ کی
بولے حضور شکل بشر ہین بشر نہین

ہر وقت نشہ بادۂ عشق نبیؐ کا ہے
کیا ہم شراب ناب حقیقت مین تر نہین

مجموعۂ صفات کمال آپ کی ہے ذات
دنیا مین آپ سا کوئی ہرگز بشر نہین

یہ محو ہون نظارۂ رخسار پاک مین
آنکھین کھلی ہین دیکھ رہا ہون خبر نہین

خوشبوئے خاک پاک مدینہ سونگھا صبا
مطلوب ہمکو بوئے عبیر و اگر نہین

سب چھوڑ جائینگے اسے سلطان ہو یا گدا
دنیا کسی کے واسطے رہنے کا گھر نہین

اکبر چلو مدینہ محبوب کی طرف
کب ہے سفر وسیلۂ فتح و ظفر نہین

غزل

امید شفاعت ہے رسول عربی سے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی سے

کس طرح قلم سے ہو رخ پاک کی توصیف
نسبت ہے بھلا کیا حبشی کو حلبی سے
گاہے تو احد بن گیا اور گاہ تو احمد
حیران ہوں میں اے شاہ تری بوالعجبی سے
جب آیا در پاک پہ تب سر کے بل آیا
جبریل نے رکھا نہ قدم بے ادبی سے
خاطر ہے مری ہجر میں رہنے سے پریشان
یہہ عرض کرو جا کے رسول عربی سے
للہ مجھے شربت دیدار پلا دو ۔۔۔
جان آئی ہے ہونٹوں پہ مری تشنہ لبی سے
کیا ہم سے ہو قرآن صفت باغ مدینہ
لب بند ہوئے جاتے ہیں شیریں رطبی سے

غزل

تمہیں ہو خواجۂ شاہ و گدا غریب نواز
تمہیں کو کہتی ہے خلق خدا غریب نواز

بہت دنوں سے مرے دل میں شوق رویت ہے
حجاب رخ سے اٹھا دو ذرا غریب نواز

وہیں مدد کے لئے آ گئے معین الدین
زبان سے مری نکلا جو یا غریب نواز

جفا کشیدہ ہوں مظلوم ہوں غریب ہوں میں
ادھر بھی ایک نگاہِ عطا غریب نواز

خدا کے واسطے چرخ بلند پر چمکاؤ
ہوا ہے پست ستارا مرا غریب نواز

تڑپ تڑپ کے یہ گویا دل فدا ہے مدام
بلاؤ پھر اسے اجمیر یا غریب نواز

غزل

تپ فرقت سے ہون مضطر معین الدین اجمیری
دکہا دو چہرہ انور معین الدین اجمیری

سرور جان پیغمبر معین الدین اجمیری
حبیب خالق اکبر معین الدین اجمیری

ہو امت کے تمہین رہبر تمہین حسنین کے دلبر
دل و جان ساقی کوثر معین الدین اجمیری

ملایک سجدہ والا ہین اگر وجد کرتے ہین
تمہارا واعظ سن سنکر معین الدین اجمیری

تمہاری ذات اقدس کو دیا یہ رتبہ خالق نے
ولیون کا کیا افسر معین الدین اجمیری

تری رحمت کا دریا جوش پہ ہو بہر خدا آئے
ہو کشتی کو مری لنگر معین الدین اجمیری

مین ہون بیچین اور مضطر تصدق دل سے ہون تمپر
بلا لو آستانے پر معین الدین اجمیری

بتاؤ تو کہاں جاؤں کہاں سے مدعا پاؤں
تمہارا چھوڑ کر اب در معین الدین اجمیری
خدا کے سامنے فرد عمل کیا لیکے جاؤں گا
میں ہوں حیران اور ششدر معین الدین اجمیری
مریض درد فرقت ہوں شہیار تیغ الفت ہوں
ترحم کیجئے مجھپر معین الدین اجمیری
تمنا ہے یہ مخدوں کی کہ میرا دم نکل جاوے
تمہارا نام لیکر معین الدین اجمیری

غزل

اگر اے دل تو ہے شیدا معین الدین چشتی کا
نہ ہرگز چھوڑ دروازہ معین الدین چشتی کا
بہت چاہا ہاں تہادل میرا معین الدین چشتی کا
نظر آیا ہے کیا جلوا معین الدین چشتی کا

شراب معرفت کی کیفیت پوچھے کوئی مجھ سے
کہ دل میرا ہے متوالا معین الدین چشتی کا

گلستان دو عالم کی ہے پیدائش نہ کیونکر ہو
بنا سرو قد رعنا معین الدین چشتی کا

قمر برج اسد کا ہے ضیائے چشم زہرا ہے
بیاں ہو مجھ سے کیا رتبا معین الدین چشتی کا

چلو بغداد کو احمد اگر شوق زیارت ہے
کہ واں ہے جلوہ گر روضا معین الدین چشتی کا

غزل

تم کل کے دستگیر ہو یا پیر غوث اعظم رضہ
بے مثل بے نظیر ہو یا پیر غوث اعظم رضہ

مفلس کی عرض سنیے للہ یا امیر
خالق کے تم مشیر ہو یا پیر غوث الاعظم رضہ

یہ دل ہے وہی جو تمہارا ہے مسکن
ستانا اسے اتنا زیبا نہین ہے
نہ ہو وصل احمدؔ تو کیا ہے شکایت
مقدر مین اپنے یہ لکھا نہین ہے
بہا دے نہ دل کو کہین جوش گریہ
کچھہ آنکھو نکا اپنی تو رونا نہین ہے
جسے ہو وے ممتاز عشق پیمبرؐ
تو محشر کا کچھہ اوسکو کھٹکا نہین ہے

مسدس

عالم مین ہی اک دہوم کہ سلطان کی ہے آمد
ہر مور کا ہے قول سلیمان کی ہے آمد
تا زیک تھی شب شمع شبستان کی ہے آمد
روشن نہ ہے کہ خورشید درخشان کی ہے آمد

آمد ہی یہ اس نور کی جو نور خدا ہے
اس نور سے کیا شان خدا جلوہ نما ہے

ہر قطرہ یہ کہتا ہے کہ عالی ہمم آیا
ہر ذرہ کی آواز ہے مہر کرم آیا
ہر برگ کا ہے قول کہ صاحب حشم آیا
ہر پھول ہے خنداں کہ سراج قدم آیا
طائر بھی نشیمن میں ہیں خوش دھوم پڑی ہے
غل وحشیوں میں ہے کہ یہ شادی کی گھڑی ہے

آتی ہے بہار آمد شاہ شہدا ہے
مہمان مدینے کو چلے قصد صبا ہے

پائی ہے جو بو اور ہی پھولوں میں ہوا ہے
جو سرو ہے وہ منتظر شاہ ہُدا ہے
ہے چشم براہ سر کو جھکائی ہیں نرگس
پھولی ہی نہ جامے میں سماتی ہے نرگس

اندھے ہے جو خورشید رسالت کی سرِ خاک
سجدے کو سرِ خاک جھکے پڑتے ہین افلاک
ہر وقت کواکب کو بھی اس بات کی ہی تاک
آنکھون مین لگے سرمۂ خاکِ قدم پاک
حورین بھی ہین خوش عیش پہ غلمان بھی تلے ہین
ہے بارشِ رحمت درِ فردوس کھلے ہین
بتخانون مین یہ کفر سے کہتی ہے ضلالت
رہنے کا ٹھکانا نہین غارت کی ہی وحشت
بت کرتے ہین جھنجلا کے برہمن سے اشارت
دی تونے یہ مسجود بنا کر ہمین ذلت
کیا خوار ہوئے دیدۂ ارباب یقین مین
شق کاش زمین ہو کہ سما جائین زمین مین
بتخانۂ عرفان ہے کھلا عیش ہے ظاہر
بیخوار بھی ہین پاک مے شوق بھی طاہر

نئے انداز سوالوں کے گئے ہیں پیدا

بدلے دیکھے ہیں جو انداز کرم آجکی رات

لے لیا بخشش امت کا خدا سے اقرار

حبذا شان شہنشاہ امم آجکی رات

آپ کے حلقۂ گیسوئے مسلسل کے طفیل

مشکلیں حل ہوئیں جتنی تھیں اہم آجکی رات

اُٹھ گیا پیش احد برقع میم احمد

نظر آیک آتے ہیں امکان و قدم آجکی رات

پتلیاں حور و ملایک کی بچھی ہیں تسخیر

تا بنیں فرش رہ شاہ امم آجکی رات

غزل

تمہارے کیا لکھوں اعزاز یا محبوب سبحانی

خدا کے آپ ہیں ہمراز یا محبوب سبحانی

ور دولت سرا پر تیری ہے جسکی جھکی گردن
جہان مین ہے وہ سرافراز یا محبوب سبحانیؓ
جو ہم جو نفسی بیٹھے ہین حساب روز محشر سے
شفاعت پر ہے تیری ناز یا محبوب سبحانی
ہوا کرتا ہے تیری مدح گو یون کے لیے بیشک
در جنت لحد مین باز یا محبوب سبحانی
چلا جو راہ پر تیری تجھے جسنے کہ پہچانا ہے
ہوا وہ خلق مین ممتاز یا محبوب سبحانیؓ
یہ صولت ہے کہ ہو شیر زیان بیجان اگر سن لے
سگ در کی ترے آواز یا محبوب سبحانیؓ
انیس درد مندان مونس بیچارگان تو ہے
ضعیفون کا ہے تو دمساز یا محبوب سبحانیؓ
ترے فضل و کرم سے خاتمہ ہووے بخیر اپنا
کیون جو کام مین آغاز یا محبوب سبحانیؓ

غزل

عجب صورت رسول اللہ کی حق نے بنائی ہے
کہ جسپر جان و دل سے شیفتہ ساری خدائی ہے

رسول اللہ نے نام خدا وہ حسن پایا ہے
کہ جسپر عاشق و شیدا وہ ذات کبریائی ہے

جہان سے عشق احمد ساتھ اپنے لیکے جائیگا
اُسی کے واسطے فردوس خالق نے بنائی ہے

اُسے پرواہ شاہان جہانکی کچھہ نہین واللہ
در احمد کی حاصل دوستو جسکو گدائی ہے

مثال موم ہوکر ایکبار رکھا قدم دل مین.
محبت مرحبا کیا سنگ کے دلمین سمائی ہے

ملک حور و پری جن و بشر سب ہین ترے عاشق.
خدا نے کیا ہی تیری موہنی صورت بنائی ہے

مدینہ کو خدا پہنچائے جلدی ہند سے دور
ہمارے اس دل وحشی میں بس یہی اک ہے

غزل

دونوں عالم میں نہیں ایک بھی ہمتا تیرا
مرحبا صل علےٰ جلوۂ یکتا تیرا

عین تنزیہ ہے تشبیہ میں تیرا رتبہ
ہے سراپردۂ تقدیس سراپا تیرا

راحت روح حزیں زلف سمن سا تیری
مرہم زخم جگر حسن نمک سا تیرا

معجز آمائے کرامت دم عیسیٰ تجھ سے
دست پروردۂ بیعت ید بیضا تیرا

کھل گئے معنے اللہ جمیل سب پر
اللہ اللہ جمال رخ زیبا تیرا

نہ رہے پھر ہوس روضۂ رضوان باقی
خواب میں بھی نظر آجائے جو روضہ تیرا
چشم بیمار ہو اور خاک شفائے طیبہ
سر سودا زدہ ہو اور جلوۂ یکتا تیرا
دل بیتاب ہو اور گرمی الفت تیری
چشم مشتاق ہو اور جلوۂ یکتا تیرا
جانماز اپنی ہو اُس کوچۂ اطہر کی زمین
بنے محرابِ حرم نقش کف پا تیرا
جلوۂ عارضِ پُر نور ہو قبلہ اپنا
کھول دے سرِّ حقیقت رُخ زیبا تیرا
خاک ہو جاؤں در پاک پہ تیری گر کر
جلوۂ طور ہو سینے سے لئے جلوا تیرا
تا قیامت نہ قضا ہو ترے کوچے کا طواف
خاک تسخیر ہو اور شہر مدینہ تیرا

غزل

قبلۂ شاہ و گدا حضرت غوث الثقلین رضہ
کعبۂ خلق خدا حضرت غوث الثقلین رضہ

انبیا کی سی صفت آپ کو حق نے دی ہے
آپ ہیں سرِّ خدا حضرت غوث الثقلین رضہ

واقف سرِّ نبی محرم اسرار علی رضہ
حامی دین ہدا حضرت غوث الثقلین رضہ

یہ تو ادنی سی کرامت ہے تمہاری مشہور
چور ابدال کیا حضرت غوث الثقلین رضہ

آپنے ڈوبی ہوئی جیسے نکالی ہے برات
میں بھی ہوں غم سے رہا حضرت غوث الثقلین رضہ

شرم آتی ہے گنا ہوں سے نہیں کہہ سکتا
ہوں گنہگار بڑا حضرت غوث الثقلین رضہ

کیجئے عقدہ کشائی میری بہر حسنین رضؓ
آپ ہین عقدہ کشا حضرت غوث الثقلین رضؓ

دوش اقدس پہ قدم احمد مرسل نے رکھا
یہہ شرف کس کو ملا حضرت غوث الثقلین رضؓ

آپکے ہوتے کہون کس سے مین جیکا احوال
حال ہے میرا برا حضرت غوث الثقلین رضؓ ۔

کب تلک کہیئے بھٹکتا پہرون در در مارا ۔
لیجئے در پہ بلا حضرت غوث الثقلین رضؓ

دم نکل جائے ظہیری کا تصور مین ترے +
یہی کہتا ہے سدا حضرت غوث الثقلین رضؓ

غزل

جلتے معراج کو ہین شاہ امم آجکی رات
جبرئیلؑ آنکھون پہ لیتے ہین قدم آجکی رات

ذرہ ذرہ سے ہے لمعا کے عیان جلوۂ طور

کتنے بے پردہ ہین انوار قدم آجکی رات

دیکھکر صحن حرم مین ترے ابرو کی جھلک

جھک گئین سجدہ کو محراب حرم آجکی رات

گلِ نظارہ سے چنے کیا ترے نقش پا نے

کہ ہے دامانِ نگہ صحن ارم آجکی رات

ہے تمنا کہ ترے در کا بلا گردان ہو

حالتِ رقص مین ہے طوف حرم آجکی رات

دہوم ہے عرش برین پر کہ حضور آتے ہین

پئے تسلیم ملک ہو گئے خم آجکی رات

اس مسرت مین چلی ہین تری زلفین لیکر

بخشش اُمتِ مرحوم کا غم آجکی رات

تہنیت عاصیون کو مژدہ گنہگارون کو

خلوتِ خاص مین بھی یاد ہین ہم آجکی رات

ساقی سے کہے جا کے جو ہر کارہ ہو حاضر
اسوقت تو مستونکی ذرا چاہیے خاطر
وہ جام عنایت ہو کہ جو ہوش ربا ہو
یا مین وہ قدح جو مئے عرفان سے بھرا ہو
لو مومنو اب شاہ کی تعظیم کو اوٹھو
محفل مین حضور آتے ہین تسلیم کو اوٹھو
قربان کرو لاکے زر و سیم کو اوٹھو
دیدار رخ احمد بے میم کو اوٹھو
پہیلی ہے یہ ضو چار طرف رب علا کی
تعظیم محمد کی ہے تعظیم خدا کی
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا قبلۂ عالم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا کعبۂ اعظم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا نور مجسم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا افسر آدم

ہر شخص کو لازم ہے کرے شکر خدا کا
غل بزم میں ہو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کا

ہالے میں عجب لمعۂ نور قمر آیا
کیا حلقۂ پرکار میں نقطہ نظر آیا

قالب میں تو جان آنکھ میں نور نظر آیا
ظلمات میں اسکندر عالی گہر آیا

سدرہ اوسے کہیئے تو یہ جبرئیل امین ہے
وہ تختِ سلیمان تو سلیمان شہ دین ہے

آئی تھی یہی غیب سے آواز کہ جاؤ
اسوقت اسے مشرق و مغرب میں پہراؤ

ہان جلوۂ محبوب خدا اسکو دکہاؤ
پوچھے جو کوئی نام محمد تو بتاؤ

شہرہ ہو زمانے میں شہ کون و مکان کا
آگاہ جہان ہو کہ یہ مالک ہے جہان کا

کرم سے اب ظہیری کے بدن کو بھی چھوجائے
ہوائے حرص و بغض و آز یا محبوب سبحانی

قصیدہ در شان خواجہ رضؓ

تمہارا رتبہ ہے اعلیٰ معین الدینؓ اجمیری
ہو سب ولیوں میں تم بالا معین الدین اجمیری

شہا جو رو پری کا بھی کبھی خواہاں نہیں ہوگا
تری الفت کا ہو متوالا معین الدین اجمیری

نہیں ہے خوف محشر کا ذرا اے واعظ ہمکو
ہمارا جب ہے رکھوالا معین الدینؓ اجمیری

قدم جب آپکا آیا ہوا روشن جہان سارا
جدھر دیکھو ہے اجیالا معین الدین اجمیری

عجب ہے حال اب میرا لگا ہے آنکھ جب سے
محبت کا ترے بھالا معین الدین اجمیری

گذارش سرور غمگین کی اب منظور ہو جائے
دکھا دیجئے رخ والا معین الدین اجمیری

غزل

ہے دفن اسمین عشق نبیؐ کا خزینہ
یہہ پہلے مرا دل تھا اب ہے مدینہ

مرے دل مین جلوہ ہے نور نبیؐ کا
مری آنکھون مین پہر رہا ہے مدینہ

ہے کیا دل نشین گنبد سبز حضرت
یہہ ہے عرش اعظم کا سچا نگینہ

ہمین عشق ہے کفش پائے نبیؐ سے
یہی ہے جمیلہ یہی ہے حسینہ

مرے دل مین ہے روضۂ پاک حضرت
یہہ پہلے تو کعبہ تھا اب ہے مدینہ

یہین خواب مین ہین رسُول مکرم
یہہ ادام گارہ نبیؐ کا ہے زینہ

عروج اوسکو ہوگا جسے عشق ہوگا
محبت ہے بام معارف کا زینہ

مدینہ کی عزت نہو جسکے دلمین
اوسی شخص کو سب کہتے ہین ہم کمینہ

دم نزع بھی ہو میرے لب پر اکبرؔ
مدینہ مدینہ مدینہ

غزل

میرے نالون نے عجب دہوم مچار کہی ہے
جسنے خلقی طرح زمین سر پہ اوٹہا رکہی ہے

جب خیال آیا بس اکبار انکا دل سے کہنچنے پہ
کیا کہون آپ نے کیا آگ لگا رکہی ہے

آہ کے ساتھ ہی فریاد بھی پہونچے گی وہان
نردبان ہمنے فلک پر یہ لگا رکھی ہے
خاک کردیگی جلا کر یہ کسی روز مجھے
تپ فرقت نے تو ایک اگ لگا رکھی ہے
جھانکر دیکھے گا وہ رشک قمر کھڑکی سے
شکل دیوانون کی یون ہمنے بنا رکھی ہے
بت پرستی جو نہین ہے تو یہ کیا ہے اکبر
تمنے تصویر صنم دل مین چھپا رکھی ہے

غزل

تمنا ہے یہ انکھون کی ترا دیدار آ دیکھین
کبھی روضہ ترا یا احمد مختار آ دیکھین
شفا ہو جائے دم مین کشتۂ ہجر محمد کو
اگر وہ خواب مین بھی حالت بیمار آ دیکھین

یہ دل تنہا اور اسکا مسکن بہت اُجاڑا اسکو غم ہجراں

غضب آجائیگا گر شاہ دین بیمار آ دیکھین

نہ کچھ مرنے کا غم ہو اور نہ کچھ شکوہ ہو فرقت کا

اگر حالت مری وہ سیّد ابرار آ دیکھین

جو مدّاح نبیؐ پر طعنہ زن ممتاز ہوتے ہین

دکھائین شعر اپنے اور مرے اشعار آ دیکھین

مسدّس

کہان مین ہون الٰہی اور کہان شہر مدینہ ہے

اسی اندوہ مین یارو مرا دشوار جینا ہے

غم ہجر پیمبرؐ مین مرا صد چاک سینہ ہے

دل و جان سے دعا اپنی یہی روز و شبینہ ہے

دکھاوے یا خدا کیسا محمدؐ کا مدینہ ہے

سنا ہے ہمنے وان جا کر کے مر جانا ہی جینا ہے

دیار ہند کو جو چھوڑ کر یثرب مین جاتے ہین

مزا فردوس کا گویا وہ دنیا ہی مین پاتے ہین

بڑی قسمت کے ہین یہ لطف جو انسان اٹھاتے ہین

ترستے ہین ہمین کمبخت اور یون غل مچاتے ہین

دکھادے یا خدا کیسا محمدؐ کا مدینہ ہے

سُنا ہے جنے وان جاکر کے مرجانا ہی جینا ہے

خدا جانے مدینہ مین ہمین کب وہ بلاوینگے

نہین معلوم کب ہمکو رخ انور دکھاوینگے

ہمارے بخت خوابیدہ کو کب دیکھین جگاوینگے

غنی کب دولت دیدار سے ہمکو بناوینگے

دکھادے یا خدا کیسا محمدؐ کا مدینہ ہے

سُنا ہے ہمنے وان جاکر کے مرجانا ہی جینا ہے

سونگھادے لاکے خوشبو تو ہی اُس زلف معنبر کی

خبر دے اے صبا جلدی مری اُس جان مضطر کی

سُنادے لاکے خوشخبری اگر ہمیں پیمبر کی

تو حالت بگڑی بنجائے ابھی ناچیز سرور کی

دکہادے یا خدا کیسا محمد کا مدینہ ہے

سُنا ہے ہمنے واں جاکر کے مرجانا بھی جینا ہے

(دیگر)

اگرچہ خواب ہی میں دیکھہ لوں صورت پیمبر کی

رکھوں خواہش نہ دل میں حور کی جنت کی کوثر کی

نہ پوچھو بیقراری دوستو مجھہ حال مضطر کی

دل وجان سے یہ ہے اب تو دعا ہر وقت سرور کی

دکہادو یا الٰھی وہ مدینہ کیسی بستی ہے

کہ جسپر رات دن تیری بڑی رحمت برستی ہے

مسدس دیگر

غم فراق میں کیوں دل نہ آہ سرد بھرے

تڑپ تڑپ کے کہاں تک یہہ دن گذار مرے

ہزاروں حسرت و ارمان کے یان جمے ہین پڑے

بیان یہ حال حبیبؐ خدا سے کون کرے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے

کسے ز بیکسی مانگی برو خبرے

کہاں مدینہ کہان ہند اور کہان یہ غریب

نہ قسمت ایسی زبردست ہے نہ ایسے نصیب

تمہاری دوری نے پہونچادیا اجل کے قریب

ہو کیسے آپکا دیدار اے خدا کے حبیبؐ

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے

کسے ز بیکسی مانگی برو خبرے

غریق بحر معاصی کو لو بچا ؤ رسولؐ

سنبھالو آکے کنارے مجھے لگاؤ رسول۔

خدا کے واسطے جلدی سے آؤ آؤ رسولؐ

بھنور مین ڈوب رہی ہے ہماری ناؤ رسولؐ

نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ بر ہے
کسے زبیکسی مانمی ہر دو خبر ہے

سنا ہی جب سے تمہارا ہے گھر مدینہ میں
لگی ہوئی ہے ہماری نظر مدینے میں

شب فراق کی کب ہو سحر مدینے میں
الٰہی پہونچے گی کیونکر خبر مدینے میں

نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ بر ہے
کسے زبیکسی مانمی ہر دو خبر ہے

نہ یار ہے کوئی یاور نہ ہے کوئی غمخوار
نہ خویش ہے اپنا نہ بیگانہ نہ کوئی ہے یار

حضور سرور کونین دیدا برار
وہ کون ہے جو کہے اپنی حالت دل زار

نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ بر ہے
کسے زبیکسی مانمی ہر دو خبر ہے

مدینے جانے سے مجبور اے حضور ہون مین
چمن سے طائر بے پر کی طرح دور ہون مین
شکستہ سنگ ملامت سے چور چور ہون مین
اسی خیال مین دن رات ناصبور ہون مین
نہ قاصد کہ نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبیکسی ما نہ جی برد خبرے
یہ کہیو شہرت خستہ جگر تڑپتا ہے
برنگ طائر بے بال و پر تڑپتا ہے
شہید جنبش تیغ نظر تڑپتا ہے
یہ شعر پڑھ کے بحال بتر تڑپتا ہے
نہ قاصد کہ نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبیکسی ما نہ جی برد خبرے

غزل

معجزہ وہ جو مسیحا کا دکہاتے جاتے
کہہ کے قم قبر سے مردی کو جلاتے جاتے
مرتے دم باغ مدینہ کا نظارا کرتے
دیکھہ لیتے چمن خلد کو جاتے جاتے
دیکھکر نور تجلّی کو ترے دیوانے
دھجیاں دامن محشر کی اوڑاتے جاتے
بنکے پروانہ مری روح نکلتی تن سے
تو جو اوس شمع تجلّی سے لگاتے جاتے
اک نظر دیکھتے ہی روئے محمّدؐ کی ضیا
غش پہ غش حضرت یوسف کو ہیں آتے جاتے
ہے وہ صحرائے جنون آپکے دیوانوں کا
حضرت خضر جہاں ٹھوکریں کہاتے جاتے
ایسا محبوب ہوا کون کہ امّت کے لئے
روٹھتے آپ تو اللہ مناتے جاتے

طور اے حضرت موسیٰ نہ کبھی جل کے بجھتے
آپ آنکھوں مین جو سرمہ نہ لگاتے جاتے

صف محشر مین ابھی بحضور سرورِ
نعت پڑھ پڑھ کی یہ شہرت کی سناتے جاتے

غزل

فرض خدا ہے کیون نہو الفت نماز کی
قرآن مین کی ہے حق نے ہدایت نماز کی

جو بے نماز ہوتا ہے چالیس گام تک
اولٹا گھسیٹتی ہے شریعت نماز کی

ہو دست بستہ وصف غفور الرحیم مین
کھولو زبان کو باندھو نیت نماز کی

ہوتا نہین ہے کچھ بھی اثر بے نماز کو
تاکید جا بجا ہے نہایت نماز کی

غلمان و حور کوثر و تسنیم میوہ جات
یہہ ساری نعمتین ہین بدولت نماز کی

ہے اس خوشی کی دہوم کہ خالق سے ہو وصال
بجتی ہے پانچ وقت جو نوبت نماز کی

جنت بنے گی قبر بھی اکبر نماز سے
آئیگی بن کے حور کی صورت نماز کی

غزل اکبر

بھر دے کوئی چھلکتا ساغر شراب والے
ہو جائین جسکو پیکر بیتاب تاب والے

ہو جائے مہربانی کب تک یہہ لن ترانی
اب تو نقاب اٹھا دے رخ پر نقاب والے

کرتے ہین تیری سمرن لیتے ہین نام تیرا
وید و پران والے چارون کتاب والے

سجدہ کروں صنم کو یا سنگِ کعبہ چوموں
ہر شئی میں شان تیری ہے او حجاب والے

ڈہونڈا تو کہو گئے ہیں پایا تو ہو گئے ہیں
بیہوش ہوش والے بیتاب تاب والے

ابتو صنم کے در پر سجدہ کرینگے اکبر
جنت میں جو مزے ہیں ثوٹیں ثواب والے

غزل جدید

نکلے ہی میرے منہ سے جسوقت یا محمدؐ
کہتے ہیں سب ملائک صل علےٰ محمدؐ

مرنے میں نہو جلاوت گر وقتِ نزع یار و
یا خدا ہو دلمیں لب پر ہو یا محمدؐ

صدمہ دکہا رہی ہے یہ ہند کی سکونت
روضہ پہ اپنے مجہکو جلدی بلا محمدؐ

دل تلملا رہا ہے آنکھین ترس رہی ہین
جلوہ دکہادے مجکو بہر خدا محمدؐ

سب مشکلین ہون آسان اکدم مین عاصیونکی
محشر مین جبکہ ہونگے مشکلکشا محمدؐ

صل علے کا نعرہ عرشِ علا پہ پہنچا
جب لوح پر قلم سے حق نے لکہا محمدؐ

شیطان کی رہنمائی کا کہٹکا نہین ہے واعظ
رہبر مرا خدا ہے اور رہنما محمدؐ

مر کر بھی مجہکو حاصل ہو لطف زندگانی
ملجائے بہر مدفن کوچا ترا محمدؐ

ممدوح کبریا ہو موصوف انبیا ہو
بیتاب لکھ سکے کیا تیری ثنا محمدؐ

غزل

بتا تیری تسلی اے دل ناچار کیونکر ہو
بلائین گر نہ حضرت حاضر دربار کیونکر ہو

مدینہ کی ہوس نے کردیا پامال راحت کو
گذر اب ہند مین یا سید ابرار کیونکر ہو

کہان مین اور کہان وہ سرزمین یثرب بطحا
نہ چاہین وہ تو مجھ مین طاقت رفتار کیونکر ہو

مین خود ڈرتا ہون نالون سے حرم مین شور برپا ہو
ٹھکانا ہو اگر اپنا پس دیوار کیونکر ہو

کسی قابل نہ اے ممتاز رکھا ہجر حضرت نے
جو بیحد مہ ہو پھر خوبیٔ اشعار کیونکر ہو

غزل

پڑھو صلوٰۃ ذکر احمد مختار ہوتا ہے
سراپا گوش ہو جاؤ بیان یار ہوتا ہے

ظہور ذات پاکِ احمد مختار ہوتا ہے
احد کا میم کے پردہ مین اب اظہار ہوتا ہے

درِ مقصود بہر لو دامنِ امید پہیلاؤ
کشادہ اب درِ گنجینۂ اسرار ہوتا ہے

ملک حور و پری جن و بشر آتے ہین سُننے کو
جہان ذکر جناب سیّد ابرار ہوتا ہے

خدا صبح و مسا رہتا ہے بندیکی اُلفت مین
حبیبِ خالق اکبر سے جسکو پیار ہوتا ہے

خدا آتا ہے خود ہوکر خریدار و نکی صورت مین
حرے یوسفؑ کا جب سودا سر بازار ہوتا ہے

خدا کے واسطے یارو مدینے لیچلو مجھکو
سُنا ہی وان علاج عاشقِ بیمار ہوتا ہے

رہے کوچہ مین سرگردان کہ حاضر ہوتے در پر
گدا کے واسطے کیا حکم اگر سرکار ہوتا ہے

مدد کا وقت ہی آنکھوں میں آ گئے صاحب
شبہ دین گرم اب ہنگامہ تکرار ہوتا ہے
ہیں صدقے عالم رویا میں وہ تشریف لائے ہیں
نثار دل حزین طالع مرا بیدار ہوتا ہے

غزل

نہ ہوں فرقت سے پھر بیتاب یا محبوب سبحانی رضہ
جو دیکھوں روئے عالمتاب یا محبوب سبحانی رضہ
یہ ہے اولیٰ کرم آب وضو سے کر دیا تو نے
درخت خشک کو شاداب یا محبوب سبحانی رضہ
مددگار ضعیفان چارہ ساز دردمنداں ہے
لکھوں کیا تیرے میں القاب یا محبوب سبحانی
گروہ اولیا میں سب سے تو اعلیٰ و افضل ہے
ثنا کی تیری کسکو تاب یا محبوب سبحانی رضہ

مین ہون مشتاق شدت سے مجھے دیدار اقدس کی
پلا دیجے شراب ناب یا محبوب سبحانی

تو شاہ اولیا ہے تابع و محکوم ہین تیرے
سبھی اوتاد اور اقطاب یا محبوب سبحانی

تمنا ہے ظہیری کی رہین شاد ان سدا خرم
اعزا میرے اور احباب یا محبوب سبحانی

تمام شد

مندرجہ ذیل کتب ابو العلائی پریس آگرہ سے بکفایت طلب [illegible]

نئی دلہن	۸ر	کرشمۂ الفت	۶ر	اٹھتی جوانی	۸ر
ہلن کی بیٹی	۶ر	ایران کی شہزادی	۸ر	پارس کا ٹکڑا	۱۲ر
یوسف دل آرا	۱۲ر	بہشت بریں	۱۲ر	سپاہی کی دلہن	عہ
محبوبۂ لندن	عہ	خون دل	۸ر	حسن انجلینا	عمہ
ملکہ العزیز درجبا	عمہ	منصور موہنا	عمہ	درگیش نندنی	عمہ
حسن بن صباح	۶ر	فلورا فلورنڈا	عمہ	نشتر	عہ
رنج و راحت	۸ر	ثریا	۸ر	مسافر متقی	۸ر
فریب حسن	۸ر	خون آرزو	۴ر	جفائے ناز	۵ر
جذبۂ حسن	۸ر	دلبر	۱۲ر	انارکلی	عہ
کرنیل کی بیٹی	۸ر	قزاق کی بیٹی	۸ر	محمود و گجدن	۸ر

ڈرامے جدید

کیفر کردار	۸ر	داؤ پیچ	۸ر	اسیر حرص	۸ر
دلفروش	۸ر	نئی گلرو زرینہ	۸ر	مرید شک	۸ر
بھول بھلیاں	۸ر	خون ناحق	۸ر	جوہر تقویم ۸ر [illegible]	۸ر

(المشتہر مینجر ابو العلائی پریس شہر آگرہ)

لائی ہیں حوریں جنت سے گجرا

پہنیں گے اکبر ایمان والے

فردوس کا گجرا

عرف

تحفۂ لغت

حصہ دوم

مولفہ حافظ فیض اللہ بیگ میلاد خواں اکبرآبادی

مطبوعہ ابوالعلائی پریس آگرہ

قیمت فی جلد ۳/

Zohra

هو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فردوس کا گجرا

(حصہ دوم)

حمد

تو وہ کنز مخفی ہے اے خدا تری شان جل جلالہ
کہ ہر ایک دل میں ہے گھر ترا تری شان جل جلالہ
تو کریم اکرم واکرمین تو رحیم ارحم راحمین
تو کبیر اکبر و کبریا تری شان جل جلالہ

تو انیس و مونس بیکسان تو کفیل روزی بندگان
ترا فیض عام ہے جابجا تری شان جل جلالہٗ

ترا حسن رونق عرش ہے ترا نور زینت فرش ہے
ترا جلوہ ارض سے تا سما تری شان جل جلالہٗ

جسے چاہے خلد عطا کرے جسے چاہے آگ مین جھونکدے
تری جو خوشی تری جو رضا تری شان جل جلالہٗ

مجھے طوف کعبہ نصیب ہے مجھے دید روے حبیب ہو
مجھے رکھہ مدینہ مین ربنا تری شان جل جلالہٗ

غزل

ز رجب قرب دنیٰ دنتد لی تیرا
قاب قوسین ہے اک رتبہ ادنیٰ تیرا

کرسی و لوح تری عرش معلیٰ تیرا
عرش کیا چیز ہے خود ایزد اعلیٰ

کاشف معنی واللیل قسم ہے بخدا
عنبریں زلف تری مصحفِ زیبا تیرا
عندلیبِ گلِ رخسارِ محمد بنکر
زمزمہ سنج ہے خالق یکتا تیرا
سینہ گنجینۂ اسرار خداوند کریم
مسکن عشق خدا قلب مصفا تیرا
مرض عشق نبی جسکو خوشا ہے نصیب
دل مین ہے عشق ترا سر مین ہے سودا تیرا
حافظ خستہ گدا ہے ختم رسل مظہر کل
اب تو للہ دکہا گنبد خضرا تیرا

مسدس

جب کردہ کہ چرخ جانستان ردہ
چرا یہ ہجر شہنشاہ دو جہان زدہ

نگہے نہ از من بیچارہ این فغان زدہ
کہ اے شہ خوبان مرا چہ سان زدہ
درون سینہ من زخم بے نشان زدہ
بحیرتم کہ عجب تیر بے کمان زدہ
ارے تصورِ مژگانِ مصطفےٰ دیکھا
کہ کیسا تیر ستم یہ جگر پہ آکے لگا
بس اب علاج مرا کر سکیں گے کیا عیسیٰ
فقط زبان پہ شکوہ ہے ہر گھڑی تیرا
درونِ سینہ من زخم بے نشان زدہ
بحیرتم کہ عجب تیر بے کمان زدہ
جو جانے والے مدینہ کو ہوں سنیں وہ ذرا
شہر مدینہ سے جا کر ضرور کہہ دینا
کہ ایک زخمی تیر نگہ نظر جو پڑا
تڑپ تڑپ کے وہ کہتا تھا اے شہ بطحا

درونِ سینہ من زخم بے نشان زدہ

بحیرتم کہ عجب تیر بے کمان زدہ

کیا ہے ضعف نے لاچار سخت ہوں مضطر

مدینہ دور ہے افسوس جا سکوں کیونکر

کبھی جو خواب میں آجائیں میرے پیغمبر

دکھا کے زخم جگر یوں کہوں کہ یا سرور

درونِ سینہ من زخم بے نشان زدہ

بحیرتم کہ عجب تیر بے کمان زدہ

دکھایا خواب میں تقدیر نے عجب نقشا

کہ آپ کے بر سر بالیں انہوں نے یہ پوچھا

تڑپتا کیوں ہے جگہ میں درد ہے کیسا

زبان سے نکلا کہ دوں عرض کیا شہ والا

درونِ سینہ من زخم بے نشان زدہ

بحیرتم کہ عجب تیر بے کمان زدہ

غزل

- ہوتا ہے سدا ذکر خدا کا مرے دل مین
- محبوب الٰہی کا ہے مُجرا مرے دل مین

- جلوہ مری آنکھون مین ہو نقشا مرے دل مین
- آجا مری آنکھون مین سما جا مرے دل مین

- بس جاؤن مین اس ہند سے بس جائے الٰہی
- مکہ مری آنکھون مین مدینہ مرے دل مین

- محبوب کسی طرح سے لیلےٰ مرے دل کو
- رہتا ہے ترا چاہنے والا مرے دل مین

ہو جلوہ فگن طور کا اور عرش برین کا
سمر مری آنکھون مین تجلا مرے دل مین

آتی ہین محمد ہی محمد کی صدائین
اکبر ہے محمد ہی سمایا مرے دل مین

غزل

دکہادو چہرہ انور خدارا یا رسول اللہ
کہ مجھکو صدمۂ فرقت نے مارا یا رسول اللہ

بلا لو گر مدینہ مین تو قید غم سے چھٹ جاؤن
نہین اب ہند مین اپنا گذارا یا رسول اللہ

بھنور مین آپڑی کشتی کنارہ پر لگا دیجے
ہوائے لطف کو کر کے اشارہ یا رسول اللہ

نگاہ چشم نے زور کمر نے پا کی طاقت نے
کیا اس عشق مین مجھسے کنارہ یا رسول اللہ

جگر تفتہ ہون ایسا آتش دوزخ بھی ہوگی سرد
ذرا چھوٹے گا دل سے جب میرے شرارا یا رسول اللہ

غم فرقت نہ ایسا تھا کہ جیتا ہند مین اب تک
امید وصل کا کچھ تھا سہارا یا رسول اللہ

نہو فریاد رس ممتاز کا روز جزا کوئی بجز
تمہارا ہے فقط اسکو سہارا یا رسول اللہ

مخمس

کملی اوڑہے ہوئے اے ناز کے پالے آجا
اپنے قدموں سے مری آنکھیں لگا لے آجا
اے مرے عالم رویا کے اُجالے آجا
خواب مین زلف کو مکھڑے سے ہٹالے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤن والے آجا
خاک سے اپنے مسافر کو اُٹھا لے آجا
دور منزل سے ہے غریبون کی دعا لے آجا
بے بسی پر مری سب کرتے ہین نالے آجا
بیکسی پر مری خون روتے ہین چھالے آجا
راہ مین چھوڑ گئے قافلے والے آجا

انبیا مین سے کسی نے نہ یہہ رتبہ پایا
تجھپہ اللہ ہے یوسف پہ زلیخا شیدا
کون ہے عرش مکان کون ہے شاہ دوسرا
کون ہے ماہ عرب کون ہے محبوب خدا
ای دو عالم کے حسینون سے نرالے آجا
اے مسیحا مرے کیا رنگ دکھا رکھا ہے
میری بالین پہ طبیبون کو بٹھا رکھا ہے
ملک الموت نے گو شور مچا رکھا ہے
دم تری دید کو آنکھون سے لگا رکھا ہے
لے رہے ہین ترے بیمار سنبھالے آجا
میرے مولا مرے عصیان مجھے شرماتے ہین۔
موئے تن سے ہین سوا گننے مین کب آتے ہین
بال بیکا نہو اعمال کو تلواتے ہین
ہون سیہ کار مرے عیب کھلے جاتے ہین

کملی والے مجھے کملی مین چھپا لے آجا
ہائے دل ایک جوان عزلی نے چھینا
آرزو ہے کہ مدینے مین ہو مرنا جینا
اگھبراتا نہین خوش ہند مین کھانا پینا
صورت لالہ ہے پُر داغ میان کا سینا
پڑ رہے ہین ترے بیمار کملے للے آجا

غزل

جاتی ہی نہین دل سے تمنائے مدینہ
پھرتا ہے مری آنکھون مین صحرائے مدینہ
قربان ہزار شہ والائے مدینہ
دل خلد کا ہے گنبد خضرائے مدینہ
مقصود یہی ہے مرا پیر خاطر ادب سے
لب پر نہین آتا ہے کہ ہون شیدائے مدینہ

دل مین ہے کہ مر کر بھی نہ نکلین ہیگے وہان سے
اب کے ہمین تقدیر جو دکھلائے مدینہ

سب دوریان نزدیک ہین دلمین ہے اگر عشق
ہم ہند مین ہین آنکھون مین صحرائے مدینہ

سودا ہو جو سر مین تو مدینے کے سفر کا
ہو عشق تو عشق شہ والائے مدینہ

کعبے گئے تھے ڈہونڈنے ہم ہند سے جسکو
تہا دل ہی مین وہ انجمن آرائے مدینہ

ہر مرتبہ بڑھتا ہی گیا ولولۂ شوق
کیا لطف دکھاتی ہے تمنائے مدینہ

کعبہ سے مرا خانۂ دل کم نہین اکبرؔ
روشن ہے یہان شمع تجلائے مدینہ

غزل

یا نبیؐ دکھلایئے مکھڑا خدا کے واسطے
ایک جلوہ اپنے حسن دلربا کے واسطے

کیا کرون گا نذر خالق روز محشر مین غریب
آپ کی تصویر لے جاون خدا کے واسطے

دیسی آلودہ گنہ ہون کو وہان کب بار ہے
اور آنکھین ہین جمال مصطفےٰ کے واسطے

صورت کعبہ نکل جائین یہان سے بھی یہ بت
ہے مکان دل شہ ہر دوسرا کے واسطے

کعبہ دل پاک کر رکھا ہے مین نے یا نبیؐ
مہمان ہو آپ ہی سا اس سرا کے واسطے

خاک نعلین شہ دین ہاتھ آجائے اگر
ہو وہ سرمہ دیدہ دل کی ضیا کے واسطے

سب اسی کے واسطے ہین جسقدر ہین آفتین
آدمی پیدا ہوا رنج و بلا کے واسطے

آدمی ہون میری اصلیت ہی اکبرؔ بہول چوک
ہے خطا میرے لئے مین ہون خطا کے واسطے

غزل

کب وہ جنت کے لئے محو تمنا ہوگا
جس نے صحرائے مدینہ کبہی دیکہا ہوگا

میرے آنے کی جو جنت مین ہے رضوانکو خبر
عاشق کوئے نبی مجہکو نہ سمجہا ہوگا

ورنہ کب کشتۂ فرقت کو بلاوینگے حضور
حال پہ میرے کرم کب شہ والا ہوگا

جب مین سمجہونگا کہ اعجاز مسیحا کچہ تہا
کوئی بیمار محمد اگر اچہا ہوگا

رشک کیا کیا مری تقدیر پہ کہائیگا فلک
اپنا جانا جو کبہی سوئے مدینہ ہوگا

ہان جو کچھ جائیے تو یون جائیگا یہ درد فراق
جس کا بیمار ہون گر وہ ہی مسیحا ہوگا
صبر دل مین رکھو ممتاز کہ اک روز ضرور
جذب صادق ہے تو اُس روضہ پہ جانا ہوگا

غزل

حسن شہ لولاک جو چمکا شب معراج
جلوون سے بنی صبح تجلی شب معراج
کیا خوب جما وصل کا نقشا شب معراج
مطلوب بنا طالب شیدا شب معراج
پایا نہ تقرب کسی مخلوق نے ایسا
جیسا کہ ملا شاہ کو رتبا شب معراج
طالب تہا خدا اپنے محبوب کا اپنے
مہمان خدا نور خدا تہا شب معراج

گنجینۂ رحمت سے حبیبِ عربی کو
کیا کیا ہمیں اللہ نے بخشا شبِ معراج

تا دیر رہی طالب و مطلوب میں قربت
دل بھر کے مزہ وصل کا لوٹا شبِ معراج

کانوں نے سُنا جو کبھی کانوں نہ سُنا تھا
آنکھوں نے نہ دیکھا تھا جو دیکھا شبِ معراج

عالم کو کیا مست مئے حُسنِ ازل نے
بیکار رہا ساغر و مینا شبِ معراج

نعلین مبارک کا ہوا فخر جو حاصل
بس جھوم گیا عرشِ معلیٰ شبِ معراج

اللہ کا دیدار محمد کی شفاعت
مائل کو ملی حشر کے دن یا شبِ معراج

غزل

مدد کو آئے آقا کہ ہم فریاد کرتے ہین
تمہارے ہجر مین ہم نالہ و فریاد کرتے ہین
خیال روئے احمد مین دل اپنا شاد کرتے ہین
ہم اس اجڑی ہوئی بستی کو پھر آباد کرتے ہین
فرشتے عالم بالا کے پڑھتے ہین درود اوپر
جو ذکر بادشاہ عالم ایجاد کرتے ہین
اوٹھا دو پردہ دوری بہت بیتاب ہون شاہا
کہ پھر آتا ہے دل جبدم تمہاری یاد کرتے ہین
جماتے ہین تصور آپ کا ہم چشم سے دل مین
اُسے آباد کرتے ہین اسے آباد کرتے ہین
کلیجہ تھام لیتے ہین ملک عرش معلی پر
جب ہجر نبی مین نالہ و فریاد کرتے ہین
تصور خواب مین رہتا ہے رخسار مبارک کا
ہم آنکھین بند کرکے شب کو قرآن یاد کرتے ہین

غزل

کیا سر ہے وہ جسمین نہو سودائے مدینہ
کیا دل ہے وہ جسمین نہ تمنائے مدینہ

ہوئے سے بہی یک لمحہ کو ہرگز نہ قبولین ہم
فردوس ملے ہمکو اگر جائے مدینہ

محشر کو بھی اوٹھین گے تو ہم خواب عدم سے
کہتے ہوئے مرقد سے یہی ہائے مدینہ

آرائش جنت تو کیا کرتا ہے رضوان
محبوب خدا ہے چمن آرائے مدینہ

وہ دن بھی خدا کرتا کہ جاتا مین وہان پر
دکہلاتا ان آنکھون کو تماشائے مدینہ

سنتے ہین مدینہ کی زمین خاک شفا ہے
بلوائے مدینہ مین مسیحائے مدینہ

خواہش ہے زیارت کی مگر کچھ نہین سامان
مولا مجھے اپنا تو ہی دکھلائے مدینہ

یان عرش سے آتے ہین ملک بہر زیارت
کس درجہ پہ ہے رتبۂ اعلائے مدینہ

پہونچا دے مدینہ مین ستین کو تو خدایا
ہے عشق نبی اسکو ہے شیدائے مدینہ

غزل

غل ہے افلاک پہ معراج کا سامان دیکھو
آج آتے ہین یہان شاہ رسولان دیکھو

عرش سے فرش تلک ہے جو ہجوم ملکوت
پائے بوسی کیلئے آئے ہین غلمان دیکھو

اب کوئی دم مین یہان لاتے ہین تشریف حضور
نور حق سے ہوئے تارے چمنستان دیکھو

یہہ ندا دیتے ہوئے پہرتے ہین جبرئیل امین

دوڑو دوڑو یہ جلوس شہ شاہان دیکہو

پیشتر جاکے یہ جبرئیل نے آدم سے کہا

شان فرزند کو اے اشرف انسان دیکہو

بولے ادریس کہ تہیں تہی زلیخا شیدا

اونپہ عاشق ہے خدا یوسف کنعان دیکہو

تمنے توریت مین احمد جو لکہا تہا دیکہا

یہ پیمبر ہین وہی موسئی عمران دیکہو

سنکے یہ مژدۂ جان بخش کہا حوروں نے

آؤ آؤ کہ جمال شہ ذیشان دیکہو

ہند مین غنچۂ دل رکہتے ہین اشہر مژدہ ندا

ہو شگفتہ جو مدینہ کا گلستان دیکہو

قصیدہ

دو عالم میں رسول ہاشمی خیر الوریٰ ٹھہرے
گنہگاران اُمت کے لئے نور الہدیٰ ٹھہرے

گروہِ اولیا میں سرگروہِ اولیا ٹھہرے
تمامی انبیا میں آپ ختم الانبیا ٹھہرے

رہی ہفتم فلک تک جا کے اکثر انبیا لیکن
گذر کر عرش و کرسی سے حبیب کبریا ٹھہرے

حسینانِ جہان میں کیون نہ شہرہ اُنکا ہو یارو
وہی شمس الضحےٰ ٹھہرے وہی بدر الدجیٰ ٹھہرے

نہین کچھ حسن یوسف کو ہے نسبت حسن احمد سے
کہ وان عاشق زلیخا تھی یہ محبوب خدا ٹھہرے

بھلا کب کشتیٔ اُمت غریق بحر عصیان ہو
شفیع روز محشر جبکہ اوسکا ناخدا ٹھہرے

نہین کچھ خوف ہمکو تشنگی کا حشر مین ہرگز
قسیم حوض کوثر جب محمد مصطفیٰ ٹھہرے

گنہگاران امت کو سدا جنکا سہارا ہے

خدا کے فضل سے اپنے وہی مشکلکشا ٹھہرے

امین اوسکو بہلا روز جزا کا خوف کیا ہوگا

ملے جسکو نبی ایسا کہ جو کہف الوری ٹھہرے

غزل جدید

طیبہ مین چلو احمد مختار کو دیکھو

فردوس مین اللہ کے دیدار کو دیکھو

رویا مین بھی افسوس ہے رویت نہین ہوتی

سویا ہے کہان طالع بیدار کو دیکھو

مین کسکا ثنا خوان ہون مرا کون ہے ممدوح

دیکھو مجھے اور سید ابرار کو دیکھو

بیمار محبت سے یہ ہے چشم نبی ہے

اے اہل نظر نرگس بیمار کو دیکھو

پہونچا دیا ایک آن مین تا عرش معلا
اُس صاحب معراج کے رہوار کو دیکھو
ہے تیغ دودم معرکہ بدر مین موجود
عارض پہ لطیف ابروئے خمدار کو دیکھو

غزل

اے ساقی رنگین ترے میخوار ہمین ہین
اور بادۂ وحدت کے طلبگار ہمین ہین
تکلیف تھی گو ہم پہ ترے ہجر کی بیحد
ہر وقت مگر طالب دیدار ہمین ہین
الفت مین تری جان جہان شوق سے تیار
کٹوانے کو گردن سر بازار ہمین ہین
لیکر کے زر نقد دل و جان کو پیارے
بازار محبت مین خریدار ہمین ہین

ساقی نے کبھی جام محبت نہ پلایا

دنیا مین مئے عشق کے میخوار ہمین تھے

غیرون پہ ہوا کرتی ہے ہر وقت عنایت

فرقت کی مصیبت کے سزاوار ہمین تھے

صد حیف کہ پوچھا نہ مرے حال کو سرور

عشاق مین اُس شوخ کے بیکار ہمین تھے

مُسدّس

کیا بیان ہو صفت و شان رسول عربی

ختم ہے آپ پہ سب طرح کی عالی نسبی

ایسا رتبہ ہے کہ دیکھ آپ کو ہر ایک نبی

یہی کہتا تھا بصد شوق زیارت طلبی

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شب معراج بفرمانِ خدائے دوجہان
ہوئے آراستہ سب ارض و سما باغ جنان
عرش و کرسی کو مزین کیا با عظمت و شان
آئے جبرئیل حضوری مین یہہ تہا وردِ زبان
مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
شوقِ دیدار مبارک سے مین ہر لیل و نہار
صورت سایہ پڑا خاک پہ تہا زار و نزار
مہر کے رونے سے جو براق جنان تہی بیزار
مین دید مبارک مین یہہ کہتا ہر بار
(مرحبا)
فضل خالق سے نصیبا مرا بیدار ہوا
آج حاصل شرف دولتِ دیدار ہوا
مین تو ذرہ تہا مگر مہر پہ انوار ہوا
اس سواری سے تفاخر کا سزاوار ہوا

مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی *
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

اب تمنائے دلی یہ مری باقی ہے حضور
حشر جب خلق میں کرنا ہو خدا کو منظور
میں سواری میں مشرف رہوں اُس دن نسبر ور
تا قیامت غم فرقت میں رہونگا رنجور

مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی *
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

اُسکی تسکین جو فرما گئے چلتے شاہ انام
جا کے اک دم سے کیا بیت مقدس میں قیام
انبیا اور رسل سب نے کیا جھک کے سلام
آ کے اک ایک نے یوں دلکا سنایا پیغام

مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

غزل

لکھون نعتِ نبیؐ مین کوئی مطلع شادمان ہوکر
زمین گردش مین آجائے خوشی سے آسمان ہوکر
نہ نکلا جسکے منھ سے حرف کوئی نعت احمدؐ مین
مین تمسے پوچھتا ہون کیا ہوئی منھ مین زبان ہوکر
نہین جو سر جھکائے آستان پیر تر شاہ کے
رہا تن پر یہ کیون بے فائدہ بار گران ہوکر
نہ کی تسبیح تیرے نام کی اسنے تو کیا حاصل
ہوا خلوت نشین پہلو مین یہ دل کیون نہان ہوکر
اُتاری صورت ابرو تری نقاش قدرت نے
لٹکتی آسمان پر ہے ہمیشہ کہکشان ہوکر
ٹپکتے اشک گلگون چشم سے تیرے رہا کیون ہین
بہا خون جگر آنکھون سے کیا اب روان ہوکر

غزل

حبیب کبریا صلّ علا کی آج محفل ہے
رسول دو جہان خیر الورا کی آج محفل ہے
رسالت اور نبوت ختم کردی جس پہ خالق نے
اوسی سلطان دین صاحب لوا کی آج محفل ہے
خدا نے شان مین جنکی کلام اللہ بہیجا ہے
چلو دیکہو اوسی شمس الضحا کی آج محفل ہے
زمانہ جسکا شایق ہے خدا بھی جسکا عاشق ہے
اوسی جان جہان یوسف لقا کی آج محفل ہے
ملایک ہین ادب سے دست بستہ گرد صف باندہے
امام الانبیا نور خدا کی آج محفل ہے
خبیب آنا ہو آئے صدق دلسے اور دعا مانگے
ہمارے پیشوا حاجت روا کی آج محفل ہے

کھڑا رہ دست بستہ ای دلگار و لنحزین تو بھی
امام دو جہان قبلہ نما کی آج محفل ہے

غزل

کرے کون اب ہمیری مشکلکشائی
علیؓ کی دوھائی علیؓ کی دوہائی
پلادو ہمے آب کوثر کا پانی
اے حسنینؓ کے باپ احمدؐ کے بہائی
مین بندہ تمہارا ہون بخشو نہ بخشو
ہے دست کرم مین تمہارے خدائی
یہہ دونون ہم ہون تو کیا لطف ہووے
ہماری بُرائی تمہاری بہلائی
کہین بادِ رحمت کا چل جائے جہونکا
گہٹا سر پہ ہے ابر عصیان کی چہائی

مین کمبخت کیون ملک ہستی سے آیا

یہ عمر روان مجھکو دم دیکے لائی

ہین بیٹھے نہ اوٹھین اگے اس آستان سے

مری آہ نے ابتو دہونی رمائی

پڑا رہنے دو شہرت خستہ جان کو

ادسے سلطنت ہے یہان کی گدائی

مخمس

اے نبی وصل خدا شان سے پانیوالے

لامکان اپنا مکان بنانیوالے

قدرت حق کے کمالات دکھانیوالے

ہو درود آپ پہ معراج کے جانیوالے

آن کی آن مین پہر لوٹ کے آنیوالے

عقل خیر کا مشکل ہوا بنا ہم نے سے

بات بگڑی ہوئی بنتی ہے تمہارے دم سے

کیون نہ آزاد رہین ہم غم ہر عالم سے
رنج سے فکر سے آفت سے بلا سے غم سے

آپ ہین اُمّت عاصی کے بچانیوالے
آپکے رخ سے عیان ہے وہی جلوہ حق کا
غش ہوئے دیکھتے ہی جسکو جناب موسیٰ
کھینچ سکتا ہے کوئی نور خدا کا نقشا
نقشہ روئے پیمبر نہ کھنچا پر نہ کھنچا
متحیر ہوئے تصویر بنانے والے
تابع مرضی اقدس ہوئے احکام قضا
آپکے سامنے مُردون کا جلانا ہے کیا
پہر کے دم آپکا عیسیٰ نے یہ پایا رتبا
آپکی ذات مقدس ہوئی فخر عیسیٰ
ہین غلام آپکے مردون کو جلانیوالے

در گہ حق سے مقدر ہے مرا آپکے ہاتھہ
میرے دارین کے مقصد ہین شہا آپکے ہاتھہ
گو خطاوار ہون ہے عفو خطا آپکے ہاتھہ
اس گنہگار کی ہے شرم وحیا آپکے ہاتھہ
میرے مولا مری بگڑی کے بنانیوالے

شکر اس بندہ نوازی کا نہین ہوسکتا
لاکھ جان ہون تو کرون آپ پہ صدقے مولا
جب سے پیدا ہوا الطاف کے سایہ مین پلا
جو طلب مین نے کیا مجہکو عنایت سے دیا
تیرے قربان مرے ناز اوٹہانیوالے

جائے پیدائش حضرت کو جو ہم پاوینگے
شوق سے چومینگے اور سجدہ مین جہک جاوینگے
آپ ارشاد مدینہ مین یہ فرماوینگے
بے تکلف سوئے فردوس چلے جاوینگے

کعبۃ اللہ کے جو لوگ ہیں جانیوالے

اُنکی ایسی مبارک کو محبّت ہووے

دور کثرت سے ہو واصل سوئے وحدت ہووے

ہر گھڑی پیش نظر اُنکی صورت ہووے

عشق مولا کا ہدایت کو عنایت ہووے

خلق کو راہِ ہدایت کی بتانیوالے

غزل

جو پیش نظر تیرا روضہ نہیں ہے۔

مزہ کچھ بھی جینے کا شاہا نہیں ہے

شفایاب ہو جس سے بیمار حضرت

مسیحا کوئی ایسا نسخا نہیں ہے

قمر پر ہے ہالہ یہ ہار سیہ کا۔

ترے رخ پہ زلفِ چلیپا نہیں ہے

یہ دل ہے وہی جو تمہارا ہے مسکن
ستانا اسے اتنا زیبا نہین ہے
نہ ہو وصل احمد تو کیا ہے شکایت
مقدر مین اپنے یہ لکھا نہین ہے
بہا دے نہ دل کو کہین جوش گریہ
کچھہ آنکھو نکا اپنی تو رونا نہین ہے
جسے ہو وے ممتاز عشق پیمبرؐ
تو محشر کا کچھہ اوسکو کھٹکا نہین ہے

مسدس

عالم مین ہی اک دہوم کہ سلطان کی ہے آمد
ہر مور کا ہے قول سلیمان کی ہے آمد
تاریک تھی شب شمع شبستان کی ہے آمد
روشن ہے کہ خورشید فرخشان کی ہے آمد

آمد ہے یہ اُس نور کی جو نورِ خدا ہے
اس نور سے کیا شانِ خدا جلوہ نما ہے
ہر قطرہ یہ کہتا ہے کہ عالی ہمم آیا
ہر ذرّہ کی آواز ہے مہرِ کرم آیا
ہر برگ کا ہے قول کہ صاحب حشم آیا
ہر پھول ہے خندان کہ سراجِ قدم آیا
طائر بھی نشیمن مین ہین خوش دھوم پڑی ہے
غل وحشیون مین ہے کہ یہ شادی کی گھڑی ہے
آتی ہے بہار آمدِ شاہِ شہدا ہے
مہمان سکینہ کو چچے غنچۂ صبا ہے
پائی ہے جو بو اور ہی پھولون مین ہوا ہے
جو سرو ہے وہ منتظرِ شاہ کھڑا ہے
ہے چشم براہ سر کو جھکائی ہوئی نرگس
پھولی نہیں جامے مین سماتی ہوئی نرگس

آمد ہے جو خورشید رسالت کی سرِ خاک
سجدے کو سرِ خاک جھکے پڑتے ہین افلاک
ہر وقت کواکب کو بھی اس بات کی ہے تاک
آنکھون مین لگے سرمۂ خاکِ قدمِ پاک
حورین بھی ہین خوش عیش پہ غلمان بھی تُلے ہین
ہے بارشِ رحمت در فردوس کھلے ہین
بتخانون مین یہ کفر سے کہتی ہے ضلالت
رہنے کا ٹھکانا نہین غارت کی ہے وحشت
بت کرتے ہین جھنجلا کے برہمن سے اشارت
دی تو نے یہ مسجود بنا کر ہمین ذلت
کیا خوار ہوئے دیدۂ ارباب یقین ہین
شق کاش زمین ہو کہ سما جائین ہمین ہین
بتخانہ عرفان ہے کھلا عیش ہے ظاہر
مئےخوار بھی ہین پاک ہمتے تشوق بھی ظاہر

نئے انداز سوالون کے کئے ہین پیدا
بدلے دیکھے ہین جو انداز کرم آجکی رات

لے لیا بخششِ اُمت کا خدا سے اقرار
حبذا شان شہنشاہِ اُمم آجکی رات

آپ کے حلقۂ گیسوئے مسلسل کے طفیل
مشکلین حل ہوئین جتنی تھین اہم آجکی رات

اٹھ گیا پردۂ احد برخ میم احمد
نظر ایک آتے ہین امکانِ وقدم آجکی رات

پتلیان حور و ملایک کی بچھی ہین تسخیر
تا بنین فرش رہ شاہِ اُمم آجکی رات

غزل

تمہارے کیا لکھون اعزاز یا محبوب سبحانی رض
خدا کے گھر آپ ہین ہمراز یا محبوب سبحانی رض

در دولت سرا پر تیری ہے جسکی جھکی گردن
جہان مین ہے وہ سرافراز یا محبوب سبحانی رض

جو ہم بیخوف بیٹھے ہین حساب روز محشر سے
شفاعت پر ہے تیری ناز یا محبوب سبحانی

ہوا کرتا ہے تیری مدح گویون کے لیے بیشک
در جنت لحد مین باز یا محبوب سبحانی

چلا جو راہ پر تیری تجھے جسنے کہ پہچانا
ہوا وہ خلق مین ممتاز یا محبوب سبحانی رض

یہ صولت ہے کہ ہو شیر ژیان بیجان اگر سن لے
سگ در کی ترے آواز یا محبوب سبحانی رض

انیس دردمندان مونس بیچارگان تو ہے
ضعیفون کا ہے تو دمساز یا محبوب سبحانی رض

ترے فضل و کرم سے خاتمہ ہووے بخیر اپنا
کہ دون جو کام مین آغاز یا محبوب سبحانی رض

غزل

عجب صورت رسول اللہ کی حق نے بنائی ہے
کہ جس پر جان و دل سے شیفتہ ساری خدائی ہے

رسول اللہ نے نام خدا وہ حسن پایا ہے
کہ جس پر عاشق و شیدا وہ ذات کبریائی ہے

جہاں سے عشق احمد ساتھ اپنے لیکے جائیگا
اسی کے واسطے فردوس خالق نے بنائی ہے

اسے پرواہ شاہان جہانکی کچھ نہیں واللہ
در احمد کی حاصل دوستو جسکو گدائی ہے

مثال موم ہو کر ایکبار کھا قدم دل ہا میں
محبت مرحبا کیا شان سے دلمیں سمائی ہے

ملک حور و پری جن و بشر سب ہیں ترے عاشق
خدا نے کیسی ہی تیری موہنی صورت بنائی ہے

مدینہ کو خدا پہنچائے جلدی ہمنشیں سرور
ہمارے اس دل وحشی میں اب پھر آئی سمائی ہے

غزل

دونوں عالم میں نہیں ایک بھی ہمتا تیرا
مرحبا صل علےٰ جلوۂ یکتا تیرا
عین تنزیہ ہے تشبیہ میں تیرا رتبہ
ہے سراپردۂ تقدیس سراپا تیرا
راحتِ روحِ حزیں زلفِ سمن سا تیری
مرہمِ زخمِ جگر حسنِ نمک سا تیرا
معجزہ آیاتِ کرامت دمِ عیسیٰ تجھ سے
دستِ پروردۂ بیعت یدِ بیضا تیرا
کھل گئے معنے اللہ جمیل سب پر
اللہ اللہ جمالِ رخِ زیبا تیرا

نہ رہے پھر ہوس روضۂ رضوان باقی
خواب میں بھی نظر آجائے جو روضہ تیرا

چشم بیمار ہو اور خاک شفائے طیبہ
سر سودا زدہ ہو اور جلوہ یکتا تیرا

دل بیتاب ہو اور گرمی الفت تیری
چشم مشتاق ہو اور جلوہ یکتا تیرا

جانماز اپنی ہو اُس کوچۂ اطہر کی زمین
بنے محراب حرم نقش کف پا تیرا

جلوۂ عارض پُر نور ہو قبلہ اپنا
کھول دے سر حقیقت رُخ زیبا تیرا

خاک ہو جاؤں در پاک پہ تیری گر کر
جلوۂ طور ہو ہمیں کر لئے جلوا تیرا

تا قیامت نہ تقضا ہو ترے کوچہ کا طواف
خاک تسخیر ہو اور شہر مدینہ تیرا

غزل

قبلۂ شاہ و گدا حضرت غوث الثقلین رضؓ
کعبۂ خلق خدا حضرت غوث الثقلین رضؓ

انبیا کی سی صفت آپ کو حق نے دی ہے
آپ ہین سرّ خدا حضرت غوث الثقلین رضؓ

واقف سرّ نبیؐ محرم اسرار علیؓ
حامی دین ہدا حضرت غوث الثقلین رضؓ

یہ تو ادنیٰ سی کرامت ہے تمہاری مشہور
چور ابدال کیا حضرت غوث الثقلین رضؓ

آپنے ڈوبی ہوئی جیسے نکالی ہے برات
مین بھی ہون غم سے رہا حضرت غوث الثقلین رضؓ

شرم آتی ہے گناہون سے نہین کہہ سکتا
ہون گنہگار بڑا حضرت غوث الثقلین رضؓ

کیجئے عقدہ کشائی میری بہر حسنین رضؓ
آپ ہین عقدہ کشا حضرت غوث الثقلین رضؓ

دوش اقدس پہ قدم احمد مرسل نے رکھا
یہہ شرف کس کو ملا حضرت غوث الثقلین رضؓ

آپکے ہوتے کہون کس سے مین جیکا احوال
حال ہے میرا برا حضرت غوث الثقلین رضؓ -

کب تلک ہائے بھٹکتا پھرون در در مارا -
لیجئے در پہ بلا حضرت غوث الثقلین رضؓ

دم نکل جائے ظہیری کا تصور مین ترے
یہی کہتا ہے سدا حضرت غوث الثقلین رضؓ

غزل

جانے معراج کو ہین شاہ امم آجکی رات
جبرئیل آنکھون پہ لیتے ہین قدم آجکی رات

ذرہ ذرہ سے ہے بطحا کے عیان جلوۂ طور
کتنے بے پردہ ہین انوار قدم آجکی رات

دیکھکر صحن حرم مین ترے ابرو کی جھلک
جھک گئین سجدہ کو محراب حرم آجکی رات

گل نظارہ سے چنے کیا ترے نقش پا سے
کہ ہے دامان نگہ صحن ارم آجکی رات

ہے تمنا کہ ترے در کا بلا گردان ہوو
حالت رقص مین ہے طوف حرم آجکی رات

دھوم ہے عرش برین پر کہ حضور آتے ہین
نئے تسلیم ملک ہو گئے خم آجکی رات

اس مسرت مین چلی ہین تری زلفین لیکر
بخشش امت مرحوم کا غم آجکی رات

تہنیت عاصیون کو مژدہ گنہگارون کو
خلوت خاص مین بھی یاد ہین ہم آجکی رات

کرم سے اب ظہیری کے بدن کو بھی چھو جائے
ہوائے حرص و بغض و آزیا محبوب سبحانی رضہ

قصیدہ در شان خواجہ رضہ

تمہارا رتبہ ہے اعلیٰ معین الدین رضہ اجمیری
ہو سب ولیوں میں تم بالا معین الدین اجمیری

شہا جور و پری کا بھی کبھی خواہاں نہیں ہوگا
تری الفت کا متوالا معین الدین اجمیری

نہیں ہے خوف محشر کا ذرا اے واعظا ہمکو
ہمارا جب ہے رکھوالا معین الدین رضہ اجمیری

قدم جب آپکا آیا ہوا روشن جہان سارا
جدہر دیکھو ہے اجیالا معین الدین اجمیری

عجب ہے حال اب میرا لگے ہے آنکھ جب سے
محبت کا ترے بہالا معین الدین اجمیری

گذارش سرور غمگین کی اب منظور ہو جاے
دکھا دیجیے رخ والا معین الدین اجمیری

غزل

ہے دفن اسمین عشق نبیؐ کا خزینہ
یہہ پہلے مرا دل تھا اب ہے مدینہ

مرے دل مین جلوہ ہے نور نبیؐ کا
مری آنکہون مین پہر رہا ہے مدینہ

ہے کیا دل نشین گنبد سبز حضرت
یہہ ہے عرش اعظم کا سچا نگینہ

ہمین عشق ہے کفش پاے نبیؐ سے
یہی ہے جمیلہ یہی ہے حسینہ

مرے دل مین ہے روضہ پاک حضرت
یہہ پہلے تہا کعبہ اب ہے مدینہ

یہین خواب مین ہین رسُول مکرّم
یہہ ارام گاہ نبیؐ کا ہے زینہ

عروج اوسکو ہوگا جسے عشق ہوگا
محبّت ہے بام معارف کا زینہ

مدینہ کی عزّت نہو جسکے دلمین
اوسی شخص کو کہتے ہین ہم کمینہ

دم نزع بھی ہو میرے لب پر اکبرؔ
مدینہ مدینہ مدینہ

غزل

میرے نالون نے عجب دہوم مچا رکھی ہے
چرخ کی طرح زمین سر پہ اوٹہا رکھی ہے

جب خیال آیا بس اکبار لگا دل کہنچنے
کیا کہون شعلۂ آپنے کیا آگ لگا رکھی ہے

آہ کے ساتھ ہی فریاد بھی پہونچے گی وہان

نردبان ہمنے فلک پر یہ لگا رکھی ہے

خاک کر دیگی جلا کر یہ کسی روز مجھے

تپ فرقت نے تو ایک آگ لگا رکھی ہے

جھانکر دیکھے گا وہ رشک قمر کھڑکی سے

شکل دیوانون کی یون ہمنے بنا رکھی ہے

بت پرستی جو نہین ہے تو یہ کیا ہے اکبرؔ

تمنے تصویر صنم دل مین چھپا رکھی ہے

غزل

تمنا ہے یہ آنکھون کی ترا دیدار آ دیکھین

کبھی روضہ ترا یا احمد مختار آ دیکھین

شفا ہو جائے دم مین کشتۂ ہجر محمد کو

اگر وہ خواب مین بھی حالت بیمار آ دیکھین

یہ دل تنہا اونکا مسکن ہے ست اُجاڑ اسکو غم ہجران
غضب آجائیگا گر شاہ دین مسمار اودیکھیں
نہ کچھہ مرنے کا غم ہو اور نہ کچھہ شکوہ ہو فرقت کا
اگر حالت مری وہ سید ابرار آ دیکھیں
جو مداح نبیؐ پر طعنہ زن ممتاز ہوتے ہین
دکھائین شعر اپنے اور مرے اشعار آ دیکھین

مسدس

کہان مین ہون الٰہی اور کہان شہر مدینہ ہے
اسی اندوہ مین یارو مراد شوار جینا ہے
غم ہجر پیمبرؐ مین مرا صد چاک سینہ ہے
دل و جان سے دعا اپنی یہی روز و شبینہ ہے
دکھاوے یا خدا کیسا محمدؐ کا مدینہ ہے
سُنا ہے ہمنے وان جا کر کے مرجانا ہی جینا ہے

دیار ہند کو جو چہوڑ کر یثرب مین جاتے ہین
مزا فردوس کا گویا وہ دنیا ہی مین پاتے ہین
بڑی قسمت کے ہین یہ لطف جو انسان اٹہاتے ہین
ترستے ہین ہمین کمبخت اور یون غل مچاتے ہین
دکہاوے یا خدا کیسا محمد صلعم کا مدینہ ہے
سُنا ہے ہمنے وان جاکر کے مرجانا ہی جینا ہے
خدا جانے مدینہ مین ہمین کب وہ بلاوینگے
نہین معلوم کب ہمکو رخ انور دکہاوینگے
ہمارے بخت خوابیدہ کو کب دیکہین جگاوینگے
غنی کب دولت دیدار سے ہمکو بناوینگے
دکہاوے یا خدا کیسا محمد صلعم کا مدینہ ہے
سُنا ہے ہمنے وان جاکر کے مرجانا ہی جینا ہے
سونگہاوے لاکے خوشبو تو ہی اُس زلف معنبر کی
خبر لے اے صبا جلدی مری اُس جان مضطر کی

سُنا دے لاکے خوشخبری اگر وصل پیمبر کی
تو حالت بگڑی بنجائے ابھی ناچیز سرور کی
دکہا دے یا خدا ایسا محمد کا مدینہ ہے
سُنا ہے ہمنے وان جاکر کے مر جانا ہی جینا ہے

(دیگر)

اگرچہ خواب ہی مین دیکھ لون صورت پیمبر کی
رکہون خواہش نہ دل مین حور کی جنت کی کوثر کی
نہ پوچھو بیقراری دوستو تجھ حال مضطر کی
دل وجان سے یہ ہے ابتو دعا ہر وقت سرور کی
دکہا دو یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جسپر رات دن تیری بڑی رحمت برستی ہے

مسدس دیگر

غم فراق مین کیون دل نہ آہ سرد بہرے
تڑپ تڑپ کے کہان تک یہ دلفگار مرے

ہزاروں حسرت و ارمان کیے یاں جمے ہیں پڑے

بیان یہ حال حبیبؐ خدا سے کون کرے

نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ بر ہے

کیسے زبیکسی ما نمی برد خبر ہے

کہاں مدینہ کہاں ہند اور کہاں یہ غریب

نہ قسمت ایسی زبردست ہے نہ ایسے نصیب

تمہاری دوری نے پہونچا دیا اجل کے قریب

ہو کیسے آپکا دیدار اے خدا کے حبیبؐ

نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ بر ہے

کیسے زبیکسی ما نمی برد خبر ہے

غزلیت بحر معاصی کو لو بچا در رسول

سنبھالو آ کے کنارے مجھے لگا دو رسول

خدا کے واسطے جلدی سے آؤ آؤ رسول

بھنور میں ڈوب رہی ہے ہماری ناؤ رسول

نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ بر ہے
کسے زبیکسی ما نمی برد خبر ہے

سنا ہی جب سے تمہارا ہے گھر مدینہ مین
لگی ہوئی ہے ہماری نظر مدینے مین

شب فراق کی کب ہو سحر مدینے مین
الٰہی پہونچے گی کیونکر خبر مدینے مین

نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ بر ہے
کسے زبیکسی ما نمی برد خبر ہے

نہ یار ہے کوئی یاور نہ ہے کوئی غمخوار
نہ خویش ہے اپنا نہ بیگانہ نہ کوئی ہے یار

حضور سرور کونین و سید ابرار
وہ کون ہے جو کہے اپنی حالت دل زار

نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ بر ہے
کسے زبیکسی ما نمی برد خبر ہے

مدینے جانے سے مجبور اے حضور ہون مین
چمن سے طائر بے پر کی طرح دور ہون مین
شکست سنگ ملامت سے چور چور ہون مین
اسی خیال مین دن رات ناصبور ہون مین

نہ قاصد کے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبیکسی ما نہ حی بر د خبرے

یہ کہیو شہرت خستہ جگر تڑپتا ہے
برنگ طائر بے بال و پر تڑپتا ہے
شہید جنبش تیغ نظر تڑپتا ہے
یہ شعر پڑھ کے بحال بتر تڑپتا ہے

نہ قاصد کے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبیکسی ما نہ حی برد خبرے

غزل

معجزہ وہ جو مسیحا کا دکھاتے جاتے
کہہ کے قم قبر سے مردوں کو جلاتے جاتے
مرتے دم باغ مدینہ کا نظارا کرتے
دیکھ لیتے چمن خلد کو جاتے جاتے
دیکھکر نور تجلّی کو ترے دیوانے
دھجیاں دامن محشر کی اڑاتے جاتے
بنکے پروانہ مری روح نکلتی تن سے
تو جو اوس شمع تجلی سے لگاتے جاتے
اک نظر دیکھتے ہی روئے محمدؐ کی ضیا
غش پہ غش حضرت یوسفؑ کو ہیں آتے جاتے
ہے وہ صحرائے جنوں آپ کے دیوانوں کا
حضرت خضر جہاں ٹھوکریں کھاتے جاتے
ایسا محبوب ہوا کون کہ امت کے لئے
رو رہے آپ تو اللہ مناتے جاتے

طور اے حضرت موسیٰ نہ کبھی جل بجھتے
آپ آنکھوں مین جو سرمہ نہ لگاتے جاتے

حدیث محشر مین اٹھی بحضور سرور ے
لغت پڑھ پڑھ کی یہ شہرت کی سناتے جاتے

غزل

فرض خدا ہے کیون نہو الفت نماز کی
قرآن مین کی ہے حق نے ہدایت نماز کی

جو بے نماز ہوتا ہے چالیس گام تک
اولٹا گھسیٹتی ہے شریعت نماز کی

ہو دست بستہ وصف غفور الرحیم مین
کھولو زبان کو باندہ لو نیت نماز کی

ہوتا نہین ہے کچھ بھی اثر بے نماز کو
تاکید جا بجا ہے نہایت نماز کی

غلمان وحور کوثر و تسنیم میوہ جات

یہہ ساری نعمتین ہین بدولت نماز کی

ہے اس خوشی کی دہوم کہ خالق سے ہے وصال

بجتی ہے پانچ وقت جو نوبت نماز کی

جنت بنے گی قبر بھی اکبر نماز سے

آئیگی بن کے حور کی صورت نماز کی

غزل اکبر

بھر دے کوئی چھلکتا ساغر شراب والے

ہو جائین جسکو پیکر بیتاب تاب والے

ہو جائے مہربانی کب تک یہہ لن ترانی

اب تو نقاب اٹہا دے رخ سے نقاب والے

کرتے ہین تیری سمرن لیتے ہین نام تیرا

جدید و پرانی والے چارون کتاب والے

سجدہ کروں صنم کو یا سنگِ کعبہ چوموں
ہر شئے میں شان تیری ہے او حجاب والے
ڈھونڈا تو کھو گئے ہیں پایا تو ہو گئے ہیں
بیہوش ہوش والے بیتاب تاب والے
ابتو صنم کے در پہ سجدہ کرینگے اکبر
جنت میں جو مزے ہیں تو ہیں ثواب والے

غزل جدید

نکلے ہی میرے منہ سے جسوقت یا محمدؐ
کہتے ہیں سب ملایک صل علا محمدؐ
مرنے میں ہو حلاوت گر وقتِ نزع یارو
یا خدا ہو دل میں لب پہ ہو یا محمدؐ
صدمہ دکھا رہی ہے یہ ہند کی سکونت
روضہ پہ اپنے مجھکو جلدی بلا محمدؐ

دل تلملا رہا ہے انکھین ترس رہی ہین
جلوہ دکہا دے مجکو بہر خدا محمدؐ

سب مشکلین ہون اسان اکدم مین عاصیونکی
محشر مین جبکہ ہونگے مشکلکشا محمدؐ

صل علے کا نعرہ عرش علا پہ پہنچا
جب لوح پر قلم سے حق نے لکہا محمدؐ

شیطان کی رہبری کا کہٹکا نہین ہے ذراعنا
رہبر مرا خدا ہے اور رہنما محمدؐ

مر کر بھی مجہکو حاصل ہو لطف زندگانی
ملجائے بہر مدفن کوچا ترا محمدؐ

ممدوح کبریا ہو موصوف انبیا ہو
بیتاب لکھ سکے کیا تیری ثنا محمدؐ

غزل

تہا تیری تسلی اے دل ناچار کیونکر ہو

بلائین گر نہ حضرت حاضر دربار کیونکر ہو

مدینہ کی ہوس نے کردیا پامال راحت کو

گذر اب ہند مین یا سید ابرار کیونکر ہو

کہان مین اور کہان وہ سرزمین شہر بطحا

نہ چاہین وہ تو مجھہ مین طاقت رفتار کیونکر ہو

مین خود ڈرتا ہون نالون سے حرم مین شور برپا ہو

ٹہکانا ہو اگر اپنا پس دیوار کیونکر ہو

کسی قابل نہ اے ممتاز رکہا ہجر حضرت نے

جو ہیر صدمہ ہو پہر خوبے اشعار کیونکر ہو

غزل

پڑہو صلوٰۃ ذکر احمد مختار ہوتا ہے

سبزپا گوش ہو جاو بیان یار ہوتا ہے

ظہور ذات پاکِ احمدِ مختار ہوتا ہے
احد کا میم کے پردہ مین اب اظہار ہوتا ہے

درِ مقصود بہر لو دامنِ امید پھیلاؤ ۔
کشادہ اب درِ گنجینۂ اسرار ہوتا ہے

ملک حور و پری جن و بشر آتے ہین سننے کو
جہان ذکرِ جنابِ سیدِ ابرار ہوتا ہے

خدا صبح و مسا رہتا ہے بندہ کی الفت مین
حبیبِ خالقِ اکبر سے جسکو پیار ہوتا ہے

خدا آتا ہے خود ہو کر خریدار و نکی صورت مین
مرے یوسف کا جب سودا سرِ بازار ہوتا ہے

خدا کے واسطے یارو مدینے لیچلو مجھکو
سنا ہی وان علاج عاشقِ بیمار ہوتا ہے

رہے کوچہ مین سرگردان کہ حاضر ہو تیرے در پر
گدا کے واسطے کیا حکم ای سرکار ہوتا ہے

مدد کا وقت ہی او نگیسو یں آ گئے صاحب
شہ دین گرم اب ہنگامہ تکرار ہوتا ہے
میں صدقے عالم رویا میں وہ تشریف لائے ہیں
نثار دل حزیں طالع مرا بیدار ہوتا ہے

غزل

نہ ہوں فرقت سے پھر بیتاب یا محبوب سبحانی رض
جو دیکھوں روئے عالمتاب یا محبوب سبحانی رض
یہ ہے ادنیٰ کرم اب وضو سے کر دیا تو نے
درخت خشک کو شاداب یا محبوب سبحانی رض
مددگار ضعیفاں چارہ ساز دردمنداں ہے
لکھوں کیا تیرے میں القاب یا محبوب سبحانی
گروہ اولیا میں سب سے تو اعلیٰ و افضل ہے
ثنا کی تیری مجھ کو تاب یا محبوب سبحانی رض

مین ہون مشتاق تدت سے مجھے دیدار اقدس کی
پلا دیجے شراب ناب یا محبوب سبحانی۔

تو شارہ اولیا ہے تابع و محکوم ہین تیرے
سبھی اوتاد اور اقطاب یا محبوب سبحانی۔

تمنا ہے ظہیری کی رہین شاداں سدا خرم
اعزا سبھی اور احباب یا محبوب سبحانیؓ

تمام شد

مندرجہ ذیل کتب ابوالعلائی پریس آگرہ سے بکفایت ملتی ہیں

نئی دلہن	۸ر	کرشمۂ الفت	۸ر	اٹھتی جوانی	۸ر
دلہن کی بیٹی	۸ر	ایران کی شہزادی	۸ر	پارس کا ٹکڑا	۶ر
یوسف دل آرا	۱۲ر	بہشت بریں	۱۲ر	سیاہی کی دلہن	عہ
محبوبۂ لندن	عمہ	خون دل	۸ر	حسن انجلینا	عمہ
ملک العزیز ورجنا	عمہ	منصور موہنا	عمہ	درگیش نندنی	عمہ
حسن بن صباح	۶ر	فلورا فلورنڈا	عمہ	نشتر	عمر
رنج وراحت	۸ر	ثریا	۸ر	مسافر عشق	۸ر
فریب حسن	۸ر	خون آرزو	۴ر	جفائے ناز	۵
جذبۂ حسن	۸ر	دلبر	۱۲ر	انارکلی	عہ
کرنل کی بیٹی	۸ر	قزاق کی بیٹی	۸ر	محمود وگلبدن	۸ر

ڈرامے جدید

کیفر کردار	۸ر	داؤ پیچ	۸ر	اسیر حرص	۸ر
دلفروش	۸ر	نئی گگر وزرینہ	۸ر	مرید شک	۸ر
بہول بھلیاں	۸ر	خون ناحق	۸ر	جور تھو ۸ر کالا جیاخانہ	۸ر

(المشتہر منیجر ابوالعلائی پریس شہر آگرہ)

لائی ہیں حوریں جنت سے گجرا

پہنیں گے اکبر ایمان والے

فردوس کا گجرا

عرف

تحفہ لغت

حصہ دوم

مولفہ حافظ فیض اللہ بیگ سیلان خواجہ اکبرابادی

مطبوعہ ابوالعلائی پریس آگرہ

قیمت فی جلد ۳/

ھو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فردوس کا گجرا

(حصّہ دوم)

حمد

تو وہ گنز مخفی ہے ایخدا تری شان جل جلالہٗ
کہ ہر ایک دلمین ہی گھر ترا تری شان جل جلالہٗ

تو کریم اکرم واکرمین تو رحیم ارحم راحمین
تو کبیر اکبر و کبریا تری شان جل جلالہٗ

تو انیس و مونس بیکساں تو کفیل روزی بندگاں
ترا فیض عام ہے جابجا تری شان جل جلالہٗ

ترا حسن رونق عرش ہے ترا نور زینت فرش ہے
ترا جلوہ ارض سے تا سما تری شان جل جلالہٗ

جسے چاہے خلد عطا کرے جسے چاہے آگ میں جھونکدے
تری جو خوشی تری جو رضا تری شان جل جلالہٗ

تجھے طوف کعبہ نصیب ہے مجھے دید روئے حبیب ہو
مجھے رکھ مدینہ میں رہنا تری شان جل جلالہٗ

غزل

ذرہ جب قرب دنیٰ دنتدلے تیرا
قاب قوسین ہے اک رتبۂ ادنیٰ تیرا

کرسی و لوح تری عرش معلیٰ تیرا
عرش کیا چیز ہے خود ایزد اعلیٰ تیرا

کاشفِ معنی واللیل قسم ہے بخدا
عنبرین زلف تری مصحفِ زیبا تیرا

عندلیبِ گلِ رخسارِ محمد بکر
زمزمہ سنج بنا خالقِ یکتا تیرا

سینہ گنجینۂ اسرارِ خدا و ند کریم
مسکنِ عشقِ خدا قلبِ مصفا تیرا

مرضِ عشقِ نبی جسکو خوشا ہے نصیب
دل مین ہے عشق ترا سر مین ہے سودا تیرا

حافظِ خستہ کو اے ختمِ رسل مظہرِ کل
اب تو للہ دکہا گنبدِ خضرا تیرا

مسدس

چہ گروہ کہ چرخ جانستان ز دہ
چرا یہ ہجر شہنشاہِ دو جہان زدہ

گہے نہ از من بیچارہ این فغان زدہ
کہ اے شہ خوبان مرا چہ سان زدہ
درونِ سینہ من زخم بے نشان زدہ
بحیرتم کہ عجب تیر بے کمان زدہ
ارے تصورِ مژگانِ مصطفےٰ دیکھا
کہ کیسا تیر ستم یہ جگر پہ آ کے لگا۔
بس اب علاج مرا کر سکیں گے کیا عیسیٰؑ
فقط زبان پہ شکوہ ہے ہر گھڑی تیرا
درونِ سینہ من زخم بے نشان زدہ
بحیرتم کہ عجب تیر بے کمان زدہ
جو جانے والے مدینہ کی ہوں سنیں وہ ذرا
بشہر مدینہ سے جا کر ضرور کہہ دینا
کہ ایک زخمی تیر نگہ نظم جو پڑا
تڑپ تڑپ کے وہ کہتا تھا اے شہ بطحیٰ

درونِ سینہ من زخم بے نشان زدہ
بجیر تم کہ عجب تیر بے کمان زدہ

کیا ہے ضعف نے لاچار سخت ہوں مضطر
مدینہ دور ہے افسوس جا سکوں کیونکر
کبھی جو خواب میں آ جائیں میرے پیغمبر
دکھا کے زخم جگر یوں کہوں کہ یا سرور
درونِ سینہ من زخم بے نشان زدہ
بجیر تم کہ عجب تیر بے کمان زدہ

دکھایا خواب میں تقدیر نے عجب نقشا
کہ آپ کے برِ سرِ بالین انہوں نے یہ پوچھا
تڑپتا کیوں ہے جگر میں درد ہے کیسا
زبان سے نکلا کہ دن عرض کیا خستہ والا
درونِ سینہ من زخم بے نشان زدہ
بجیر تم کہ عجب تیر بے کمان زدہ

غزل

- ہوتا ہے سدا ذکر خدا کا مرے دل مین
- محبوب الٰہی کا ہے مجرا مرے دل مین
- جلوہ مری آنکھون مین ہو نقشا مرے دل مین
- آجا مری آنکھون مین سما جا مرے دل مین
- بس جاؤن مین اس ہند سے بس جائے الٰہی
- مکہ مری آنکھون مین مدینہ مرے دل مین
- محبوب کسی طرح سے لیلیٰ مرے دل کو
- رہتا ہے ترا چاہنے والا مرے دل مین

ہو جلوہ فگن طور کا اور عرش برین کا

ہے مری آنکھون مین تجلا مرے دل مین

آتی ہین محمد ہی محمد کی صدائین

اکبر ہے محمد ہی سمایا مرے دل مین

غزل

دکہادو چہرۂ انور خدارا یارسول اللہ

کہ مجھکو صدمۂ فرقت نے مارا یارسول اللہ

بلالو گر مدینہ مین تو قیدِ غم سے چہٹ جاؤن

نہین اب ہند مین اپنا گذارا یارسول اللہ

بہنور مین آپڑی کشتی کنارہ پر لگادیجے

ہوائے لطف کو کرکے اشارہ یارسول اللہ

نگاہِ چشم نے زورِ کمر نے پا کی طاقت نے

کیا اس عشق مین مجہسے کنارہ یارسول اللہ

جگر تفتہ ہون ایسا آتش دوزخ بہی ہوگی سرد

نہ چہوٹے گا دل سے جب میرے شرارا یارسول اللہ

غم فرقت نہ ایسا تہا کہ جیتا ہند مین اتبک

امید وصل کا کچہہ ہے سہارا یارسول اللہ

ہو فریاد رس ممتاز کا روز جزا کوئی
تمہارا ہے فقط اسکو سہارا یا رسول اللہ

مخمس

کملی اوڑھے ہوئے اے ناز کے پالے آجا
اپنے قدموں سے مری آنکھیں لگالے آجا
اے مرے عالم رویا کے اُجالے آجا
خواب میں زلف کو مکھڑے سے ہٹالے آجا
بے نقاب آج تو اے گیسوؤں والے آجا
خاک سے اپنے مسافر کو اُٹھالے آجا
دور منزل ہے غریبوں کی دعا لے آجا
بے بسی پر مری سب کرتے ہیں نالے آجا
بیکسی پر مری خون روتے ہیں چھالے آجا
راہ میں چھوڑ گئے قافلے والے آجا

انبیا مین سے کسی نے نہ یہہ رتبہ پایا
تجھپہ اللہ ہے یوسف پہ زلیخا شیدا
کون ہے عرش مکان کون ہے شاہ دوسرا
کون ہے ماہ عرب کون ہے محبوب خدا
ای دو عالم کے حسینون سے نرالے آجا
اے مسیحا مرے کیا رنگ دکھا رکھا ہے
میری بالین پہ طبیبون کو بٹھا رکھا ہے
ملک الموت نے گو شور مچا رکھا ہے
دم تری دید کو آنکھون سے لگا رکھا ہے
لے رہے ہین ترے بیمار سنبھالے آجا
میرے مولا مرے عصیان مجھے شرماتے ہین۔
موئے تن سے ہین سوا گننے مین کب آتے ہین
بال بیکا نہو اعمال کو تلواتے ہین
ہون سیہ کار مرے عیب کھلے جاتے ہین

کملی والے ہمین مجھی کملی مین چھپا لے آجا

ہائے دل ایک جوان عزلی نے چھینا

آرزو ہے کہ مدینے مین ہو مرنا جینا

اکبر آتا نہین خوش ہند مین کھانا پینا

صورت لالہ ہے پُر داغ بیان کا سینا

پڑ رہے ہین ترے بیمار کے لالے آجا

غزل

جاتی ہی نہین دل سے تمنائے مدینہ

پھرتا ہے مری آنکھون مین صحرائے مدینہ

قربان جز ارشہ والائے مدینہ

دل خلد کا ہے گنبد خضرائے مدینہ

مقصود یہی ہے مرا یہ فرط ادب سے

لب پر نہین آتا ہے کہ ہون شیدائے مدینہ

دل مین ہے کہ مرکر بھی نہ نکلین جو گئے وہان ہے
اب کے ہمین تقدیر جو دکھلائے مدینہ

سب دور یان نزدیک ہین دلمین ہے اگر عشق
ہم ہند مین ہین آنکھون مین صحرائے مدینہ

سودا ہو جو سر مین تو مدینے کے سفر کا
ہو عشق تو عشق شہ والائے مدینہ

کعبے گئے تھے ڈھونڈنے ہم ہند سے جسکو
تھا دل ہی مین وہ انجمن آرائے مدینہ

ہر مرتبہ بڑھتا ہی گیا ولولۂ شوق
کیا لطف دکھاتی ہے تمنائے مدینہ

کعبہ سے مرا خانۂ دل کم نہین اکبر
روشن ہے یہان شمع تجلائے مدینہ

غزل

یا نبیؐ دکھلائیے مکھڑا خدا کے واسطے
ایک جلوہ اپنے حسن دلربا کے واسطے

کیا کرون گا نذر خالق روز محشر مین غریب
آپ کی تصویر لے جاون خدا کے واسطے

دیسی آلودہ گنہ ہون کو وہان کب بار ہے
اور آنکھین ہین جمال مصطفےٰ کے واسطے

صورت کعبہ نکل جائین یہان سے بھی یہ بت
ہے مکان دل شہ ہر دوسرا کے واسطے

کعبہ دل پاک کر رکھا ہے مین نے یا نبیؐ
مہمان ہو آپ ہی سا اس سرا کے واسطے

خاک نعلین شہ دین ہاتھ آجائے اگر
ہو وہ سرمہ دیدہ دل کی ضیا کے واسطے

سب اسی کے واسطے ہین جسقدر ہین آفتین
آدمی پیدا ہوا رنج و بلا کے واسطے

آدمی ہون میری اصلیت ہی اکبر بہول چوک
ہے خطا میرے لئے مین ہون خطا کے واسطے

غزل

کب وہ جنت کے لئے محو تمنا ہوگا
جس نے صحرائے مدینہ کبھی دیکھا ہوگا

میرے آنے کی جو جنت مین ہی رضوانکو خبر
عاشق کوئے نبی مجھکو نہ سمجھا ہوگا

ورنہ کب کشتۂ فرقت کو بلاوے گے حضور
حال پر میرے کرم کب شہ والا ہوگا

جب مین سمجھونگا کہ اعجاز مسیحا کچھ تھا
کوئی بیمار محمد ﷺ اگر اچھا ہوگا

رشک کیا کیا مری تقدیر پہ کہائیگا فلک
اپنا جانا جو کبھی سوئے مدینہ ہوگا

ہان جو کچھ جائیے تو یون جائیگا یہ درد فراق
جس کا بیمار ہون گر وہ ہی مسیحا ہوگا
صبر دل مین رکھو ممتاز کہ اک روز ضرور
جذب صادق ہے تو اس روضہ پہ جانا ہوگا

غزل

حسن شہ لولاک جو چمکا شب معراج
جلوون سے بنی صبح تجلی شب معراج
کیا خوب جما وصل کا نقشا شب معراج
مطلوب بنا طالب شیدا شب معراج
پایا نہ تقرب کسی مخلوق نے ایسا +
جیسا کہ ملا شاہ کو رتبا شب معراج
طالب تہا خدا بندہ محبوب کا اپنے
جہان نہ خدا نور خدا تہا شب معراج

گنجینۂ رحمت سے حبیبِ عربی کو

کیا کیا ہمین اللہ نے بخشا شبِ معراج

تا دیر رہی طالب و مطلوب مین قربت

دل بھر کے مزہ وصل کا لوٹا شبِ معراج

کانون نے سُنا جو کبھی کانون نہ سُنا تھا

آنکھون نے نہ دیکھا تھا جو دیکھا شبِ معراج

عالم کو کیا مست مئے حسنِ ازل نے

بیکار رہا ساغر و مینا شبِ معراج

نعلین مبارک کا ہوا فخر جو حاصل

بس جھوم گیا عرشِ معلیٰ شبِ معراج

اللہ کا دیدار محمد کی شفاعت

مائل کو ملی حشر کے دن یا شبِ معراج

غزل

مدد کو آئے آقا کہ ہم فریاد کرتے ہین
تمہارے ہجر مین ہم نالہ و فریاد کرتے ہین

خیال روے احمد مین دل اپنا شاد کرتے ہین
ہم اس اُجڑی ہوئی بستی کو پھر آباد کرتے ہین

فرشتے عالم بالا کے پڑھتے ہین درود اوپر
جو ذکرِ بادشاہِ عالم ایجاد کرتے ہین

اوٹھا دو پردۂ دوری بہت بیتاب ہون شاہا
کہ پھر آتا ہے دل جسدم تمہاری یاد کرتے ہین

جماتے ہین تصور آپ کا ہم چشم سے دل مین
اسے آباد کرتے ہین اسے آباد کرتے ہین

کلیجہ تھام لیتے ہین ملک عرش معلی پر
جب ہجر نبی مین نالہ و فریاد کرتے ہین

تصور خواب مین رہتا ہے رخسار مبارک کا
ہم آنکھین بند کر کے شب کو قرآن یاد کرتے ہین

غزل

کیا سر ہے وہ جسمین نہو سودائے مدینہ
کیا دل ہے وہ جسمین نہ تمنائے مدینہ

بہولے سے بہی یک لمحہ کو ہرگز نہ قبولین
فردوس ملے ہمکو اگر جائے مدینہ

محشر کو بھی اوٹھینگے تو ہم خواب عدم سی
کہتے ہوئے مرقد سے یہی ہائے مدینہ

آرایش جنت تو کیا کرتا ہے رضوان
محبوب خدا ہے چمن آرائے مدینہ

وہ دن بھی خدا کرتا کہ جاتا مین وہان پر
دکہلاتا ان آنکھون کو تماشائے مدینہ

سنتے ہین مدینہ کی زمین خاک شفا ہے
بلوائے مدینہ مین مسیحائے مدینہ

خواہش ہے زیارت کی مگر کچھہ نہین سامان
مولا اب مجھے اپنا تو ہی دکہلائے مدینہ

یان عرش سے آتے ہین ملک بہر زیارت
کس درجہ پہ ہے رتبۂ اعلائے مدینہ

پہونچا دے مدینہ مین ستین کو تو خدایا
ہے عشق نبیؐ اسکو ہے شیدائے مدینہ

غزل

غل ہے افلاک پہ معراج کا سامان دیکھو
آج آتے ہین یہان شاہ رسولانؐ دیکھو

عرش سے فرش تلک ہے جو ہجوم ملکوت
پائے بوسی کے لئے آئے ہین غلمان دیکھو

اب کوئی دم مین یہان لاتے ہین تشریف حضورؐ
نور حق سے ہوئے تارے چمنستان دیکھو

پھر ندا دیتے ہوئے پھرتے ہین جبرئیل امین

دوڑو دوڑو یہ جلوسِ شہ شاہان دیکھو

پیشتر جا کے یہ جبرئیل نے آدمؑ سے کہا

شان فرزند کو اے اشرفِ انسان دیکھو

بولے ادریسؑ کہ تم پر تھی زلیخا شیدا

اونپہ عاشق ہے خدا یوسفِ کنعان دیکھو

تمنے توریت مین احمدؐ جو لکھا تھا دیکھا

یہ پیمبر ہین وہی موسئی عمران دیکھو

سنکے یہ مژدۂ جان بخش کہا حوروں نے

آؤ آؤ کہ جمالِ شہ ذیشان دیکھو

ہند مین غنچۂ دل رکھتے ہین اثر مردہ ندا

ہو شگفتہ جو مدینہ کا گلستان دیکھو

قصیدہ

دو عالم مین رسول ہاشمی خیر الوری ٹھہرے
گنہگاران اُمت کے لئے نور الہدیٰ ٹھہرے
گروہِ اولیا مین سر گروہِ اولیا ٹھہرے
تمامی انبیا مین آپ ختم الانبیا ٹھہرے
رہی ہفتم فلک تک جا کے اکثر انبیا لیکن
گذر کر عرش و کرسی سے حبیب کبریا ٹھہرے
حسینانِ جہان مین کیون نہ شہرہ انکا ہو یارو
وہی شمس الضحےٰ ٹھہرے وہی بدر الدجیٰ ٹھہرے
نہین کچھ بہی حسن یوسف کو ہے نسبت حسن احمد سے
کہ وان عاشق زلیخا تھی یہ محبوب خدا ٹھہرے
بہلا کب کشتی امت غریق بحر عصیان ہو
شفیع روز محشر جبکہ اوسکا ناخدا ٹھہرے
نہین کچھ بہی خوف ہمکو تشنگی کا حشر مین ہرگز
قسیم حوض کوثر جب محمد مصطفا ٹھہرے

گنہگارانِ امت کو سدا جنکا سہارا ہے
خدا کے فضل سے اپنے وہی مشکلکشا ٹھہرے
امین اوسکو بہلا روز جزا کا خوف کیا ہوگا
ملے جسکو نبی ایسا کہ جو کہف الوریٰ ٹھہرے

غزل جدید

طیبہ مین چلو احمد مختار کو دیکھو
فردوس مین اللہ کے دیدار کو دیکھو
رویا مین بھی افسوس ہے رویت نہین ہوتی
سویا ہی کہان طالع بیدار کو دیکھو
مین کسکا ثنا خوان ہون مرا کون ہی ممدوح
دیکھو مجھے اور سید ابرار کو دیکھو
بیمار محبت سے یہ ہے چشم نبی کی
اے اہل نظر نرگس بیمار کو دیکھو

پہونچا دیا ایک آن مین تا عرش معلا

اُس صاحبِ معراج کے رہوار کو دیکھو

ہے تیغ دودم معرکۂ بدر مین موجود

عارض پہ لطیف ابروئے خمدار کو دیکھو

غزل

اے ساقیِ رنگین ترے میخوار ہمین تھے

اور بادۂ وحدت کے طلبگار ہمین تھے

تکلیف تھی گو ہم پہ ترے ہجر کی بیحد

ہر وقت مگر طالبِ دیدار ہمین تھے

اُلفت مین تری جانِ جہان شوق سے تیار

کٹوانے کو گردن سرِ بازار ہمین تھے

لیکر کے زرِ نقدِ دل و جان کو پیارے

بازارِ محبت مین خریدار ہمین تھے

ساقی نے کبھی جام محبت نہ پلایا
دنیا میں مئے عشق کے میخوار ہمین تھے
غیرون پہ ہوا کرتی ہے ہر وقت عنایت
فرقت کی مصیبت کے سزاوار ہمین تھے
صد حیف کہ پوچھا نہ مرے حال کو سرور
عشاق میں اُس شوخ کے بیکار ہمین تھے

مسدس

کیا بیان ہو صفت و شان رسول عربی
ختم ہے آپ پہ سب طرح کی عالی نسبی
ایسا رتبہ ہے کہ دیکھ آپ کو ہر ایک نبی
یہی کہتا تھا بصد شوق زیارت طلبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شب معراج بفرمانِ خدائے دوجہان

ہوئے آراستہ سب ارض وسما باغ جنان

عرش وکرسی کو مزین کیا باعظمت وشان

آئے جبریل حضوری مین یہہ تہا وردِ زبان

مرحبا سید مکی مدنی العربی *

دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شوقِ دیدار مبارک سے مین ہر لیل ونہار

صورت سایہ پڑا خاک پہ تہا زار ونزار

میرے رونے سے جو براق جنان تہو بیزار

مین دیدہ مبارک ہین یہہ کہتا ہر بار

(مرحبا)

فضل خالق سے نصیبا مرا بیدار ہوا

آج حاصل شرف دولتِ دیدار ہوا

مین تو ذرہ تہا مگر مہر سے پر انوار ہوا

اس سواری سے تفاخر کا سزاوار ہوا

مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی ✦

دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

اب تمنائے دلی یہہ مری باقی ہے حضور

حشر جب خلق مین کرنا ہو خدا کو منظور

مین سواری مین مشرف رہون اُسدن پُر نور

تا قیامت غم فرقت مین رہون گا رنجور

مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی ✦

دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

اُسکی تسکین جو فرما کے چلے شاہ انام

جا کے اکدم سے کیا بیت مقدس مین قیام

انبیا اور رسل سب نے کیا جھک کے سلام

آ کے اک ایک نے یون دلکا سنایا پیغام

مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

غزل

لکھون نعتِ نبیؐ مین کوئی مطلع شادمان ہو کر
زمین گردش مین آجائے خوشی سے آسمان ہو کر

نہ نکلا جسکے منھ سے حرف کوئی نعت احمدؐ مین
مین تمسے پوچھتا ہون کیا ہوئی منھ مین زبان ہو کر

نہین جو سر جھکائے آستان پیر تیرے شاہا
رہا تن پر یہ کیون بے فائدہ بار گران ہو کر

نہ کی تسبیح تیرے نام کی اسنے تو کیا حاصل
ہوا خلوت نشین پہلو مین یہ دل کیون نہان ہو کر

اوتاری صورت ابرو تری نقاش قدرت نے
نکلتی آسمان پر ہے ہمیشہ کہکشان ہو کر

ٹپکتے اشک گلگون چشم سے تیرے رہا کیونہین
بہا خون جگر آنکھون سے کیا ابر روان ہو کر

غزل

حبیبِ کبریا صلِ علا کی آج محفل ہے
رسول دو جہان خیر الوریٰ کی آج محفل ہے

رسالت اور نبوت ختم کردی جس پہ خالق نے
اوسی سلطانِ دین صاحب لوا کی آج محفل ہے

خدا نے شان مین جنکی کلام اللہ بھیجا ہے
چلو دیکھو اوسی شمس الضحیٰ کی آج محفل ہے

زمانہ جسکا شایق ہے خدا بھی جسکا عاشق ہے
اوسی جانِ جہان یوسف لقا کی آج محفل ہے

ملایک ہین ادب سے دست بستہ گرد صف باندہے
امام الانبیا نور خدا کی آج محفل ہے

غریب آتا ہو آئے صدق دلسے اور دعا مانگے
ہمارے پیشوا حاجت روا کی آج محفل ہے

کھڑا رہ دست بستہ اے نگار دلحزین تو بھی
امام دو جہاں قبلہ نما کی آج محفل ہے

غزل

کرے کون اب میری مشکلکشائی
علیؓ کی دوہائی علیؓ کی دوہائی
پلادو مجھے آب کوثر کا پانی
اے حسنینؓ کے باپ احمدؐ کے بھائی
میں بندہ تمہارا ہوں بخشو نہ بخشو
ہے دست کرم میں تمہارے خدائی
پھر دونوں ہم ہوں تو کیا لطف ہووے
ہماری برائی تمہاری بھلائی
کہیں باد رحمت کا چل جائے جھونکا
گھٹا سر پہ ہے ابر عصیاں کی چھائی

مین کمبخت کیون ملک ہستی سے آیا
یہ عمر روان مجھکو دم دیکے لائی
ہین بیٹھے نہ او ہٹین گے اس آستان سے
مری آہ نے اب تو دہو نی رمائی
پڑا رہنے دو شہرت خستہ جان کو
اُسے سلطنت ہے یہان کی گدائی

مخمس

اے بنی وصل خدا شان سے پانیوالے
لامکان اپنا مکان بنانیوالے
قدرت حق کے کمالات دکہانیوالے
ہو درود آپ پہ معراج کے جانیوالے
آن کی آن مین پہر لوٹ کے آنیوالے
عقل خیرہ کا مشکل ہوا ابتنا ہم نے سے

بات بگڑی ہوئی بنتی ہے تمہارے دم سے

کیون نہ آزاد رہین ہم غم ہر عالم سے
رنج سے فکر سے آفت سے بلا سے غم سے

آپ ہین اُمّت عاصی کے بچانیوالے
آپ کے رخ سے عیان ہے وہی جلوہ حق کا

غش ہوئے دیکھتے ہی جسکو جناب موسیٰ
کھینچ سکتا ہے کوئی نور خدا کا نقشا

نقشہ روئے پیمبر نہ کھنچا پر نہ کھنچا
متحیر ہوئے تصویر بنانے والے

تابع مرضی اقدس ہوئے احکام قضا
آپ کے سامنے مُردون کا جلانا ہے کیا

پھر کے دم آپکا عیسیٰ نے یہ پایا رتبا
آپکی ذات مقدس ہوئی فخر عیسیٰ

ہین غلام آپکے مُردون کو جلانیوالے

درگہ حق سے مقدر ہے مرا آپ کے ہاتھ

میرے دارین کے مقصد ہین شہا آپ کے ہاتھ

گو خطاوار ہون ہے عفو خطا آپ کے ہاتھ

اس گنہگار کی ہے شرم و حیا آپ کے ہاتھ

میرے مولا مری بگڑی کے بنانیوالے

شکر اس بندہ نوازی کا نہین ہو سکتا

لاکھ جان ہون تو کرون آپ پہ صدقے مولا

جب سے پیدا ہوا الطاف کے سایہ مین پلا

جو طلب مین نے کیا مجھکو عنایت سے دیا

تیرے قربان مرے ناز اوٹھانیوالے

جائے پیدایش حضرت کو جو ہم یاد کینگے

شوق سے چومینگے اور سجدہ مین جھک جاوینگے

آپ ارشاد مدینہ مین یہ فرماوینگے

بے تکلف سو ئے فردوس چلے جاوینگے

کعبۃ اللہ کے جو لوگ ہیں جانیوالے

انکی ایسی مبارک کو محبت ہووے

دور کثرت سے ہو واصل سو وحدت ہووے

ہر گھڑی پیش نظر انکی صورت ہووے

عشق مولا کا ہدایت کو عنایت ہووے

خلق کو راہ ہدایت کی بتانیوالے

غزل

جو پیش نظر تیرا روضہ نہین ہے۔

مزہ کچھہ بھی جینے کا شاہا نہین ہے

شفا یاب ہو جس سے بیمار حضرت

مسیحا کوئی ایسا نسخا نہین ہے

قمر پر ہے ہالہ یہ بارہ سیہ کا۔

ترے رخ پہ زلف چلیپا نہین ہے

یہ دل ہے وہی جو تمہارا ہے مسکن
ستانا اسے اتنا زیبا نہیں ہے
نہ ہو وصل احمد تو کیا ہے شکایت
مقدر میں اپنے یہ لکھا نہیں ہے
بہا دے نہ دل کو کہیں جوشش گریہ
کچھہ آنکھو لگا اُٹھی تو رونا نہیں ہے
جسے ہو وے ممتاز عشق پیمبر ؐ
تو محشر کا کچھہ اوسکو کھٹکا نہیں ہے

مسدس

عالم میں ہی اک دہوم کہ سلطان کی ہے آمد
ہر مور کا ہے قول سلیمان کی ہے آمد
تاریک تھی شب شمع شبستان کی ہے آمد
روشن ہے کہ خورشید درخشان کی ہے آمد

آمد ہے یہ اس نور کی جو نورِ خدا ہے
اس نور سے کیا شانِ خدا جلوہ نما ہے
ہر قطرہ یہ کہتا ہے کہ عالی ہمم آیا
ہر ذرہ کی آواز ہے مہرِ کرم آیا
ہر برگ کا ہے قول کہ صاحب حشم آیا
ہر پھول ہے خنداں کہ سراج قدم آیا
طائر بھی نشیمن میں ہیں خوش دھوم پڑی ہے
غل وحشیوں میں ہے کہ یہ شادی کی گھڑی ہے
آتی ہے بہار آمدِ شاہِ شہدا ہے
ہاں سے پینے کو چلے غنچہ صبا ہے
پائی ہے جو بو اور ہی پھولوں میں ہوا ہے
جو سرو ہے وہ منتظر شاہ کھڑا ہے
ہے چشم براہ سر کو جھکائی ہوئی نرگس
پھولی ہوئی جامے میں سماتی نہیں نرگس

آمد ہے جو خورشید رسالت کی سرِ خاک
سجدے کو سرِ خاک جھکے پڑتے ہین افلاک

ہر وقت کواکب کو بھی اس بات کی ہے تاک
آنکھون مین لگے سرمۂ خاکِ قدم پاک

حورین بھی ہین خوش عیش پہ غلمان بھی تُلا ہین
ہے بارشِ رحمت درِ فردوس کھُلے ہین

بتخانون مین یہ کفر سے کہتی ہے ضلالت
رہنے کا ٹھکانا نہین غارت کی ہے دہشت

بت کرتے ہین جھنجھلا کے برہمن سے اشارت
دی تو نے یہ مسجود بنا کر ہمین ذلت

کیا خوار ہوئے دیدۂ اربابِ یقین مین
شق کاش زمین ہو کہ سما جائین زمین مین

میخانۂ عرفان ہے کھلا عیش ہے ظاہر
میخوار بھی ہین پاک ہے شوق بھی ظاہر

نئے انداز سوالون کے کئے ہین پیدا
بدلے دیکھے ہین جو انداز کرم آجکی رات

لے لیا بخششِ اُمت کا خدا سے اقرار
حبذا شان شہنشاہِ اُمم آجکی رات

آپ کے حلقۂ گیسوئے مسلسل کے طفیل
مشکلین حل ہوئین جتنی تھین اہم آجکی رات

اُٹھ گیا پیش احد پردۂ میم احمد
نظر ایک آتے ہین امکان و قدم آجکی رات

پتلیان حور و ملایک کی بچھی ہین تسخیر
تا بنین فرش رہ شاہِ اُمم آجکی رات

غزل

تمھارے کیا لکھون اعزاز یا محبوب سبحانی
خدا کے آپ ہین ہمراز یا محبوب سبحانی

در دولت سرایہ تیری ہے جسکی جھکی گردن
جہان مین ہے وہ سرافراز یا محبوب سبحانی رضؓ

جو ہم بیخوف بیٹھے ہین حساب روز محشر سے
شفاعت پر ہے تیری ناز یا محبوب سبحانی

ہوا کرتا ہے تیری مدح گویون کے لیے بیشک
در جنت لحد مین باز یا محبوب سبحانی

چلا جو راہ پر تیری بتجے جسنے کہ پہچانا
ہوا وہ خلق مین ممتاز یا محبوب سبحانی

یہ صولت ہے کہ ہو شیر ژیان بیجان اگر سن لے
سگ در کی ترے آواز یا محبوب سبحانی رضؓ

انیس درومند ان مونس بیچارگان تو ہے
ضعیفون کا ہے تو دمساز یا محبوب سبحانی رضؓ

تم نے فضل و کرم سے خاتمہ ہو دے بخیر اپنا
کرون جو کام ہین آغاز یا محبوب سبحانی رضؓ

غزل

عجب صورت رسول اللہ کی حق نے بنائی ہے
کہ جسپر جان و دل سے شیفتہ ساری خدائی ہے

رسول اللہ نے نام خدا وہ حسن پایا ہے
کہ جسپر عاشق و شیدا وہ ذات کبریائی ہے

جہان سے عشق احمد ساتھ اپنے لیکے جائیگا
اسی کے واسطے فردوس خالق نے بنائی ہے

اسے پرواہ شاہان جہانکی کچھہ نہین واللہ
در احمد کی حاصل دوستو جسکو گدائی ہے

مثال موم ہوکر ایکبار رکھا قدم دل مین
محبت مرحبا کیا شان سے اسکے دلمین سمائی ہے

ملک حور و پری جن و بشر سب ہین ترے عاشق
خدا نے کیا ہی تیری موہنی صورت بنائی ہے

مدینہ کو خدا پہنچائے جلدی ہند سے ہم سرورؔ
ہمارے اس دلِ وحشی میں بس یہی سمائی ہے

غزل

دونوں عالم میں نہیں ایک بھی ہمتا تیرا
مرحبا صلِ علےٰ جلوۂ یکتا تیرا
عین تنزیہ سے ہے تشبیہ میں تیرا رتبہ
ہے سراپردۂ تقدیس سراپا تیرا
راحتِ روحِ حزیں زلفِ سمن سا تیری
مرہمِ زخمِ جگر حسنِ نمک سا تیرا
معجزہ آمائے کرامت دمِ عیسیٰ تجھ سے
دست پروردۂ بیعت یدِ بیضا تیرا
کھل گئے معنئے اللہ جمیل سب پر
اللہ اللہ جمالِ رُخِ زیبا تیرا

نہ رہے پھر ہوس روضۂ رضوان باقی
خواب میں بھی نظر آجائے جو روضہ تیرا

چشم بیمار ہو اور خاک شفائے طیبہ
سر سودا زدہ ہو اور جلوۂ یکتا تیرا

دل بیتاب ہو اور گرمی الفت تیری
چشم مشتاق ہو اور جلوۂ یکتا تیرا

جانماز اپنی ہو اُس کوچۂ اطہر کی زمین
بنے محراب حرم نقش کف پا تیرا

جلوۂ عارض پُر نور ہو قبلہ اپنا
کھول دے سر حقیقت رُخ زیبا تیرا

خاک ہو جاؤں در پاک پہ تیری گر کر
جلوۂ طور ہو میرے لئے جلوا تیرا

تا قیامت نہ قضا ہو ترے کوچہ کا طواف
خاک تسخیر ہو اور شہر مدینہ تیرا

غزل

قبلۂ شاہ و گدا حضرت غوث الثقلین رضؔ
کعبۂ خلق خدا حضرت غوث الثقلین رضؔ

انبیا کی سی صفت آپ کو حق نے دی ہے
آپ ہین سرّ خدا حضرت غوث الثقلین رضؔ

واقف سرّ نبیؐ محرم اسرار علیؓ
حامی دین ہدا حضرت غوث الثقلین رضؔ

یہ تو ادنی سی کرامت ہے تمہاری مشہور
چور ابدال کیا حضرت غوث الثقلین رضؔ

آپنے ڈوبی ہوئی جیسے نکالی ہے برات
مین بھی ہون غم سے رہا حضرت غوث الثقلین رضؔ

شرم آتی ہے گناہون سے نہین کہہ سکتا
ہون گنہگار بڑا حضرت غوث الثقلین رضؔ

کیجئے عقدہ کشائی میری بہرِ حسنین رضؔ
آپ ہیں عقدہ کشا حضرت غوث الثقلین رضؔ

دوشِ اقدس پہ قدم احمدِ مرسل نے رکھا
یہہ شرف کس کو ملا حضرت غوث الثقلین رضؔ

آپ کے ہوتے کہوں کس سے میں جیکا احوال
حال ہے میرا برا حضرت غوث الثقلین رضؔ ۔

کب تلک کہئیے بھٹکتا پھروں در در مارا ۔
لیجئے در پہ بلا حضرت غوث الثقلین رضؔ

دم نکل جائے ظہیری کا تصور میں ترے
یہی کہتا ہے سدا حضرت غوث الثقلین رضؔ

غزل

جانے معراج کو ہیں شاہِ اُمم آجکی رات
جبرئیل آنکھوں پہ لیتے ہیں قدم آجکی رات

ذرہ ذرہ سے ہے بطحا کے عیان جلوۂ طور
کتنے بے پردہ ہین انوارِ قدم آجکی رات
دیکھکر صحنِ حرم مین ترے ابرو کی جھلک
جھک گئین سجدہ کو محرابِ حرم آجکی رات
گُلِ نظارہ سے چنے کیا ترے نقشِ پا سے
کہ ہے دامانِ نگہ صحنِ ارم آجکی رات
ہے تمنا کہ ترے در کا بلا گردان ہو
حالتِ رقص مین ہے طوفِ حرم آجکی رات
دہوم ہے عرشِ برین پر کہ حضور آتے ہین
بہرِ تسلیم ملک ہو گئے خم آجکی رات
اس مسرت مین چلی ہین تری زلفین لیکر
بخششِ اُمتِ مرحوم کا غم آجکی رات
تہنیت عاصیون کو مژدہ گنہگارون کو
خلوتِ خاص مین بھی یاد ہین ہم آجکی رات

ساقی سے کہے جا کے جو ہر کارہ ہو حاضر
اسوقت تو مستوں کی ذرا چاہیے خاطر
وہ جام عنایت ہو کہ جو ہوش رُبا ہو
پائیں وہ قدح جو مئے عرفاں سے بھرا ہو
لو مومنو اب شاہ کی تعظیم کو اٹھو
محفل میں حضور آتے ہیں تسلیم کو اٹھو
قربان کرو لاکے زر و سیم کو اٹھو
دیدار رخ احمد بے میم کو اٹھو
پہلی ہے یہ ضو چار طرف رب علا کی
تعظیم محمد کی ہے تعظیم خدا کی
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا قبلۂ عالم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا کعبۂ اعظم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا نور مجسم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا افسر آدم

ہر شخص کو لازم ہے کرے شکر خدا کا

غل بزم مین ہو صل علی صل علی کا

ہالے مین عجب لمعہ نور قمر آیا

کیا حلقہ پرکار مین نقطہ نظر آیا

قالب مین تو جان آنکھ مین نور نظر آیا

ظلمات مین اسکندر عالی گہر آیا

سدرہ اوسے کہتے تو یہ جبرئیل امین تھے

وہ تخت سلیمان تو سلیمان شہ دین تھے

آتی تھی یہی غیب سے آواز کہ جاؤ

اسوقت اسے مشرق و مغرب مین پہراؤ

ہان جلوۂ محبوب خدا اسکو دکہاؤ

پوچھے جو کوئی نام محمد تو بتاؤ

شہرہ ہو زمانے مین شہ کون و مکان کا

آگاہ جہان ہو کہ یہ مالک ہے جنان کا

کرم سے اب ظہیری کے بدن کو بھی چھو جائے
ہوائے حرص و بغض و آز یا محبوب سبحانیؓ

قصیدہ در شان خواجہؓ

تمہارا رتبہ ہے اعلیٰ معین الدینؓ اجمیری
ہو سب ولیوں میں تم بالا معین الدین اجمیری
شہا حور و پری کا بھی کبھی خواہاں نہیں ہوگا
تری اُلفت کا متوالا معین الدین اجمیری۔
نہیں ہے خوف محشر کا ذرا اے واعظ ہمکو
ہمارا جب ہے رکھوالا معین الدینؓ اجمیری
قدم جب آپکا آیا ہوا روشن جہاں سارا
جدھر دیکھو ہے اجیالا معین الدین اجمیری
عجب ہے حال اب میرا لگا ہے آنکھ جب سے
محبت کا ترے بہالا معین الدین اجمیری

گنہگار ہوں شرمندہ کبھی تو منظور ہو جاوے
دکھا دیجئے رخ والا معین الدین اجمیری

غزل

ہے وہ فن اسمین عشق نبیؐ کا خزینہ
یہہ پہلے مرا دل تھا اب ہے مدینہ
مرے دل مین جلوہ ہے نور نبیؐ کا
مری آنکھون مین پہر رہا ہے مدینہ
ہے کیا دل نشین گنبد سبز حضرت
یہہ ہے عرش اعظم کا سچا نگینہ
ہمین عشق ہے کفش پائے نبیؐ سے
یہی ہے جمیلہ یہی ہے حسینہ
مہبے دل مین ہے روضۂ پاک حضرت
یہہ پہلے تو کعبہ تھا اب ہے مدینہ

یہین خواب مین ہین رسُول مکرّم
یہہ ارام گاہ نبیؐ کا ہے زینہ
عروج اوسکو ہوگا جسے عشق ہوگا
محبّت ہے بام معارف کا زینہ
مدینہ کی عزّت نہو جسکے دلمین
اوسی شخص کو کہتے ہین ہم کمینہ
دم نزع بھی ہو میرے لب پر اکبر
مدینہ مدینہ مدینہ

غزل

میرے نالون نے عجب دہوم مچا رکھی ہے
چرخ کی طرح زمین سر پہ اوٹہا رکھی ہے
جب خیال آیا بس ایکبار لگا دل کہنچنے
کیا کہون آپنے کیا آگ لگا رکھی ہے

آہ کے ساتھ ہی فریاد بھی پہونچے گی وہان

نردبان ہمنے فلک پر یہ لگا رکھی ہے

خاک کر دیگی جلا کر یہ کسی روز مجھے

تپ فرقت نے تو ایک اگ لگا رکھی ہے

جھانکر دیکھے گا وہ رشک قمر کہڑکی سے

شکل دیوانون کی یون ہمنے بنا رکھی ہے

بت پرستی جو نہین ہے تو یہ کیا ہے اکبرؔ

تمنے تصویر صنم دل مین چھپا رکھی ہے *

غزل

تمنا ہے یہ آنکھون کی ترا دیدار آ دیکھین

کبھی روضہ ترا یا احمد مختار آ دیکھین

شفا ہو جائے دم مین کشتۂ ہجر محمد کو

اگر وہ خواب مین بھی حالت بیمار آ دیکھین

یہ دل تہا اونکا مسکن بہت اُجاڑا اسکو غم ہجران
غضب آجائیگا گر شاہ دین مسمار ادیکہین
نہ کچہہ مرنے کا غم ہو اور نہ کچہہ شکوہ ہو فرقت کا
اگر حالت مری وہ سیّد ابرار آدیکہین
جو مدّاح نبیؐ پر طعنہ زن ممتاز ہوتے ہین
دکہائین شعر اپنے اور مرے اشعار آدیکہین

مُسدّس

کہان مین ہون اٰلٰہی اور کہان شہر مدینہ ہے
اسی اندوہ مین یارو مرا دشوار جینا ہے
زغم ہجر پیمبر مین مرا صد چاک سینہ ہے
دل وجان سے دعا اپنی یہی روز و شبینہ ہے
دکہا دے یا خدا کیسا محمدؐ کا مدینہ ہے
سُنا ہے ہمنے وان جاکر کہ مرجانا ہی جینا ہے

دیارِ ہند کو جو چھوڑ کر یثرب میں جاتے ہیں ✣

مزا فردوس کا گویا وہ دنیا ہی میں پاتے ہیں

بڑی قسمت کے ہیں یہ لطف جو انسان اٹھاتے ہیں

ترستے ہیں ہمیں کمبخت اور یوں غل مچاتے ہیں

دکھاوے یا خدا کیسا محمدؐ کا مدینہ ہے۔

سُنا ہے ہمنے واں جا کر کے مرجانا ہی جینا ہے

خدا جانے مدینہ میں ہمیں کب وہ بلاوینگے

نہیں معلوم کب ہمکو رخِ انور دکھاوینگے

ہمارے بختِ خوابیدہ کو کب دیکھیں جگاوینگے

غنی کب دولتِ دیدار سے ہمکو بناوینگے

دکھادے یا خدا کیسا محمدؐ کا مدینہ ہے

سُنا ہے ہمنے واں جا کر کے مرجانا ہی جینا ہے

سونگھا دے لا کے خوشبو تو ہی اُس زلفِ معنبر کی

خبر لے اے صبا جلدی ہی مجھ اس جانِ مضطر کی

سُنادے لا کے خوشخبری اگر وصل پیمبر کی
تو حالت بگڑی بنجائے ابھی ناچیز سرور کی
دکھادے یا خدا کیسا محمد کا مدینہ ہے
سُنا ہے ہمنے واں جا کر کے مرجانا بھی جینا ہے

(دیگر)

اگرچہ خواب ہی مین دیکھ لون صورت پیمبر کی
رکھون خواہش نہ دل مین حور کی جنت کی کوثر کی
نہ پوچھو بیقراری دوستو مجھ حال مضطر کی
دل و جان سے یہ ہے اب تو دعا ہر وقت سرور کی
دکھا دو یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جسپر رات دن تیری بڑی رحمت برستی ہے

مسدس دیگر

غم فراق مین کیون دل نہ آہ سرد بھرے
تڑپ تڑپ کے کہان تک یہ دلفگار مرے

ہزاروں حسرت و ارمان کے یاں جمے ہیں پرے
بیان یہ حال حبیبِ خدا سے کون کرے
نہ قاصد نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بیکسی ماتمی برد خبرے

کہاں مدینہ کہاں ہند اور کہاں یہ غریب
نہ قسمت ایسی زبردست ہے نہ ایسے نصیب
تمہاری دوری نے پہونچا دیا اجل کے قریب
ہو کیسے آپکا دیدار اے خدا کے حبیب
نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بیکسی ماتمی برد خبرے

غریق بحر معاصی کو تو بچا دو رسول
سنبھالو آکے کنارے مجھے لگا دو رسول
خدا کے واسطے جلدی سے آؤ آؤ رسول
بھنور میں ڈوب رہی ہے ہماری ناؤ رسول

نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ بر ہے
کسے زبیکسی مانمی برد خبرے

سنا ہی جب سے تمہارا ہے گھر مدینہ مین
لگی ہوئی ہے ہماری نظر مدینے مین
شب فراق کی کب ہو سحر مدینے مین
آلہی پہونچے گی کیونکر خبر مدینے مین
نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ بر ہے
کسے زبیکسی مانمی برد خبرے

نہ یار ہے کوئی یاور نہ ہے کوئی غمخوار
نہ خویش ہے اپنا نہ بیگانہ نہ کوئی ہے یار
حضور سرور کونین و سید ابرار
وہ کون ہے جو کہے اپنی حالت دل زار
نہ قاصد ہے نہ صبا ہے نہ مرغ نامہ بر ہے
کسے زبیکسی مانمی برد خبرے

مدینے جانے سے مجبور اے حضور ہوں مین
چمن سے طائر بے پر کی طرح دور ہوں مین
شکستۂ سنگ ملامت سے چور چور ہوں مین
اسی خیال مین دن رات ناصبور ہوں مین
نہ قاصد کے نہ صبا ئے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبیکسی ما نہ می برد خبرے
یہ کہیو شہرت خستہ جگر تڑپتا ہے
برنگ طائر بے بال و پر تڑپتا ہے
شہید جنبش تیغ نظر تڑپتا ہے
یہ شعر پڑھ کے بحال بتر تڑپتا ہے
نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبیکسی ما نہ می برد خبرے

غزل

معجزہ وہ جو مسیحا کا دکہاتے جاتے
کہہ کے قم قبر سے مردے کو جلاتے جاتے
مرتے دم باغ مدینہ کا نظارا کرتے
دیکھہ لیتے چمن خلد کو جاتے جاتے
دیکھکر نور تجلّی کو ترے دیوانے
دھجیاں دامن محشر کی اوڑاتے جاتے
بنکے پروانہ مری روح نکلتی تن سے
تو جو اوس شمع تجلی سے لگاتے جاتے
اک نظر دیکھتے ہی روے محمدؐ کی ضیا
غش پہ غش حضرت یوسفؑ کو ہیں آتے جاتے
ہے وہ صحراے جنون آپکے دیوانوں کا
حضرت خضر جہان ٹہوکریں کہاتے جاتے
ایسا محبوب ہوا کون کہ اُمت کے لئے
روٹہتے آپ تو اللہ مناتے جاتے

طور اے حضرت موسیٰ نہ کبھی جل جاتے

آپ آنکھون مین جو سرمہ نہ لگاتے جاتے

صف محشر مین اٹھی بحضور سرور ے

نعت پڑھ پڑھ کی یہ شہرت کی سناتے جاتے

غزل

فرض خدا ہے کیون نہو الفت نماز کی

قرآن مین کی ہے حق نے ہدایت نماز کی

جو بے نماز ہوتا ہے چالیس گام تک

اولٹا گھسیٹتی ہے شریعت نماز کی

ہو وست بستہ وصف غفور الرحیم مین

کھولو زبان کو باندھ لو نیت نماز کی

ہوتا نہین ہے کچھ بھی اثر بے نماز کو

تاکید جا بجا ہے نہایت نماز کی

غلمان و حور کوثر و تسنیم میوہ جات
یہہ ساری نعمتین ہین بدولت نماز کی

ہے اس خوشی کی دہوم کہ خالق سے ہے وصال
بجتی ہے پانچ وقت جو نوبت نماز کی

جنت بنے گی قبر بھی اکبر نماز سے
آئیگی بن کے حور کی صورت نماز کی

غزل اکبر

بھر دے کوئی چھلکتا ساغر شراب والے
ہوجائین جسکو پیکر بیتاب تاب والے

ہوجائے مہربانی کب تک یہہ لن ترانی
اب تو نقاب اٹھا دے رخ نقاب والے

کرتے ہین تیری سمرن لیتے ہین نام تیرا
دید و پران والے چارون کتاب والے

سجدہ کروں صنم کو یا سنگِ کعبہ چوموں
ہر شئی میں شان تیری ہو او حجاب والے
ڈھونڈا تو کھو گئے ہیں پایا تو ہو گئے ہیں
بیہوش ہوش والے بیتاب تاب والے
ابتو صنم کے در پہ سجدہ کرینگے اکبر
جنت میں جو مزے ہیں لوٹیں ثواب والے

غزل جدید

نکلے ہی میرے منہ سے جسوقت یا محمدؐ
کہتے ہیں سب ملایک صل علیٰ محمدؐ
مرنے میں ہو حلاوت گر وقتِ نزع یارو
یا خدا ہو دلمیں لب پہ ہو یا محمدؐ
صدمہ دکھا رہی ہے یہ ہند کی سکونت
روضہ پہ اب نے مجھکو جلدی بلا محمدؐ

دل تلملا رہا ہے آنکھیں ترس رہی ہین
جلوہ دکھادے مجکو بہر خدا محمدؐ

سب مشکلین ہون آسان اکدم مین عاصیونکی
محشر مین جبکہ ہونگے مشکل کشا محمدؐ

صل علیٰ کا نعرہ عرشِ علا پہ پہنچا
جب لوح پر قلم سے حق نے لکہا محمدؐ

شیطان کی رہبری کا کھٹکا نہین ہے ذرا بہا
رہبر مرا خدا ہے اور رہنما محمدؐ

مرکر بھی مجھکو حاصل ہو لطف زندگانی
ملجائے بہر مدفن کوچہ ترا محمدؐ

ممدوح کبریا ہو موصوف انبیا ہو
بیتاب لکھ سکے کیا تیری ثنا محمدؐ

غزل

تباتیری تسلی اے دل ناچار کیونکر ہو
بلائین گر نہ حضرت حاضر دربار کیونکر ہو
مدینہ کی ہوس نے کردیا پامال راحت کو
گذر اب ہند مین یا سیدِ ابرار کیونکر ہو
کہان مین اور کہان وہ سرزمین شیر یثرب بطحا
نہ چاہین وہ تو مجھ مین طاقت رفتار کیونکر ہو
مین خود ڈرتا ہون نالون سے حرم مین شور برپا ہو
ٹھکانا ہو اگر اپنا پس دیوار کیونکر ہو
کسی قابل نہ اے ممتاز رکھا ہجر حضرت نے
جو دیر صدمہ ہو پھر خوب اشعار کیونکر ہو

غزل

پڑھو صلوٰۃ ذکر احمد مختار ہوتا ہے
سراپا گوش ہو جاو بیان یار ہوتا ہے

ظہور ذات پاکِ احمدِ مختار ہوتا ہے
احد کا میم کے پردہ مین اب اظہار ہوتا ہے

درِ مقصود بہر لو دامنِ امّید پھیلا ؤ۔
کشادہ اب درِ گنجینۂ اسرار ہوتا ہے

ملک حور و پری جن و بشر آتے ہین سُننے کو
جہان ذکر جناب سیّد ابرار ہوتا ہے

خدا صبح و مسا رہتا ہے بندیکی اُلفت مین
حبیب خالق اکبر سے جسکو پیار ہوتا ہے

خدا آتا ہے خود ہو کر خریدار و نکی صورت مین
مرے یوسفؑ کا جب سودا سر بازار ہوتا ہے

خدا کے واسطے یارو مدینے لیچلو مجھکو
سُنا ہی وان علاج عاشق بیمار ہوتا ہے

رہے کوچہ مین سرگردان کہ حاضر ہو تیرے در پر
گدا کے واسطے کیا حکم ای سرکار ہوتا ہے

مدد کا وقت ہی آؤ نگیوں آ گئے صاحب
شہ دین گرم اب ہنگامہ تکرار ہوتا ہے
مین صدقے عالم رویا مین وہ تشریف لائے ہین
نثار دل حزین طالع مرا بیدار ہوتا ہے

غزل

نہ ہون فرقت سے ہم بیتاب یا محبوب سبحانی رضی
جو دیکھون روئے عالمتاب یا محبوب سبحانی رضی
یہ ہے ادنی کرم آب وضو سے کر دیا تو نے
درخت خشک کو شاداب یا محبوب سبحانی رضی
مددگار ضعیفان چارہ ساز دردمندان ہے
لکھون کیا تیرے مین القاب یا محبوب سبحانی
گروہ اولیا مین سب سے تو اعلی و افضل ہے
ثنا کی تیری ہم کو تاب ہے یا محبوب سبحانی رضی

مین ہون مشتاق شدت سے مجھے دیدار اقدس کی
پلا دیجے مجھے شراب ناب یا محبوب سبحانی

تو شاہ اولیا ہے تابع و محکوم ہین تیرے
سبھی اوتاد اور اقطاب یا محبوب سبحانی

تمنا ہے ظہیری کی رہین شادان سدا خرم
اعزا سب اور احباب یا محبوب سبحانی رضؓ

تمام شد

فہرست کتب میلاد شریف وغیرہ

مولود سرور	۵ر	مولود خاطر	۵ر	گنجینہ اسرار نقی	۳ر
بہار جنت	۴ر	غنچہ نوبہار	۴ر	مولود عزیزی	۹ر
تحفہ رجبی	۵ر	گلدستہ عطار کامل	عہ ر	واقعات کربلا ہر حصہ	۹ر
مولود پنجتن	۲ر	دیوان مضطر	۴ر	زیور ایمان	۷ر
محفل خواجہ مولود نقشبندیہ	۶ر	غنچہ عطار کامل	۱۲ر	فردوس نقی	۵ر
لکار عین	۵ر	باغ خیال اکبر	۴ر	باغ کلام اکبر	۴ر
مولود محمدی	۴ر	کرامات غوثیہ کامل	۶ر	رحمت الرحیم	۲ر
نعت ہی نعت کامل	۶ر	مجموعہ شہادت	۵ر	فردوس کا گجرا کامل	۱۲ر
جلوس معراج	۳ر	گلزار نقی کامل	عہ ر	تحفہ سراج	۲ر
ریاض شاداب	۸ر	دیوان اکبر	۶	پھولوں کا ہار کامل	۸ر
پھولوں کا گجرا کامل	۸ر	اظہار عشق کامل	عہ ر	بوستان وارث الانبیا	۳ر
عطائے خواجہ	۴ر	گلزار خوشتر	۴ر	گلدستہ کرامات	۲ر
سرور القلوب	۸ر	مولود محمدی	۲ر	موج کوثر	۴ر
چراغ ایمان	۲ر	صبح ازل شام ابد	۲ر	ذخیرۃ العقبیٰ	۳ر
قصہ دائی حلیمہ	۰ر	ناصر العاشقین	۱ر	مشکبو نعت	۱ر
نور نامہ کلاں	۰ر	روضہ رضوان	۱ر	گلستان نعت	۱ر

بلائیں دہن حوریں جنت بجرے
ہیں جن کے گبتر ایمان لائے

فردوس کا گجرا

عرف

تحفہ لغت

حصہ سوئم

مولفہ حافظ فیض اللہ بیگ سلاجوانی

ابوالعلائی پریس آگرہ

فی جلد ۳؍

ھو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فردوس کا گجرا

حصہ سوم

حمد

کروں کس زباں سے تری ثنا تری شان جلّ جلالہٗ
ہمہ صفت ہو تو اے خدا تری شان جلّ جلالہٗ
ترے کُن سے کون و مکاں بنا ترے نور سے یہ جہاں بنا
یہ ظہور تیرا ہے ماسوا تری شان جلّ جلالہٗ

تو کریم ہیں و غفار ہے تو رحیم صاحب از ہے

در جود تیرا ہے سب پہ وا تری شان جل جلالہٗ

تری ہر صفت کو کمال ہے تری ذات کو نہ زوال ہے

تری ابتدا ہی نہ انتہا تری شان جل جلالہٗ

جو حدوث پہلے قدم میں تہا وہ قدم ہے اب تو حدوث میں

یہ الٹ پلٹ ہی تو ہے سبھی ترا تری شان جل جلالہٗ

تو ہی شاہِ حسن تمام ہے ترا یوسف ادنیٰ غلام ہے

تو بہی مجھے بھی حسن وہی دکھا تری شان جل جلالہٗ

غزل

کہتا تہا خدا دل میں نہ گھبرائے محمد

بخشوں میں انہیں کو جسے فرمائے

بخشی گئی آدم کی خطا دم میں اوسی دم

جو قت توسل وہ ترا لائے

غضبانی طوفان سے امان نوحؑ نے پائی

کیا جوش پہ تھا بحر عطاہائے محمدؐ

جبریل محمد ہے حریم عرش تارا

اور ماہِ فلک نور تجلائے محمدؐ

جبریل محمدؐ سا نہین کوئی پیارا

پوری نہ کرون کیون مین تمنائے محمدؐ

کہدو کہ بہت جلد محبت کی کشش سے

اس خلوت وحدت مین چلا ئے محمدؐ

اک ایک کو بخشون گا سر عرصۂ محشر

امت کی خطاؤن سے نہ شرمائے محمدؐ

غل ہوگا یہہ محشر مین کہ ای امت عاصی

دیکھو وہ شفاعت کے لئے آئی محمدؐ

فرمائیگا محشر مین کریمی سے یہہ مولا

چاہے جسے فردوس مین لیجائے محمدؐ

مرقد کے عذابون سے امان بعد فنا ہو
تحریر کفن پہ ہون جو اسمائے محمد

ہو بعد فنا لب پہ خدا الکلمۃ طیب
اور دل مین بھرا شوق تمنائے محمد

مرقد مین نکیرین سنائین گے یہ مژدہ
شیدائے محمد وہ نظر آئے محمد

قمری شجر و پہ کہتی تھی جلالی
شمشادِ جنان ہے قدِ زیبائے محمد

غزل

در مصطفٰے اسنگ موسیٰ نہین ہے
کہ یان عرش ہے طور سینا نہین ہے

چلو وادئے عشق مین پابرہنہ
یہہ جنگل نہ ہے جسمین کانٹا نہین ہے

گجا سیر احمد کجا سیر موسیٰ

یہان چرخ نیلی ہے دریا نہین ہے

عرب مین عجم مین زمین پر فلک پر

کہان آپ کا بول بالا نہین ہے

خدا کی طرح وہ بھی ہے نور یکتا

نظیر اوسکی کیا جسکا سایا نہین ہے

قیامت مین دون کسطرح چھوڑ دامن

کہ اس بھیڑ مین کوئی میرا نہین ہے

یہہ کہتی تھی معراج شہ کی بلندی

کہ عالم کوئی اس سے بالا نہین ہے

کہے کوئی معراج کے منکرون سے

قمر اُسکا نقشِ کفِ پا نہین ہے

کہان روے احمد کہان ماہِ تابان ٭

یہہ وہ حُسن ہے جسمین دھبا نہین ہے

محمد مین بھی ہے جلوۂ روئے احمد
ان آنکھون کے آگے اندھیرا نہین ہے
نظر والے کھولدے چشم دل کو۔
یہان کام زاغ بصر کا نہین ہے
رکھون کس سے امید الطاف شاہا
بجز آپ کا کوئی اور مولا نہین ہے

غزل جلالی

آنکھون سے دل مین آیا جس وقت نور تیرا
ایمان نے ہو کے روشن دیکھا ظہور تیرا
پروانہ وار ارمان مین جان و دل سے قربان
ہے مثل شمع تابان سینے مین نور تیرا
آئی نظر تجلی انوار کم یتزل کی
قندیل بنکے اترا جب دل مین نور تیرا۔

انوار تیرے دل مین دیکھین گے آنکھہ والے
اندھون پہ خاک ہوگا ظاہر ظہور تیرا

ہے خوب بے نیازی ہے خوب کارسازی
پایا ہر ایک شئے مین ظاہر ظہور تیرا

کرتا ہے اپنی ہستی ناپید ہو کے پیدا
پائے نہ کیون یہ شیدا قرب و حضور تیرا

جب عرش پر تجلی چمکی مہ عرب مین
شرما گیا حیا سے اک دم مین طور تیرا

وحدت کا ہر طرف سے کیون شور و غل نہ اوٹھے
بیٹھا ہوا ہے سکہ نزدیک و دور تیرا

پیکر شراب وحدت بھولا مین خواب غفلت
چھایا مری نظر مین جب دم سرور تیرا

دیکھے نہ تیرے جلوے آئینہ نظر سے
یہہ آنکھہ کی خطا ہے کیا ہے قصور تیرا

دعویٰ ہوا خودی کا جھگڑا مٹا دوئی کا

ہم خاکیون مین آیا جس دم غرور تیرا

عرشِ بریں پہ تیری کرتے تھے حمد احمدؐ

فرشِ زمین پہ خاکی سیکھے شعور تیرا

نظرون مین ہو تجلی دل کو رہے تسلی

دیکھے اگر جلالی آنکھون سے نور تیرا

قصیدہ

محبوبِ نبیؐ مطلوبِ ولی مخدوم علی احمد صابر

مقبول رسول و عزیز علی مخدوم علی احمد صابر

آگاہ رموزِ نہان و عیان دانائے طلسمِ زمین و زمان

حلال نکات خفی و جلی مخدوم علی احمد صابر

سرمایۂ فیضِ فضل نمون گل چین بہار گن فیکون

کشاف دقائق لم یزلی مخدوم علی احمد صابر

ہو کاش طواف نصیب مجھے حاصل ہو یہ لطف عجیب مجھے
ہے کعبۂ کیف تمہاری گلی مخدوم علی احمد صابر

بیتابیٔ دل سے زار ہوں میں واماندہ ہوں اور ناچار ہوں میں
کیوں تم نے خبر سرکار نہ لی مخدوم علی احمد صابر

توفیق ازل ہوئی راہنما ہے محو خیال پاک ضیاؔ
قسمت سے ہوائے نشاط چلی مخدوم علی احمد صابر

مسدس

عشاق جو ہیں احمد مختار تمہارے
بیزار ہیں جینے سے دل افگار تمہارے
رہ رہ کے یہی کہتے ہیں طلبگار تمہارے
ہم گرچہ نہیں قابل دربار تمہارے
کہلاتے تو ہیں بندۂ سرکار تمہارے
اے ہم نفسو کوئی اگر جائے ادھر کو

کہنا شہ دین سے خبر خستہ جگر کو
دیدار کی دولت تو ملی اہل نظر کو
اچھے رہے نزدیک برے جائین کدہر کو
گل ہین تو تمہارے ہین جو ہین خار تمہارے
تہا گرچہ منور مہ کنعان کا ستارا
نور آپکا جب دیدہ یعقوب سے گذرا
وہ کہنے لگے دیکھہ کے یہ صورت زیبا
یوسف پہ تو عاشق تھی فقط ایک زلیخا
یوسف سے ہزارون ہین خریدار تمہارے
پیشانی پہ ابروئے محمدؐ کی ہے تحریر
یا معرکہ بدر مین صمصام کی تنویر
کہتے تہے شجاعان عرب دیکھہ وہ تصویر
مقتل مین جو اُتو نہ ہو ہاتھہ مین شمشیر
بس کرتے ہین دو ابروئے خمدار تمہارے

قم کہنے کی تکلیف اوٹہاتے تھے مسیحا

تب پیرون مین کر پاتے تھے اک مردہ کو زندا

تم چشم زدن مین یہ دکہاتے ہو تماشا

مردہ کو تو زندہ کرو اور زندہ کو مردہ

دو وصف ہین ان آنکھون سے اظہار تمہارے

گو سب سے نرالی ہے ہر اک آن تمہاری

پھر آنکھون مین خالق نے بھری کوٹ کی شوخی

ہر اک کو یہی کہتے ہے مشتاق جسے نظر کی

اک مین ہی نہین تیر نگہ کا تری زخمی

بہتیرے ہین انکی آنکھون کے بیمار تمہارے

اب پھر خدا چھوڑ دے ای پیر فلک جور

ممتاز کو پہنچا دے مدینہ مین تو فی الفور

جا اسکے یہ حضرت سے کرون عرض مین کچھ اور

خاموش نہین قابل مخمس جو کسی طور

کوچہ مین وہ بیٹھے پس دیوار تمہارے

غزل

کیونکر تڑپ تڑپ کے نہ جانکو گنوائین ہم
ہجر نبیؐ کے رنج کہان تک اوٹھائین ہم
وحشت تجھے قسم ہے نہ تو ساتھ چھوڑیو
جب تک نہ دشت ملک عرب دیکھہ آئین ہم
گر دل مین کچھہ نہین رہا باقی غم رسولؐ
آجا تجھے کلیجہ کے اندر بٹھائین ہم
کیا ہمکو ڈر ہے آتش دوزخ سے ناصحا
آنسو کے ایک چھینٹے سے اسکو بجھائین ہم
خاک در رسول ہے ہو گر کہین
ناسور دل کے واسطے مرہم بنائین ہم
تیرے خیال نبیؐ دل سے جب تلک

باہر نہ جائیو کہ جہان سے نہ جائین ہم
گر اور کچھ نہین تو تصور ہی سہی
مر جائین روئے پاک کی لیکر بلائین ہم
صلی علےٰ کا شور قیامت مین ہو بپا
ممتاز جبکہ نعت محمد سنائین ہم

غزل جدید

دیوانہ گیسو کو یہ شوریدہ سری کیون ہے
سوزش پہ زیادہ مرا داغِ جگری کیون ہے
خالق نے بلایا کہان محبوب کو اپنے
ہان سب بشر حیران یہ خیال بشری کیون ہے
بنتے ہین جو جبرئیل نقیب اور کبھی قاصد
کس شاہ کی آمد ہے او نہین در و سری کیون ہے
کیون آتی ہین جو رہن در جنت پہ نکہر کر

اور ریش نہہاتا اور نہیں ملبوس زری کیون ہے
شاداب کیا گریۂ الفت نے کسیکی
جوبن پہ بہارِ گل داغ جگری کیون ہے
کیا گیسوے احمد کو دیا بوسہ بصد شوق
عیسیٰ کو خجل کرتی نسیم سحری کیون ہے
گر وصل کو مانع نہیں قوسین کا پردہ
پھر شوق کو یہ آرزوے پردہ دری کیون ہے
سبزے کی بہارین ہین عیان کیون لب کوثر
تسنیم زلالِ کرمِ حق سے بھری کیون ہے
بیچین کیا الفتِ احمد نے تجھے کیسا
کشفیؔ تو مدینہ کیطرف اب سفری کیون ہے

غزل

ہم بہارِ روضۂ باغ جنان دیکھلے گئے۔

بلبل و گل کا تماشا باغبان دیکھا گئے

شان اور شوکت سواری کی شب معراج مین

چرخ پر عیسیٰ معہ کروبیان دیکھا گئے

قرب حق حاصل ہوا اللہ رے عز و وقار

راز تھے جتنے عیان وہ سب عیان دیکھا گئے

کسکو یہہ رتبہ ملا کسکو شرف ایسا ہوا

راہ آمد جسکی شب قدسیان دیکھا گئے

کیا تجلی تھی تمہارے چہرۂ پر نور کی

جس سے ہم مہتاب کے دل کی کتان دیکھا گئے

الفت شاہ عرب دیکھو تو امت کیطرف

ہر گھڑی ہر وقت حال امتان دیکھا گئے

کچھہ نہ کی شیدا پہ رحمت کی نظر شاہ رسل

چشم گریان سینہ بریان با فغان دیکھا گئے

غزل

محفلِ پاکِ محمدؐ مین جو شامل ہو گا
ہی یقین مجھکو کہ فردوس مین داخل ہوگا۔

کون دن ہوگا کہ اوس روضۂ اقدس کے قریب
جان نثاری کے لئے لوٹتا بسمل ہوگا

جام کوثر کی نہوگی اوسے حاجت اصلا
آپکی چشم مبارک کا جو سائل ہوگا

گور مین ہوگا نہ دھڑکا کوئی اوسکو واللہ
آپکے نامِ مبارک کا جو عامل ہوگا

ہوگا ہرگز نہ عذاب اوسکو بروز محشر
عشق اوس چاند سے رخ کا جسے کامل ہوگا

وہ نہ دیکھے گا کبھی حور کی صورت کیطرف
آپکی تیغ محبت کا جو گھائل ہوگا

جھاڑ لگا پلکون کی جاروب سے خاشاکِ زمین
تیرا اشجہاؔ یہ مدینہ مین جو داخل ہوگا۔

غزل

خیال روئے احمد مین دل اپنا شاد کرتے ہین
ہم اس اجڑی ہوئی بستی کو کیا آباد کرتے ہین

محمد کے ثناگو ہین نہون مقبول حق کیونکر
ترحم کی صدا آتی ہے جب فریاد کرتے ہین

سعادت دونون عالم کی ہمین کیونکر نہ حاصل ہو
ہم اوسکی راہ مین یہ جان و دل برباد کرتے ہین

شراب عشق احمد کا نشہ جب چڑھتا ہی یارو
فلک کی سیر جون جبرئیل آدم زاد کرتے ہین

عرب سے شوکت اسلام یا حضرت نمایان ہو۔
بتان ہند اب ہمپر بہت بیداد کرتے ہین

تصدق ہو کے اذن قد ہو تیرہ اس روح مقید کو
قفس سے اس تن خاکی کے ہم آزاد کرتے ہین

نہو کیونکر تصدق جان و دل سے طائر سدرہ
گذر عرش معلٰے پر یہ آدم زاد کرتے ہین

ہمین واجب ہے طاہر انقیاد امر رسالت پر
کلام حق ہے وہ جو کچھ کہ وہ ارشاد کرتے ہین

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

میرے مالک شافع روز جزا کے واسطے
رحم کر مجھپر محمدؐ مصطفےٰؐ کے واسطے

مغفرت کل ہے وسیلہ وہ رئیس الانبیا
حشر کے دن انبیاؤ اولیا کے واسطے

وہ شفیع المذنبین وہ بادشاہ مرسلین
رہنمائے ہر ضلالت التجا کے واسطے

سر پہ سایہ کرتے تھے ہر دم پرونکو کھولکر
حکم تھا تیرا یہ مرغان ہوا کے واسطے

مانگتے ہین وہ دعائے مغفرت تجھسے وہان
کلمہ گویانِ محمد مصطفےٰ کے واسطے

واہ کیا حور و ملک جن و بشر پیدا کئے
ایک دم مین زینت ارض و سما کیوا سطے

جُز تری ذات معلےٰ بحر یہ دنیا ہی نہ ہم
تو بقا کے واسطے ہی ہم فنا کیوا سطے

نسخہ کار قضا کو تو اگر اجرا کرے
خاصہ ہو زہر کا حاصل دوا کے واسطے

تو نے سامان عیش کے پھر ہم پہونچا دے
حضرتِ ایوبؑ غم کے مبتلا کے واسطے

تو نے کی داؤدؑ کی توبہ قبول اے کبریا
لب ذرا کھولے تھے فریاد و بکا کیوا سطے

تیری رفعت کا مکان و لامکان مین شور ہے
سب مناسب ہے تری شانِ علا کیوا سطے

زیب دیتی ہے خدائی اسے نگہدار جہان

تیری قدرت کے لئے اور تجھے خدا کیواسطے

اے مددگار جہان اس غم مین کر میری مدد

بوالحسن کے بوعلی کے بوالعلا کے واسطے

کسطرح سے ہوان نہ واقف حال عرش برین

آفرین و واہ واہ و مرحبا کیواسطے

غزل

تحریر جب سے وصف کیا ہے حضور کا

ہر دائرے مین حرف کے عالم ہی نور کا

جب شغل نعت احمد مرسل کا مین رکھون

شہرہ نہ کیون ہو دہر مین میرے شعور کا

موزون ہوا جو وصف قد فخر انبیا

مضمون مین نے باندھ لیا کیا ہی دور کا

انسان کو چاہیے کہ کرے عجز ہر گھڑی
منھ سے نہ ایک حرف بھی نکلے غرور کا

موم فراق شاہ میں نکلے زبان سے یہ
اب کیا کروں علاج دل ناصبور کا

شامل رہے گی رحمتِ حق میرے ہر گھڑی
اک عبد پُر خطا ہوں میں ربِ غفور کا

للہ ہو کرم کی نظر اوسکے حال پر
آثم بھی اک جہان میں ہے خادم حضور کا

مخمس

نے کی ختم تم پہ اے شہا پیغمبری
زیبا بھی ہے پائی جو تو نے دو جہان کی سروری
منھ سے ہے خوبانِ جہان تجھ سے کریں گر ہمسری
ای چہرہ زیبائے تو رشک بتانِ آذری

ہرچند وصفت میکنم در حسن زان زیبا تری

ہے کسکو اتنی تاب جو تیرے مقابل ہو ذری

شمس و قمر کو بھی نہین واللہ تجھسے ہمسری

شرمندہ تیرے حسن سے کیونکر نہو حور و پری

تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری

وز ہرچہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

معراج کی شب آپنے جب عرش پر رکھا قدم

تعریف حضرت کی گروہ انبیا مین تھی بہم

روح سلیمان نے کہا اے سید والا ہمم

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

پیدا کیا اللہ نے تجھکو حسین ایسا بشر

صورت ہی تیری یا نبی آئینہ وحدت نگر

نقاش قدرت بھی تجھے کہنے لگا یون دیکھکر

ہرگز نہ آید در نظر صورت زرویت خوبتر

شمس ندانم یا قمر یا زہرہ ویا مشتری

معراجکی شب آپنے کی بات حق سے لا بدی

اس رتبہ پر بھی آپکے دلمین نہ آئی کچھہ خودی

بولا احد احمد سے کب تیری مری خواہی جدی

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

بے شبہہ ہے بیمثل وہ محبوب رب العالمین

وہ خال وہ چین جبین وہ خط وہ زلف عنبرین

اس بات کو مین فخر سے ظاہر کرون کیونکر نہین

صورتگر نقاش چین در صورت یارم ببین

یا صورتے کش اینچنین یا ترک کن صورتگری

جس شان کا تو ہے نبی کوئی ہمین دکھلائے تو

پھر لا مکان پہ بیٹھکر تیری طرح سے جائے تو

محبوب رب العالمین کوئی بشر کہلائے تو
عالم ہمہ یغمائے تو خلق جہان شیدائے تو
آن نرگس رعنائے تو آوردہ رسم دلبری
یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ یا سرہر دوسرا
یا رحمۃ للعالمین یا شافع روز جزا
ہے سرور عاصی کی اب یا شاہ تمسے التجا
خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما
باشد کہ از بہر خدا سوئے غریبان بنگری

غزل

کوچہ میں ترے خاک کا بستر ہے ہمارا
یہ عرش تو محمل ہے وہی گھر ہے ہمارا
طیبہ کی عوض گلشن جنت کو نہ لینگے
مشتاق تمہارا دل مضطر ہے ہمارا

اُمّت مین محمدؐ کی نشان پوچھتے کیا ہو
فردوس مین خیمہ لبِ کوثر ہے ہمارا

دیدار خدا جلوہ احمدؐ ہے نظر مین
کیا عید کا دن عرصہ محشر ہے ہمارا

ہر چرخ کے فلک کہتا ہے دیدار دکھا دے
دن رات ترے کوچہ مین چکّر ہے ہمارا

گر گر کے وہان سجدہ یہی عرض کرینگے
یہہ در ہے حضور آپکا یہہ سر ہے ہمارا

جنت مین کہین دیکھہ کے پڑھتے ہوئے نعتین
فرمائین وہ ہنس ہنسکے تو اکبر ہے ہمارا

غزل

دونون جہان کے سلطان آجا
لیکن ہمارے ارمان آجا

پیش الٰھی بخشش کا میری
کچھ بھی نہین ہے سامان آجا
یارب بھلی کہدے خدا سے
سب بخشوادے عصیان آجا
خورشید محشر سے جل نہ جائین
پھیلا دے سر پر دامان آجا
در پر لگی ہین آنکھین ہماری
آجا حبیب سبحان آجا
دل بھی ہمارا گھر ہے خدا کا
عرش برین کے مہمان آجا
اُمت شہ سے حورین کہین گی
کیا سج رہے ہین والان آجا
اکبر سے یارب فرمائین حضرت
آجا سنا جا دیوان آجا

غزل

آنکھون مین روشنی ہے محمدؐ کے نور کی
بجلی چمک رہی ہے نگاہون مین طور کی

جنت مین ایک شعر پہ ملتا ہے ایک بیت
لکھے جو نعت شافع یوم النشور کی۔

یارب سیاہ کار ہون بہر حسنؓ حسینؓ
تربت مین روشنی ہو محمدؐ کے نور کی

آیا ہون تیرے در پہ مسافر تھکا ہوا
ہر استخوان سفر نے مری چور چور کی

اکبر کیا سوال جو منکر نکیر نے
وو لگا سر فراز دوہائی حضورؐ کی

غزل

سوتے مین نبیؐ کا مجھے جلوہ نظر آیا
شیدا کو خدائی کا تماشا نظر آیا

جبریلؑ نے شہ سے کہا اب تاب نہین ہے
معراج مین جب عرش معلی نظر آیا

عشاق نے آنکھو ںمین محبت سے جگہہ دی
نعلین مبارک کا جو نقشا نظر آیا

خوش ہو کے پڑہا صلّ علےٰ نام نبیؐ پر
آنکھون کو مدینہ مین جو روضہ نظر آیا

دل مین مرے اندوہ و مصیبت کی تہی انبار
سب دور ہوے جب در والا نظر آیا

پردہ جو اوٹہایا تو کہلا راز احد کا
احمدؐ مین فقط میم کا پردا نظر آیا

طالب نظر غور سے عالم کو جو دیکھا
ہر ایک طرف شاہ کا شیدا نظر آیا

غزل

جسوقت کرون دہیان نظر آئے مدینہ
یون خانۂ دل مین مرے بس جائے مدینہ

ہے تیرے سوا کوئی نہین مونس و غمخوار
کر آکے مدد اے مرے مولائے مدینہ

عالم مین مرا جی نہین لگتا ہے خدایا
ہرجائی بنا دیکھہ کے ہرجائے مدینہ

ملجاتا ہے ڈہونڈہے سے بلاریب خدا ہی
کچھہ دور نہین مجھکو جو ملجائے مدینہ

ہر لب کو زمین بوس کی بیحد ہے تمنا
ہر سر کو ہے ہو نہین جبین آسائے مدینہ

ہون روضۂ انور سے منور کہین آنکھین
اللہ کسی راہ سے دکھلوائے مدینہ

وہ پاؤن نہین جو نہ تہکین اوسکی طلب مین
کیا سر ہے وہ جسمین نہین سوداے مدینہ

سودا ہو جسے شہ کے تعشق کا دل زار
ہر شام و سحر اوسکو نظر آے مدینہ

یہہ حسرت و افسوس رہا دلکو ہمیشہ
طالب نہ ملا مجھکو کبھی ہاے مدینہ

غزل

یہہ رسول رب جلیل ہے جو مکین عرش علی بنا
وہ مکان بنا یہ مکین بنا جو بنا سر صل علا بنا

کہا کن وہ خالق دوسرا جو نہان تہا ہو گیا ظاہرا
جو بنا بنا سو بنا بنا نہین اور کوئی نیا بنا

تہا وجود عالم نور کا تہا وہ نور رب غفور کا
نہ تہا عکس جسم حضور کا وہ تمام ظل الہ بنا

مرے دل میں ایسی امید ہے یہ امید کیا ہی سعید ہے

ملی جبکہ روضہ کی دید ہے پڑھوں مدح تازہ بنا بنا

مجھے رحم حشر کا کیا ہے غم ترے حامی ہیں وہ شہ امم

کروں جب تلک کہ ہے دم میں دم نئی مدح تازہ ثنا بنا

غزل

مسیحا کب ترے اعجاز کے افسونکو پاتا ہے

وہ لب سے زندہ کرتا ہے تو ٹھوکر سے جلاتا ہے

کرو تم اب مسیحائی مسیحائے جہاں میری

کوئی لمحہ گذرتا ہے کہ میرا جی یہ جاتا ہے

نہ مثل موسیٰ جلوہ کی مجھے خواہش رسول اللہ

ترے قدموں پہ دم نکلے یہی جی میں سماتا ہے

خبر مجھکو نہیں دنیا و ما فیہا کی اے شاہا

نہ میخانہ سے الفت ہے نہ ساغر مجھکو بھاتا ہے

اگر سوجاتا ہون غم مین کبھی مین مخبر عالم کے
تصور کان مین تکبیر غم کہکر سناتا ہے
جناب حضرت ناسخ کا ہون شاگرد ای بسمل
گل مضمون مرا ہر پھول پر رنگت جماتا ہو

غزل

کفر و اسلام ترا کعبہ کلیسا تیرا
ہان ہر اک رنگ مین موجود ہی جلوہ تیرا
فرش سے تا بہ فلک سبکو ہی سودا تیرا
دیکھتا ہون جسے وہ دل سے ہی شیدا تیرا
سیکڑون غرق ہوئے فکر کے دریا مین مگر
نہوا راز کسی شخص پہ افشا تیرا
چشم دل کھول کے جب غور سے دیکھا تجھکو
نہ ہی نور ہر اک سو نظر آیا تیرا

شکر صد شکر کہ دی دولت ایمان ہمین
ہو یہہ احسان ادا کس سے خدایا تیرا
کہین معبود بنا اور کہین عبد بنا
یہہ نئے رنگ کا دیکہا ہے تماشا تیرا
گر نہ رسوائے جہان مجہکو برائے احمدؐ
نام مشہور ہے ستار خدایا تیرا

غزل

تصور جسگہڑی آیا معین الدین چشتی کا
جمال پُر ضیا دیکہا معین الدین چشتی کا
ہو کونین کا کیون فخر مجہکو ہمدم حاصل
مجہے کہتے ہین سب بردا معین الدین چشتی کا
کرین جنت مین سر اونچا نہ طوبیٰ شرم سے اپنا
اگر دیکہے قد رعنا معین الدین چشتی کا

ہے پایہ پست اوسکے روبرو جم کا سکندر کا
جو ہے ای ہمدمو بروا معین الدین چشتی کا
خداوند جہان مجھکو برائے احمد مرسل
نظر آئے کہین روضا معین الدین چشتی کا
نہ گلزار جنان پر فخر اسکے جو رو کرو ہر گز
ہے بہتر خلد سے کوچا معین الدین چشتی کا
تمنا ہے کہون محشر کے دن پیش خدا خاقان
مجھے کہتے ہین سب شیدا معین الدین چشتی کا

غزل

اجمیر کے باشی خواجہ پیا موری پار لگادو ناو ریا۔
جل تھل ندیا گھیرے جیا موری پار لگادو ناوریا
ہے باپ نیا ایسی بھری جیو جوکھم سے سدھ بدھ بسری
کہ جگ کے ولارے آکے دیا موری پار لگادو ناوریا

منجدھار مین جیکر کہاوت ہون کا ہیت ہی بدن مین ڈوبتہ ہون

طوفان بلا سے ہے بچا موری پار لگا دو ناوریا۔

تم ساقی کوثر کے پیارے شبیر و شبر کے پیارے

ملاح ہے تم بن کون ایسا موری پار لگا دو ناوریا

مین صدقے تورے قربان تورے خواجہ جی پڑون پیان تورے

بل بل جاؤن ہو جاؤن فدا موری پار لگا دو ناوریا

اے خواجہ معین الدین چشتی توری آس سہے نگری سگری

لے جلد کھیر پار لگے جیا موری پار لگا دو ناوریا۔

ہے سارے جگت مین راج تورا ہے نام غریب نواز تورا

دکھلاؤ نگاہ عطا کی ذرا موری پار لگا دو ناوریا

تم نور نگاہ حیدرؓ ہو تم لخت دل پیغمبرؐ ہو

عثمان کے دلارے معین پیا موری پار لگا دو ناوریا

رو روت ہے تجمل ہو کے حزین تم بن مورا حامی کوئی نہین

سلطان الہند حبیب خدا موری پار لگا دو ناوریا

غزل

روضے سے خواجہ جی کے جلوے نکل نکلکر
کہتے ہین اہل دل سے دیکھو سنبھل سنبھل کر

بیٹھے ہین ہم اگر ہند لولی کے در پر
کیون چرخ دیکھتا ہے آنکھین بدل بدل کر

اجمیر کے چمن کی چلکر بہار دیکھین
جنّت سے ٹھہر رہی ہین حورین نکل نکل کر

محروم اپنے در سے خواجہ نہین پہراتے
لیتے ہین مقصد دل سائل مچل مچل کر

تیر نگاہِ خواجہ کہاتے ہین ہم جگر پر
کس شوق سے تجلی ہیو بدل بدل کر

غزل

زباں سے نعت لکھنے میں جو نام مصطفیٰ نکلے
صریر کلک سے صل علیٰ صل علیٰ نکلے

تڑپ کر اے دل بیتاب تو آگاہ کر دینا
ادھر سے جب مدینے جانیوالا قافلا نکلے

وہی ہے اہل دل اور ہے وہی اللہ کا بندہ
کہ جسکے ہر نفس سے یا محمد کی صدا نکلے

یہ حسرت ہے کہ میں جی بھر کے دیکھوں جلوہ احمد کا
الٰہی وہ بھی دن ہو گا جو دل کا حوصلہ نکلے

مرے اشعار میں ہے صاحب معراج کی مدحت
فرشتوں کی زباں سے کیوں نہ ہر دم مرحبا نکلے

ہمیں دنیا سے کیا مطلب عدم کے رہنے والے ہیں
ادھر ہم بھی تلاش جلوہ احمد میں آ نکلے

ہوئی کافور عالم سے اوسی دم کفر کی ظلمت
حجاب نور سے جسدم محمد مصطفیٰ نکلے

کرون اوسکے قدم کی خاک کو کحل البصر اپنا
کوئی زائر مدینے کا جو اس جانب کو آنکلے
ابد کے دل کو دھڑکا ہے سوال قبر کا حضرت
نہین معلوم کیا کہنے کو جا ہون منہ سے کیا نکلے

غزل

محفل ثنائے روئے پیغمبر سناتا ہون
مثال آئینہ ہر ایک کو حیران بناتا ہون
خدا ہے شیفتہ جسپر محمد نام ہے جنکا
زہے قسمت اونہین کا شیفتہ مین بھی کہاتا ہون
پڑہو ملکے درود اے حاضران محفل مولد
تمہین اب ذکر مین مولود احمد کا سناتا ہون
کوئی اونپر فدا کرتا ہے مال و زر کوئی زیور
مین نقد دل سترہ کو نہین ہر اپنا لٹاتا ہون

شتاب ہم وصف شاہ انبیا عشاق احمد کو
مین کے ہل مجلس محفل مولد مین جاتا ہون
مرے دیوان مین ہے تحریر خاقان مدحت احمد
اسی باعث اسے آنکھون مین اپنے لگاتا ہون

غزل

خدا کا برگزیدہ ہے معین الدین اجمیری
نبی کا نور دیدہ ہے معین الدین اجمیری
تری تعظیم کی خاطر شب و روز آستانے پہ
سر گردن خمیدہ ہے معین الدین اجمیری
منازل کر کے طے آج سالکو سارے حقیقت کے
بقرب حق رسیدہ ہے معین الدین اجمیری
نسیم صبح گلزار طریقت آپ کے دم سے
مرے دل مین جمیدہ ہے معین الدین اجمیری

ترے اخلاق پر ہے پرتو خلق رسول اللہ
صفت تیری حمیدہ ہے معین الدین اجمیری

اوسی کا دل ہے اسرار حقیقت سے ترے واقف
خدا تک جو رسیدہ ہے معین الدین اجمیری

کوئی کچھ بھی کہے کیا خوف ہے لیکن ترے در پر
خدا کا سر خمیدہ ہے معین الدین اجمیری

غزل

شرف بخش ولایت ہے معین الدین اجمیری
شہ ملک کرامت ہے معین الدین اجمیری

سراپا حق کی رحمت ہے معین الدین اجمیری
محمد کی عنایت ہے معین الدین اجمیری

زمین ہند پر لاکھوں ہوئے پیدا ولی اللہ
تجھے سب پر فضیلت ہے معین الدین اجمیری

وہی ہے مستحق رحمت یزدان دو عالم میں
تیری جسپر عنایت ہے معین الدین اجمیری
ہوا بھی اوس جگہہ کی پا نہیں سکتا کوئی قدسی
وہ تیری جائے رفعت ہی معین الدین اجمیری
رسول اللہ خوش ہے اُس سے اور اللہ ہی خوش ہے
جو تجھسے خوش عقیدت ہی معین الدین اجمیری
کریم خلق ہے تو اور سخی ابن سخی ہے تو۔
کرم کی تیرے شہرت ہی معین الدین اجمیری
حبیب اللہ کا تو بھی ہے ای آل حبیب اللہ
خدا کو تجھسے اُلفت ہی معین الدین اجمیری
بہشتی آستانِ پاک کے سب رہنے والے ہیں
ترا در باب جنت ہی معین الدین اجمیری
ترا خادم ترا بندہ ترا عاشق ترا شیدا
فرگا ہو خوش عقیدت ہے معین الدین اجمیری

غزل

کس دلمین عکسِ نبیؐ جلوہ گر نہین
کعبہ نہین وہ جسمین خدا کا گذر نہین

دشمن ہے کون کون ہے مخلص خبر نہین
غیرِ نبی یہان کوئی پیش نظر نہین

ہے جلوۂ جمال احد حُسن مصطفےٰ
دیکھے جو آنکھون سے یہ مجال بشر نہین

کیونکر نہ اسکو کعبۂ اقدس پہ فضل ہو
وہ چیز ہے مدینہ مین جو عرش پر نہین

دیکھی ملک نے صورت حقی جو آپ کی
بولے حضور شکل بشر ہین بشر نہین

ہر وقت نشہ بادۂ عشق نبیؐ کا ہے
کیا ہم شراب ناب حقیقت مین تر نہین

مجموعۂ صفات کمال آپ کی ہے ذات

دنیا مین آپ سا کوئی ہرگز بشر نہین

یہ محو ہون نظارۂ رخسار پاک مین

آنکھین کھلی ہین دیکھ رہا ہون خبر نہین

خوشبوئے خاک پاک مدینہ سونگھا صبا

مطلوب ہمکو بوئے عبیر واگر نہین

سب چھوڑ جائین گے اسے سلطان ہو یا گدا

دنیا کسی کے واسطے رہنے کا گھر نہین

اکبر چلو مدینہ محبوب کی طرف

کب یہہ سفر وسیلۂ فتح و ظفر نہین

غزل

امید شفاعت ہے رسول عربی سے

مکی مدنی ہاشمی و مطلبی سے

کسطرح قلم سے ہو رخ پاک کی توصیف
نسبت ہے بھلا کیا حبشی کو حلبی سے
گاہے تو احد بنگیا اور گاہ تو احمد
حیران ہون مین اے شاہ تری بو العجبی سے
جب آیا در پاک پہ تب سر کے بل آیا
جبرئیل نے رکھا نہ قدم بے ادبی سے
خاطر ہے مری ہند مین رہنے سے پریشان
یہہ عرض کرو جا کے رسول عربی سے
للہ مجھے شربت دیدار پلا دو ۔ ۔ ۔
جان آئی ہے ہونٹوں پہ مری تشنہ لبی سے
کیا ہمسے ہو قربان صفت باغ مدینہ
لب بند ہوئے جاتے ہین شیرین رطبی سے

غزل

تمہیں ہو جو کہ شاہ و گدا غریب نواز
تمہیں کو کہتی ہے خلق خدا غریب نواز

بہت دنوں سے مرے دل میں شوق رہتا ہے
حجاب رخ سے اٹھا دو ذرا غریب نواز

وہیں مدد کے لئے آ گئے معین الدین
زبان سے مری نکلا جو یا غریب نواز

جفا کشیدہ ہوں مظلوم ہوں غریب ہوں میں
ادھر بھی ایک نگاہ عطا غریب نواز

خدا کے واسطے ہو چرخ بلند پر چمکا دو
ہوا ہے پست ستارا مرا غریب نواز

تڑپ تڑپ کے یہ گویا دل فدا ہے مدام
بلا دو پھر اسے اجمیر یا غریب نواز

غزل

تپ فرقت سے ہوں مضطر معین الدین اجمیری

دکہا دو چہرۂ انور معین الدین اجمیری

سرور جان پیغمبر معین الدین اجمیری

حبیب خالق اکبر معین الدین اجمیری

ہوا مت کے تمہیں رہبر تمہیں حسنین کے دلبر

دل و جان ساقی کوثر معین الدین اجمیری

ملایک سجدہ والا ہیں اگر وجد کرتے ہیں

تمہارا وا خط حسن سنکر معین الدین اجمیری

تمہاری ذات اقدس کو دیا یہ رتبہ خالق نے

ولیوں کا کیا افسر معین الدین اجمیری

تری رحمت کا دریا جوش پہ ہو خدا آئے

ہو کشتی کو مری لنگر معین الدین اجمیری

میں ہوں بیچین اور مضطر تصدق دلسے ہوں تمپر

بلالو آستانے پر معین الدین اجمیری

بتاؤ تو کہاں جاؤں کہاں سے مدعا پاؤں
تمہارا چھوڑ کر اب در معین الدین اجمیری

خدا کے سامنے فرد عمل کیا لیکے جاؤں گا
میں ہوں حیران اور ششدر معین الدین اجمیری

مریض درد فرقت ہوں شہریار تیغ الفت ہیں
ترحم کیجئے مجھپر معین الدین اجمیری

تمنا ہے یہ مخزون کی کہ میرا دم نکل جاے
تمہارا نام لے لیکر معین الدین اجمیری

غزل

اگر اے دل تو ہے شیدا معین الدین چشتی کا
نہ ہرگز چھوڑ دروازہ معین الدین چشتی کا

بہت خواہاں تہا دل میرا معین الدین چشتی کا
نظر آیا ہے کیا جلوا معین الدین چشتی کا

شراب معرفت کی کیفیت پوچھے کوئی مجھ سے
کہ دل میرا ہے متوالا معین الدین چشتی کا

گلستان دو عالم کی نہ پیدایش نہ کیونکر ہو
بنا سرو قد رعنا معین الدین چشتی کا

قمر برج اسد کا ہے ضیائے چشم زہرا کی
بیان ہو مجھ سے کیا رتبا معین الدین چشتی کا

چلو بغداد کو احمد اگر شوق زیارت ہے
کہ واں ہے جلوہ گر روضا معین الدین چشتی کا

غزل

تم کل کے دستگیر ہو یا پیر غوث اعظم رض
بے مثل بے نظیر ہو یا پیر غوث اعظم رض

مفلس کی عرض کیجے للہ یا امیر
خالق کے تم مشیر ہو یا پیر غوث الاعظم رض

ہووے رہائی نار سے بیشک اوسے حضور
جو آپکا اسیر ہو یا پیر دستگیرؒ

روشن ہے تم پہ راز خدائے علیم کا
تم صاحب ضمیر ہو یا پیر دستگیرؒ

فریاد میری سنئے برائے خدا خدا
عالم کے دستگیر ہو یا پیر دستگیرؒ

اللہ و مصطفےٰ و علیؓ و حسنؓ حسینؓ
ان سب کے دلپذیر ہو یا پیر دستگیرؒ

بیشک در حضور کا ادنیٰ فقیر ہے
گو لاکھ وہ امیر ہو یا پیر دستگیرؒ

سارے جہان مین ہے بخشش کی آپکی
وہ صاحب سریر ہو یا پیر دستگیرؒ

غزل

غشی مین کیون ہے یہ شیدا معین الدین چشتی کا
نظر آیا ہے کیا جلوا معین الدین چشتی کا۔
مری آنکھون کو ہے لپکا معین الدین چشتی کا
دکہاوے ایخدا چہرا معین الدین چشتی کا
ولایت مین کرامت مین عبادت مین ریاضت مین
ہوا ہے چار سو شہرا معین الدین چشتی کا
زمین ہند کو اے آسمان جسنے کیا روشن
وہ رشک مہر ہے چہرا معین الدین چشتی کا
فرشتون سے نبی پوچھین گے کیا یہ ہی نبی کوئی
گذر جب حشر مین ہوگا معین الدین چشتی کا
مین بندہ ہون مین خادم ہون مین عاشق ہون مین شیدا ہون
معین الدین چشتی کا معین الدین چشتی کا
تری صنعت کے ای دست قضا مین جا نثار قربان ہون
کہ کہنچا آنکہ مین نقشا معین الدین چشتی کا

حقیقت کھل گئی ساری خدائی کی فدا مجھ پر
کیا جب عشق نے بندا معین الدین چشتی کا

غزل

یا خواجہ معین الدین چشتی سلطان الہند غریب نواز
یا واقف راز خفی و جلی سلطان الہند غریب نواز
آگاہ ہو میرے حال سے تم گم کردہ خرد ہوں ہوش ہیں گم
دشمن ہیں پئے آزار دلی سلطان الہند غریب نواز
فریاد نہیں ہے ہائے میری تکلیف سہی کیسی کیسی
ہو داد طلب کی دادرسی سلطان الہند غریب نواز
منہ عیش و طرب نے پھیر لیا دن رات کے غم نے گھیر لیا
سب دور ہوں میرے رنج دلی سلطان الہند غریب نواز
سینہ ہو مرا خمخانہ عشق دل اور جگر پیمانہ عشق
اے عاشق راز خدا و نبی سلطان الہند غریب نواز

لائی ہے مجھے امید و کرم اس خاک کی اجمیر کی قسم
آیا ہون پئے حاجت طلبی سلطان الہند غریب نواز

کیا میری زبان کیا میرا بیان مین ہیچمدان تمپر قربان
کہتے ہین ملک یہ تمسکو سبھی سلطان الہند غریب نواز

یہہ داغ کہان تک رنج سہے تمسے نہ کہے تو کہو کس سے
تم آل نبیؐ اولاد علیؓ سلطان الہند غریب نواز

غزل

تری فرقت ہون بیمار یا خواجہ معین الدین
نگاہ لطف کر اکبار یا خواجہ معین الدین

شہ ملک ولایت ہو مہ چرخ سعادت ہو
حبیب خالق غفار یا خواجہ معین الدین

لبون پر مردم دیدہ کے جاری ہے یہی کلمہ
عطا ہو آپ کا دیدار یا خواجہ معین الدین

مرے ورد زبان ہر دم تمہارا اسم اعظم ہو
وظیفہ ہے یہی درکار یا خواجہ معین الدین

ادہر بھی اک نگاہِ لطف ہو صدقہ ولایت کا
کہ ہون مین عاجز و ناچار یا خواجہ معین الدین

غزل

مجھکو دکھلا اپنا جلوہ یا معین الدین حسن
ہون بہت مشتاق تیرا یا معین الدین حسن

بو تری ہر گل مین ہے ہر برگ مین تیرا ہے رنگ
بلبل گلشن ہے گویا یا معین الدین حسن

یہہ خم ابرو ہے محراب صلوٰۃ العاشقین
کرتے ہین عشاق سجدہ یا معین الدین حسن

مدعا حاصل ہوا نام خدا کیا نام ہے
جب زبان پر میری آیا یا معین الدین حسن

خود پرستی سے مجھے مرشد پرستی ہو نصیب

ہے یہی حق سے تمنا یا معین الدین حسن رض

کیا بلند اللہ اکبر ہے تیرا ذکر رفیع

ہے فرشتون مین یہ چرچا یا معین الدین حسن رض

پھر خدا کو بڑھ چلا ہے شوق دیدار ضریح

پھر آ سنے اجمیر بلوایا معین الدین حسن

غزل

پلا کر بادۂ وحدت کا مجھکو کوئی پیمانہ

بنا دو اے مرے خواجہ مجھے بھی اپنا مستانہ

نہین دیکھا جو وہ شمع جمال خواجۂ اجمیر

جلا کرتا ہون سوز غم سے ہر دم مثل پروانہ

خیال زلف نے فرقت مین دکھلائی پریشانی

دکھا دو روئے تابان اپکا ہون مین بھی دیوانہ

مرے گھر جلوہ افزا ہی کے خواجہ ہا ہونگے کب یارب
نہین معلوم کب ہوگا مرا پر نور کاشانہ
جو کچھہ دل پہ تحمل کے ہے صدمہ تجھ پہ روشن ہے
سوا تیرے سنائے کس کو جا کر اپنا افسانہ

غزل

تو اے شوق احمد کہان اٹھ رہا ہے
ہے دل ایک شے کیا یہان اٹھ رہا ہے
نہین کالی گھٹا ئین فلک پر
مرے سوز غم کا دہوان اٹھ رہا ہے
ترا بے وضو نام لیتی ہے اُمت
ادب یا شہ دو جہان اٹھ رہا ہے
غم ہجر شہ مین وہ شوریدہ سر ہون
مرا شور تا لامکان اودھر رہا ہے

بہار گلِ روئے شہ پر فدا ہون
مرے دل سے خوف خزان اٹھ رہا ہے
چہکتا ہے طوطئ نعت محمدؐ
سرِ بزم لطف زبان اٹھ رہا ہے
چھپا سوز عصیان نہ دل مین جلالی
یہ کاریون کا دہوان اٹھ رہا ہے

غزل

تو اے غریب پرور سرتاج اولیا ہے
در کی ترے حضوری معراج اولیا ہے
حسنِ عمل کا جوہر نقشِ پا ہے تیرا
یہ تیری کفشِ پا ہے یا تاج اولیا ہے
ہر ذرہ تیرے در کا ہے آفتاب عرفان
چہرہ ترا چراغ منہاج اولیا ہے

خواجہ غریب پرور سلطانِ ہند والا
افسر ہے اصفیا کا سر تاج اولیا ہے
کیونکر نہ عرض کیجے حاجت کو اپنی اونسے
دونوں جہان ایدل محتاج اولیا ہے
اس در کی جبہ سائی ہے سیر عرش عرفان
اوس نقش پا کا بوسہ معراج اولیا ہے
تیر کمان اگھنت لیتے ہین بوسے اسکے
رضوان کا قلب روشن آملج اولیا ہے

غزل

دلِ مضطر کو ہے ارمان معین الدین اجمیری
دکہا دو اب رخ تابان معین الدین اجمیری
نہین ممکن کہ صورت شفا میری مسیحا سے
مرض وہ کہ ہین مرے درمان معین الدین اجمیری

بلانو اپنے کوچے مین یہی ارمان ہی میرا
نہین جنت کا ہون خواہان معین الدین اجمیریؒ

پڑا ہون آپ کے در پر نگاہ لطف سے دیکھو
مرے مولا مرے سلطان معین الدین اجمیری

در بحر حقیقت واقف رمز طریقت ہے
نہین کچھ تجھسے ہی پنہان معین الدین اجمیری

مسلسل کر لیا اپنے غلامون مین تجمل کو
تمہارا ہے سپر یہ احسان معین الدین اجمیری

غزل

تمہین ہو خواجہ شاہ و گدا غریب نواز
تمہین کو کہتی ہے خلق خدا غریب نواز

بہت دنون سے مرے دلمین شوق رویت ہے
حجاب رخ سے اوٹھاو ذرا غریب نواز

وہین مرد کے ئے آگئے معین الدین
زبان سے مری نکلا جو یا غریب نواز
غضب ہے جور فلک سے مدام صورت برق
رہے طپان یہ آپ کا غریب نواز
جفا کشیدہ ہون مظلوم ہون غریب ہو نمین
ادھر بھی ایک نگاہ عطا غریب نواز

غزل

انکھون مین جو مری ترے عارض کا نور تھا
پیش نگاہِ جلوۂ حق کا ظہور تھا
وہ نور حق ہے خواجۂ اجمیر اے کلیم
ادنیٰ ظہور جسکا سر کوہ طور تھا
حیرت تھی دیکھہ دیکھہ کے آئینہ ازل۔
تصویر خواجہ کا جو وہان بھی ظہور تھا

شیدائے چشم خواجہ ہون کیونکر کہین نہ لوگ
حصّہ ترا یہ جام شراب طہور تہا

کہتے تہے لوگ آئے ہین اجمیر مین ہزارا
وہ روز ہی نصیب مجہے الحضور تہا

غزل

شہ کونین کے جانی محی الدین جیلانی رضہ
ضیاء عرش رحمانی محی الدین جیلانی رضہ

تمہارے نام سے اسلام کے قالب مین جان آئی
کہو تم روح ایمانی محی الدین جیلانی رضہ

فرشتے اسکو کہتے تہے جب مکتب مین پڑہتے تہے
سبق مین عشق سبحانی محی الدین جیلانی

ہو تم اے غوث اعظم قبلۂ دین کعبۂ ایمان
تمہارا کون ہے ثانی محی الدین جیلانی

ہے دوش اولیاء اللہ کی زینت قدم تیرا
ملک کرتے ہین دربانی محی الدین جیلانی رضؓ

براتی دولہا اور دلہن کی کشتی نکلی ترٹبہا کی
گئی اشکون کی طغیانی محی الدین جیلانی رضؓ

عزی آنکھون مین دلمین آئے منظور کر لیجے
غریبون کی یہہ مہمانی محی الدین جیلانی رضؓ

مریدونکی جماعت کے تصدق اپنے اکبر کی
یہہ کہو دیجے پریشانی محی الدین جیلانی

غزل

آئے ہین در پر ارمان والے
جلوہ دکہا دے اے شان والے

منزل عدم کی ہو کیونکر آسان -
اوسان گم ہین احسان والے

کعبہ مین تو نے جلوہ دکھایا
چاہت مین ڈوبے کنعان والے
حورون نے دیکھا تو ہنسکے بولین
آنا ادھر بھی اے آن والے
لاتقنطو کا مژدہ سنایا
گھبرا رہے تھے عصیان والے
آنکھون مین آجا دل مین سما جا
اے حسن والے اے شان والے
پردہ سے نکلا ہے نور سبحان
حسرت نکالین ارمان والے
پڑھتی ہین حورین اکبر کی نعتین
ہوتے ہین ایسے دیوان والے

غزل

ہم گنہگار ہو پہ تیری مہربانی چاہیے
سب گنہ دہل جائین گے رحمت کا پانی چاہیے

پشت پر مہر نبوت کر کے خالق نے کہا
کچھہ تو ای پیارے مری تجھپر نشانی چاہیے

کہتے ہین خالق سے حضرت ہین ترا محبوب ہون
خلد مین سب امت محبوب جانی چاہیے

دیکھکر معراج مین سامان فرشتون نے کہا
ایسا مہمان چاہیے یون مہمانی چاہیے

ہو مری پلکون کی جاروب مزار مصطفےٰ
آنکھ کے پردونکی وان چادر چڑھانی چاہیے

ہجر مین بستر غم پر گرایا ہے مجھے
اور کیا طاقت تجھے ای ناتوانی چاہیے

داستان غم کہانی درد کی جا کر آپکے
کس سے کہنی چاہیے کسکو سنانی چاہیے

شافع محشر نہین ہے گر گناہوں کا شمار
ایسے عاصی پر تمہاری مہربانی چاہیے

جان بحق تسلیم ہے عشق رسول اللہ مین
تربتِ اکبر مدینہ مین بنانی چاہیے

تمام شد

فہرست کتب میلاد شریف وغیرہ

مولود شریف سرور	۵ر	مولود فاطمہ	۵ر	گنجینہ اسرار نقی	۳ر
بہار جنت	۴ر	غنچہ نوبہار	۴ر	مولود عزیزی	۶ر
تحفہ رجبی	۵ر	گلدستہ عطار کامل	عہ	واقعات کربلا ہر دو حصہ	۹ر
مولود نجتبن	۲ر	دیوان مضطر	۴ر	زیور ایمان	۷ر
محفل خواجہ مع نقشہ جات	۶ر	غنچہ عطار کامل	۱۲ر	فردوس نقی	۵ر
بکا عین	۵ر	باغ خیال اکبر	۴ر	مولود محمدی	۴ر
کرامات غوثیہ کامل	۶ر	رحمت الرحیم	۲ر	نعت ہی نعت کامل	۶ر
مجموعہ شہادت	۵ر	باغ کلام اکبر	۴ر	فردوس کا گجرا کامل	۱۲ر
جلوس معراج	۳ر	گلزار نقی کامل	عہ	تحفہ سراج	۲ر
ریاض شاداب	۸ر	دیوان اکبر	۸ر	پھولوں کا گجرا کامل	۸ر
اظہار عشق کامل	عہ	بوستان وارث الانبیا	۳ر	عطائے خواجہ	۴ر
گلزار خوشتر	۴ر	گلدستہ کرامات	۶ر	پھولوں کا ہار کامل	۸ر
سرور القلوب	۸ر	مولود سعدی	۲ر	چراغ ایمان	۲ر
صبح ازل شام ابد	۲ر	ذخیرۃ العقبیٰ	۳ر	قصہ دائی حلیمہ	۰ر
ناصر العاشقین	۱ر	شگوفہ نعت	۱ر	نورنامہ جلی قلم	[illegible]
روضہ رضوان	۱ر	گلستان نعت	۱ر	نورنامہ کلاں	۰ر
مولود بہاریہ	۲ر	حدیث گورستی	۱۰ر	آثار محمدی	۲ر
انتخاب عرشی	۲ر	دیوان لطف	۴ر	مولود محمد صادق	[illegible]

لائی ہیں حوریں جنت سے گجرے
پہنیں گے اکبر ایمان والے

فردوس کا گجرا

عرف

تحفہ نعت

حصہ چہارم

مولنٰا حافظ فیض اللہ بیگ صاحب سلاوجان
ابو العلائی اکبرابادی

هو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فردوس کا گجرا

حصہ چہارم

حمد پروردگار عالم

طرح اندازِ بنائے کون و مکان تو ہی تو تھا
خوش نوائے حرف سازِ کُن فکان تو ہی تو تھا
زمزمہ سنج نوائے فَادْخُلُوهَا خَالِدِين
رنگ آمیز چمن زار جنان تو ہی تو تھا

ہر گل و برگ شجر میں رنگ تو بنکر بسا

تو ہی تھا تو ہی بہار گلستان تو ہی تو تھا

طوق قمری تو ہی تو ہے سر و گلشن کی بہار

رنگ گل تو ہی تھا بلبل کی فغان تو ہی تو تھا

سر دیکہ طور آنکھوں کا ترا نا تھا تجھے

طور پر صورت کشش برق طپان تو ہی تو تھا

لیلی و شیرین میں گلمین شمع مین رکھا تھا کیا

حسن بنکر دلفریب عاشقان تو ہی تو تھا

نوح کا جودی پہ اور یونس کا بطن حوت مین

چاہ مین یوسف کا یار و مہربان تو ہی تو تھا

تھم یا ذلی اور انا الحق کہتے انکی کیا مجال

شمس اور منصور کے منہ مین زبان تو ہی تو تھا

کیون نہو یہ مدح گر تیرا کریم کارساز

نطق بخش اکبر شیرین زبان تو ہی تو تھا

غزل

کیون مجھ پہ کرم اے شہ والا نہین کرتے
درد غم ہجران کا مداوا نہین کرتے

للّٰلہ نقاب رخ پر نور اوٹھا دو
یون طالب دیدار سے پردا نہین کرتے

بگڑا ہے بس اب طالب دیدار کا نقشہ
کیون دور نقاب رخ زیبا نہین کرتے

ہم کشتہ فرقت ہین فلک تو نہ ستم کر
مر جائے جو خود ہی اوسے مارا نہین کرتے

ممتاز کیا گریہ نے اظہار محبت
ہم منہ سے تو کچھ بھی کبھی چرچا نہین کرتے

غزل

قابو مین اب نہین دل مغموم یا رسُول
کب تک رہون مین وصل سے محروم یا رسُول

اپنی لگی کو کیا مین سناؤن که کیا ہوا
سب حال دل ہے آپکو معلوم یا رسُول

خون حسرتون کا ہوتا ہے اب لیجئے خبر
یہ زندگی ہے صورت موہوم یا رسُول

تدبیرِ وصل کچھ نہین بنتی ہے کیا کرون
برگشتہ ہو رہا ہے یہ مقسوم یا رسُول

اب ہند سے مدینہ مین بلوائی شتاب
بیچین ہے یہ عاشقِ مظلوم یا رسُول

تمنا کچھ لکھے جو تری نعت کیا لکھے
راہِ ثبات عقل ہے معدوم یا رسُول۔

غزل

ہر شے مین جلوہ گر ہے وحدت نور تیرا
حیرت مین ڈالتا ہے سبکو ظہور تیرا
از ماہ تا بہ ماہی ظاہر تری خدائی
کرتا ہے ناز تجہپر کبر و غرور تیرا
پتہر کو کر کے سرمہ آنکھون کو نور بخشا
احسان ہے جہان پر اے برق طور تیرا
کعبہ مین گر خدا ہے تو بتکدہ مین کیا ہے
اے عقل ہے سراسر ثابت قصور تیرا
دیر و حرم مین یکسان دیکہا ہے تیرا جلوہ
یان ہی ہے نور تیرا اوان ہی ہے نور تیرا
مشتاق تیرے اوٹہکر دوڑین گے اے تحاشا
جب نام لیگی خالق آواز صور تیرا
اب وقت ہے مدد کا اے چشم مست ساقی
کرتا ہے کچہہ کمی سی دل مین سرور تیرا

وحشت کا میری چرچا عالم مین ہو رہا ہے
شہرہ جہان مین ہے نزدیک و دور تیرا
تو اوسکو بخشدینا لطف و کرم سے اپنے
اکبر کو آسرا ہی رب غفور تیرا

غزل

ہے فیض ابر رحمت رب رحیم کا
سرسبز باغ ہی مری طبع سلیم کا
طرہ اوڑے تو گیسوئے عنبر شمیم کا
ہم تک بہی آہی جائیگا جہونکا نسیم کا
روز ازل سے تہاری قسمت مین جا لم
پہلا سبق ملا ہے الف لام میم کا
ہر شے اسی کی شکل مین ہمکو نظر پڑی
عارف دکہا رہا ہے یہ جلوہ قدیم کا

تخصیص مجھ مین کوئی نہین اے عزیز کریم
امیدوار ہون ترے فضل عمیم کا
اکبر رضائے دوست کا امیدوار ہون
خواہان نہ خلد کا ہون نہ طالب نعیم کا

غزل

محو ایسا تری صورت مین ہے شیدا تیرا
دیکھتا ہے وہ ہر اک شکل مین جلوا تیرا
ہے جو کچھ عالم فانی مین وہ سب تیرا ہی
جب ہے ہم بولے یہی بولے کہ تیرا تیرا
تو کہین ہو تجھے مین ڈہونڈ نکالونگا ضرور
تو ہے مطلوب مرا اور مین جویا تیرا
تیری تصویر مین اے جان نظر آئی مری شکل
میری صورت مین نظر آگیا جلوا تیرا

چاک دامانی عاشق نے غضب کرڈالا
اے مری پردہ نشین کھل گیا پردا تیرا

دل بھی روشن ہے تری جلوے سے اور آنکھین بھی
ہر جگہہ نور نبی شان سے چمکا تیرا

تو ہو جس رنگ مین پہچانتا ہون مین تجھکو
کبھی دہوکا نہین کھایا تھا ہے شناسا تیرا

نام گنوانے کو یون تو ہین بہت اہل ہوس ٭
میری جان پر ترا اکبر ہی ہے شیدا تیرا

غزل

گلشن مین اوس نے رخ سے جو پردہ اوٹھادیا
بلبل کا ہوش رنگ گلون کا اوڑا دیا

صورت نے جلوۂ رخ معنی دکھادیا
اس عشق نے بگاڑ کے مجھ کو بنادیا

مضمون سوجھتا تھا رخ صاف یار کا
آئینۂ جمال نے حیران بنادیا

تھا اپنی صنعتون کا تماشا جو دیکھنا
بازار کائنات مین میلا لگادیا

اللہ رے شان حسن تری بے نیاز یان
بے ہوش کردیا اسے اوسکو جلادیا

اکبر مظہر بلند کی مری قاتل نے تیغ جب
مین نے سر نیاز قدم پر جھکادیا

غزل جدید

رحم غم احمد دل حیران ہین لگے ہین
لعل افسر اسکندر ذیشان مین لگے ہین

مجھہ زار کو ہے عشق لب پاک محمد
خود حضرت عیسیٰ مرے درمان ہین لگے ہین

تشبیہہ رخ پاک محمدؐ سے مین کیا دون

وہ ہے تو رخ ماہ درخشان مین لگے ہین

خواہش مین زنخدان نبیؐ کے ہے خط سبز

خضر آرزوئے چشمۂ حیوان مین لگے ہین

ہے پیش نظر مصحف رخسار محمدؐ

ہم شوق سے نظارۂ قرآن مین لگے ہین

یہ عشق نبیؐ دل مین ہمارے ہے فروکش

سو جان سے ہم خدمت مہمان مین لگے ہین

مژگان کا تصور ہے لطیف ایک عبادت

صف باندھکے ہم طاعت یزدان مین لگے ہین

غزل جدید

شاہنشہی تمہاری غلامی کا نام ہے

یوسف ہے وہ جو آپ کا صاحب غلام ہے

بیچون و بیچگون ہے تو بے شکل و بے نمون

جانان دل شکستہ مین تیرا مقام ہے

تیری زبان مین ہندون سے باتین خدا کین

اللہ کے کلام سے تو ہمکلام ہے

ہے تو ہی قطب غوث تو ہی خواجہ و امام

ابدال نام ہے کہین اوتاد نام ہے

ہو خاتمہ بخیر ترے نام پاک پر

تو خاتم الرسل ہے تو خیر الانام ہے

ہے مطلب فنا و بقا تیری بات مین

اہل طلب کا لب کے ہلانے مین کام ہے

شاہ عرب مین ہون ترا بندہ سیاہ کار

یہہ روسیاہ بھی ترا ہندی غلام ہے

ہر دم ہے جان و دل سے ترا کلمہ گو مذاق

ورد زبان حضور ہی کا کلمہ کلام ہے

غزل

محبوب خدا کے نور نظر یا عبد القادر جیلانی رضؓ
ہو شاہ نجف کے لخت جگر یا عبد القادر جیلانی رضؓ

گلزار بتول رضؓ کے تم ہو ثمر حسنین رضؓ کے تم ہو لخت جگر
روشن تم نے سے سادات کا گھر یا عبد القادر جیلانی

تم ہو جد باب شریعت ہو تم باعث فقر و طریقت ہو
ہو شان خدا کے تم مظہر یا عبد القادر جیلانی رضؓ

کبھی باغ محی کی سیر کریں کبھی گلشن چشت کی پھول چنیں
کبھی شوق میں چومیں آپکا در یا عبد القادر جیلانی رضؓ

تم فخر زمین گیلان ہو تم راحت جان غریبان ہو
تم عقدہ کشا ہو تمہیں رہبر یا عبد القادر جیلانی رضؓ

خاموش منیر کہ ہے تو کہاں وہ شان کہاں اور تیری زبان
بس نام یہی لے شام و سحر یا عبد القادر جیلانی

غزل

مرشد ہمارے ہین غوث اعظم رضؓ
آنکھوں کے تارے ہین غوث اعظم رضؓ

غوثوں مین اونکا ثانی نہین ہے
ولیوں مین پیارے ہین غوث اعظم

ہم پر ہو چشم لطف و عنایت
ہم تو تمہارے ہین غوث اعظم

ارض و فلک مین ہے نور اُن کا
روشن ستارے ہین غوث اعظم رضؓ

آل پیمبر محبوب داور
ہادی ہمارے ہین غوث اعظم رضؓ

بغداد جا کر رو کر کہین گے
ہم غم کے مارے ہین غوث اعظم

بیڑا ہمارا پار لگا دے

تیرے سہارے ہیں غوث اعظم

دیکھو تو اکبر نورانی چہرہ

کیا پیارے پیارے ہیں غوث اعظم

غزل

تری فرقت ستاتی ہے محمد مصطفےٰ مجھکو

بلا لے اپنے روضہ پر حبیب کبریا مجھکو

نہ گھر میں چین پڑتا ہے نہ باہر دل بہلتا ہے

کروں کیا کچھ نہیں بنتی تمہیں دیکھو ذرا مجھکو

دل مضطر بہت مشتاق ہے تیری زیارت کا

دکھا دے خواب میں یک شب رخ بدر الدجا مجھکو

شفیع عاصیاں تو ہے امام مرسلاں تو ہے

قیامت کو بجز تیرے نہیں ہے آسرا مجھکو

غم محشر ستاتا ہے کلیجہ منھ کو آتا ہے
حدیث لاتخف اپنی زبان سے تو سنا مجکو
اوٹھین گے حشر کے دن اہل محشر اپنی قبروں سے
تو اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے ارمان ہے اوٹھا مجکو
گناہوں سے یہ ہی نادم ہیں ہی آپکا خادم
بچانا حشر مین مولا بھروسا ہی ترا مجھکو

غزل

ہند سے اپنا مدینہ کو جو جانا ہو جائے
صاف تو یہہ ہے کہ جنت مین ٹھکانا ہو جاے
وہ خوش وقت جو جاتے ہین زیارت کیلئے
ہم بہی حاضر ہین موافق جو زمانہ ہو جاے
... نبیؐ کی خوشبو۔
... جانب کو صبا گر ترا آنا ہو جائے

اے خدا ہند سے مین سوئے مدینہ چلیدن
مثل مجنون مجھے سودے کا بہانہ ہوجائے

ایک بہی صدمہ محشر ہو مجھپر مولا۔
گر مرا آپکو منظور بچانا ہوجائے

تم نکیرین کے صدمہ سے بچانا حضرت
نا کہین ناوک آفت کا نشانہ ہوجائے

آرزو ہے کہ مرا قاصد جان وقت فنا
کلمہ پڑھتا ہوا یثرب کو روانہ ہوجائے

یا نبیؐ پردہ نہ کھل جائے کہین پیش خدا
سخت مشکل ہے مجھے صورت نہ دکہانا ہوجائے

غزل

ہے جلوہ دیدار خدا روئے محمدؐ
اور طرۂ اکلیل ضیا موئے محمدؐ

حضرت سے صحابہ کی جو تفسیر کو پوچھا
فرمایا کہ ہین قوتِ بازوے محمد

آیاتِ و روایات و احادیث سے ثابت
خالق سے ہی ملتی ہوئی خوشخوے محمد

ہے ترکِ ادب پھر کہو کس منھ سے کہین ہم
محراب درِ کعبہ ہے ابروئے محمد

ای مومنو مقبول دعا کے لئے ہر دم
ہے عمدہ وظیفہ صفتِ کوئے محمد

ہے بعد فنا خواہش یثرب وہی دل کی
مرقد مین نکیون رخ ہو مرا سوئے محمد

جی اوٹھین گے محشر کو دماغون مین ہمارے
پہونچیگی اگر نکہتِ گیسوئے محمد

دارین کی عزت تو بہار اسکا صلہ ہے
کرتا ہے جو دل سے صفتِ کوئی محمد

غزل

دل شیدا نہو کسطرح دیوانہ محمدؐ کا
خدا کو بہایا ہے انداز جانانہ محمدؐ کا

خدا کا قرب پردہ یاد فرمانا محمدؐ کا
حجاب ناز تجلی ہے شرمانا محمدؐ کا

نہ کیونکر عرش کعبہ سے فزون ہو مرتبہ اسکا
خدا رہے مری دل مین ہی کاشانا محمدؐ کا

اک عالم سکر جاتا ہے تو اک آنکھین بچہاتا ہے
خدا کی شان ہے دربار شاہانا محمدؐ کا

کدہر ہین تشنگانِ بادۂ الفت پئین آکر
بہرہی بادۂ وحدت سے پیمانا محمدؐ کا

نہ خالی جائے اک دم یادِ محبوب الٰہی سے
خدا کا تذکرہ ہے خاص افسانا محمدؐ کا

دل وجان ودین وایمان گر قبول ہو دین تو حاضر ہین
سوا آسکے گدا کیا لائے نذرانہ محمد کا

ذرا لو فصد اپنی چارہ ساز و ہوش مین آؤ
سنبھلے شفیق حیدر کا دیوانہ محمد کا

مخمس

زاہدا زہد و عبادت سے بتا کیا ہوگا
حور و فردوس ملینگے یہی منتجا ہوگا
پر تو اس بات کو اب تک نہ سمجھا ہوگا
کب وہ جنت کیلئے محو تمنا ہوگا
جسنے صحرائے مدینہ کبھی دیکھا ہوگا

وہ نہ واللہ حسینان جہان کو دیکھے
ترچھی نظرون نہ کبھی روئے بتان کو دیکھے
بھولے سے بھی نہ رخ ماہ وشان کو دیکھے

آنکھ اوٹھا کر نہ کبھی حور جنان کو دیکھے
احمد پاک کی صورت کا جو شیدا ہوگا

سب پہ ظاہر ہے کہ ہون عاشق سلطان عرب
سر مین سودا ہے یہی دل مین یہی رنج و تعب
کیون خبر اوسکو نہ ابتک ہوئی یہ کیا ہی غضب
میرے آنیکی جو جنت مین ہی رضوا انکو طلب
عاشقِ کوئے نبی مجھکو نہ سمجھا ہوگا

ہند مین رہنے سے مین سخت ہوا ہون مجبور
زندگی تھوڑی سی اور دل مین ہے حسرت کا دفور
اتنا ارشاد تو تسکین کے لئے ہووے ضرور
در پہ کب کشتۂ فرقت کو بلاوگے حضور
حال پر میرے کرم کب شہ والا ہوگا

شہرتِ حسن تو ہمنے بھی سُنی یوسفؑ کی
پر نہ تصویر تھی ہمشکل نبی یوسفؑ کی۔

کیا ہے تقصیر وہ شیدا جو ہوئی یوسفؑ کی
چاہ ہوتی نہ زلیخا کو کبھی یوسفؑ کی

جلوہ محبوب خدا کا نہین دیکھا ہو گا

فخر اعجاز یہ کرتے تھے جو اپنے عیسیٰؑ
مردہ وہ اور تھے کردیتے ہتے جنکو زندا
کشتۂ ہجر نبی کوئی نہ تہا اونکو ملا

جب مین سمجھونگا کہ اعجاز مسیحا کچھہ تہا
کوئی بیمار محمد اگر اچھا ہو گا

دل پہ تو کثرت عصیان سے ہین شاہا صدمات
کس کشاکش مین پڑین دیکھئے ہم بعد ممات
کچھہ مگر دلکو تسلی ہے سنی جب سے یہ بات
دم ہو جائیگی اس اُمت عاصی کی نجات

آپکا لب جو شفاعت کیلئے وا ہو گا

یہ تو مانا کہ غم ہجر نبی کا ہے وجود

پر مقدر کے نوشتے سے بشر ہے مجبور

یہہ سمجھکر کہ بس از رنج میسر ہو سرور

صبر مت تو زرکھو دلمین کہ اک روز ضرور

جذب صادق ہے تو اُس روضہ پہ جانا ہوگا

غزل جدید

بلبل شیدا ہون روئے خواجہ ابرار کا

رنگ عرفان لائیگا ہر پہول اس گلزار کا

خواجہ صاحب میری آنکہونکی ہے یہ اُمید

شوق ہے روز ازل سے آپکے دیدار کا

کب نظر آئیگا مجھکو روضہ انور ترا

کب بنیگا چشم خانہ گھر ترے انوار کا

رنگ ذکر خواجہ صاحب نغمۂ بلبل بنا

کھل گیا جب منہ چمن مین غنچہ گلزار کا

باوجود گردش وپیرانہ سالی افلاک

کہہ جوان دیکھا کوئی ہمسر شہ اخیار کا

نور حق بینی کا حاصل چشم دل کو ہو فروغ

دیکہہ لون جلوہ جو خواجہؒ آپکے رخسار کا

مائل اجمیر ہو اور خواہش جنت رکھے

کام دے وہ شوق اوسکے دلمین نوک خار کا

روضۂ پرنور خواجہ ہے زمین پر آفتاب

ہے فلک کو رشک انوار در و دیوار کا

یاد دلواتی ہے وہ رُخ سوزش فرقت تیری

نور کی خاطر کیا کرتا ہون رتبہ نار کا

آستان خواجۂ صاحب اے زمین اجمیر بنا

ہے جبین سا اس لئے سر گنبد دوار کا

دمبدم کیونکر نہ لب پر آئے راز معرفت

بادشاہا تجہکو گنجینہ ملا اسرار کا

نورچشم فاطمہ رضہ لخت دل حیدر ہے وہ
ہے وہ ای اخلاص فرزند احمد مختار کا

غزل

پریشان ہے خواجہ غلام آپکا
صبا لائے کوئی پیام آپ کا
جگین مہر و مہ صورت آسمان
جو ہو خاص فرمان عام آپ کا
بیان کیا صفات تعرج کا ہو
کہ ہے قربت حق مقام آپ کا
نظر آتی ہین اسکو آسانیان
جو لیتا ہے مشکل مین نام آپ کا
ہوس بادشاہی کی رکھتا نہین
گدا اے شہ ذوالکرام آپ کا

عجب کیا اگر وہ کرے افتخار
رقم ہے سر عرش نام آپ کا

مری آنکھ کا کام ہے انتظار
دکھانا ہے دیدار کام آپ کا

کوئی رنگ بخشش نیا لائیگی
جو ہوگا وہان انتظام آپ کا

وہ مولیٰ ہے خلق خدا کا شہا
جو بندہ ہے دل سے غلام آپ کا

ازل سے ہے اخلاص ای شاہ ہند
زمین بوس خدمت غلام آپ کا

غزل

آپ ہی کا ذکر گلشن مین ہے خواجہ شاخ شاخ
کہہ رہا ہے خواجہ خواجہ پتا پتا شاخ شاخ

انکے عارض کا ہے پرتو سبز سبز اور سرخ سرخ

دیکھے کوئی پتہ پتہ غنچہ غنچہ شاخ شاخ

مرشد کامل بنا جہونکا نسیم صبح کا

جہوم کر ہے محو ذکر شاہ والا شاخ شاخ

جب ہوا سایہ مین باغ خاندان چشت کا

ذکر حق مین بلبل دل خوب چہکا شاخ شاخ

انکے سایہ مین پلا ہے ہر شجر اجمیر کا

کیون نہ فاخر اسکی ہو بالائی طوبا شاخ شاخ

باغبان گلشن چشت آپ ہین خواجہ مرے

رنگ عرفان کا دکہائے کیون نہ جلوہ شاخ شاخ

نخل دل کے ٹہنیونپر گل سے کہلے عرفان کے

محو ہو حق کیون نہ مرغ فکر ہگا شاخ شاخ

بہینی بہینی کیون نہ آئے بوئے باغ معرفت

اونکے یاد لطف کا پہنچا ہے جہونکا شاخ شاخ

گیا ہے درختِ خاندان چشت بھی بالیدہ ہے
لامکان سے جسکی جڑ ہو کر ہے دوبالا شاخ شاخ
بلبلِ دیوانہ بستانِ خواجہ ہے فدا
اسکو بہر کائیگا جنت مین بہی سودا شاخ شاخ

غزل

مجھے تو مارا حیا نے تیری کریگا مجھسے حجاب کب تک
دکھا دے مکھڑا اٹھا دے پردہ رکھے گا منہ پر نقاب کب تک
بھلا یہ پوچھے کوئی صنم سے ہوئی ہے تقصیر کون ہمسے
جو باز آتا نہیں ستم سے یہ ظلم و جور و عتاب کب تک
دلا سراپا سرور ہو جا نکل کے ظلمت سے نور ہو جا
خمار اسکے نشہ مین چور ہو جا رہے گا مست شراب کب تک
مجھے تو آتی ہے دل پہ رقت کہ عشقبازی رہے اوسکی خلعت
تو دائم صورت مین نفی الحقیقت پھنسا رہیگا تراب کب تک

غزل

کے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحی کنم
گہ بمکہ منزل و گہہ در مدینہ جا کنم

بر در باب السلام آیم بگریم زار زار
گہ بباب جبرئیل از شوق واویلا کنم

گرد صحرائے مدینہ بوئیت آمد یارسول
جان خود را من فدائے خاک آن صحرا کنم

بر کنار زمزم از دل برکشم یک زمزمہ
وز دو چشم خون فشان آنچشم را دریا کنم

آرزوئے جنت الماوا برون کردم ز دل
جنتم این بسکہ بر خاک درت ماویٰ کنم

یارسول اللہ بسوئے خود مرا راہے نما
تا ز فرق سر قدم سازم ز دیدہ پا کنم

مردم از شوق تو معذورم مگر ہر لحظہ

جامی آسا نامۂ شوق دگر انشا کنم

مسدس

چمن پیرائے کن نے جب سجایا باغ امکان کو
کیا ہر گل سے پہلے بو فزا تیری گلِ جان کو
اوسی اک پہول نے جہکا دیا عالم کے بستان کو
یہی کہتے سنا ہر سو چمن مین فضل یزدان کو
تری فیض قدم نے کر دیا گلشن بیابان کو
بنایا تختۂ خلد برین عالم کے میدانکو +

خزان کا دخل تہا باغ جہان مین سر بسر تجہہ بن
بسان چوب آتش دیدہ تہا ہر اک شجر تجہہ بن
نہ غنچہ تہا نہ گل تہا اور نہ تہا برگ و ثمر تجہہ بن
نہ پایا تہا کہین باد بہاری کا اثر تجہہ بن

تری فیض قدم نے کردیا گلشن بیابان کو
بنایا تختۂ خلد برین عالم کے میدانکو

تم آئے گلشنِ عالم مین کیا اے سرو محبوبی
کہ آئے باغ گیتی مین صحرا سے خلد کی خوبی

کہان گل مین یہ نکہت تھی کہان سبزہ مین اسلوبی
فقط تیرے سبب سے جلوہ رت گل رنگ مین ڈوبی

تری فیض قدم نے کردیا گلشن بیابانکو
بنایا تختۂ خلد برین عالم کے میدانکو

گھٹا اک کفر کی چھائی ہوئی تھی باغ عالم پر
عرب کیا سطحۂ گیتی تھا خارستان سے ابتر

قدم آئے تمہارے جس گھڑی اس باغ مین سرور
ہوا ہو کر اوڑی گلشن سے یہ کھنچی ہوئی صرصر

تری فیضِ قدم نے کردیا گلشن بیابان کو
بنایا تختۂ خلدِ برین عالم کے میدانکو

شہا تجھ بن تہا گلزار جہان اوجڑا ہوا بالکل

نہ یہ غنچہ کا کھلنا تہا نہ یہ خوش لہجہ بلبل

ہوئے تازہ ترے ابر کرم سے سوسن و سنبل

یہ کس خوبی سے شاخ سرو پر ہی نغمۂ صلصل

ترے فیض قدم نے کردیا گلشن بیابانکو

بنایا تختۂ خلد بریں عالم کے نیدانکو

بنا کر آپکو صناع قدرت کیوں نہ نازان ہو

بہار باغ ہو زینت وہ گلزار امکان ہو۔

کرم یہ آپکا ممتاز پر محبوب یزدان ہو

کہ یہ جا کر مدینہ میں شہ دین یوں غزلخوان ہو

تری فیض قدم نے کردیا گلشن بیابان کو

بنایا تختۂ خلد بریں عالم کے میدانکو

غزل

طور ہون روشنی برق تجلی ہون مین
دست موسیٰ ہون چراغ ید بیضا ہون مین

می ہون میکش ہون کہ ساقی ہون کہ ہون بادہ پرست
خم ہون میخانہ ہون یا ساغر صہبا ہون مین

رنگ و بو برگ و ثمر نخل و بہار اور خزان
گل ہون بلبل ہون چمن ہون چمن آرا ہون مین

ظاہرا قطرہ نابود ہے ہستی میری
دیکھو گر دیدۂ عرفان سے تو دریا ہون مین

غزل

بڑے مرتبے حق سے پائے ہوئے ہین
وہ نور خدا سے بنائے ہوئے ہین

وہ رگ رگ مین خون کیطرح اہل دین کے
سمائے ہوئے ہین سمائے ہوئے ہین

زمین و فلک جن و انس و ملایک
اوسی نور کے سب بنائے ہوئے ہین
لقب ہے فقط اون کا اُمّی ولیکن
خدا کے لکھائے پڑھائے ہوئے ہین
قیامت سے پہلے ہی اوس نے خدا سے
گنہگار سب بخشوائے ہوئے ہین
کسی سے بہلا آنکھ ہم کیا ملائین
وہ نظرون مین میری سمائے ہوئے ہین
کدھر سے چمکتی ہے برق تجلّی
اودھر آنکھ ہم بہی لگائے ہوئے ہین
جمال محمدؐ سے دل ہے منوّر
ہم اپنا مدینہ بسائے ہوئے ہین
خطائین مری بخش دو یا محمدؐ
ندامت سے ہم سر جھکائے ہوئے ہین

کرو کچھ غم نہ دل مین عاصیون تم روز محشر کا
طفیل احمد مختار جنت مین گذر ہوگا

ہلال عید کی صورت اونہین دیکھینگے وان عاصی
لوائے حمد کے نیچے جو وہ رشک قمر ہوگا

نہوگا کوئی محشر مین نبی آدم شفیع اپنا
اگر ہوگا تو وہ ہی آنحضر خیر البشر ہوگا

نہین ہے شک ذرا اسمین مجھو تم یقین جانو
اوسی جانب خدا ہوگا جدہر وہ تاجور ہوگا

بروز حشر یارون دیکھ لینا رحمت عالم
اوسے دینگے تسلی جو کوئی وان چشم تر ہوگا

بھروسا ہے اونہین کا سب گنہگاران امت کو
جنہین تاج شفاعت وان برحمت سر بسر ہوگا

طفیل سرور عالم بروز حشر خالق کا
کرم اس امت عاصی پہ سب سے بیشتر ہوگا

ملائیک عرش سے آئین گے اوسکی پیشوائی کو
جہان سے عشق احمد مین ولا جسکا سفر ہوگا

تصور گیسو و رخ کا ہمیشہ جسکے ہے جس دلمین
وہی شام و سحر اوس شاہ کے پیش نظر ہوگا

سوائے احمد مختار محشر مین شمیم اپنا
کوئی حامی نہ ساعی حق تعالیٰ سے بشر ہوگا

غزل

شان اللہ کی بندون کو دکہانے والے
آپ ہین کعبہ کو ہین سجدہ کرانے والے

آفرین آپ کو اے شوق بڑہانے والے
اوّل خلق ہین اور بعد مین آنے والے

لو لگائے ہوئے اُس جلوۂ حضرت سبہی ہین
فارس کی آتش زدہ شہ کے بجہانے والے

دریا صحرا ہوا تھا شوق میں صحرا دریا
لذتِ وصل جو دونوں ہوئے پانیوالے

وہ بھی کیا روز تھا کیا وقت تہا سبحان اللہ
اس خوشی میں ہتے ملک دہوم مچانیوالے

چادر نور کہنچی جس سے تھی تا بہ زمین
نظر بد سے ملائک تھے بچانیوالے

کوئی تہا طشت زمرد لیئے ہاتہون میں کھڑا
مشک اذفر لیئے پھرتے تھے گرانیوالے

دہوم تھی خلق میں آتی ہے سواری شہ کی
نوبت آمد کی بجاتے تھے بجانیوالے

پارکاب آپ کے حوران بہشتی بہ ادب
چشم کا فرش ملک رہ پہ بچھانیوالے

جس سے کونین ہے روشن وہ جلوہ میں تہا نور
لائے دنیا میں ہیں یون آپ کو لانیوالے

اپنے قدمون مین بلا لیجے فدا کو اپنے
بخت خوابیدۂ عاصی کے جگانیوالے

غزل

ذکر بل چاہئیے اس ذکر مین آنا تمکو
نقدِ دل چاہئیے حضرت پہ لٹانا تمکو
بیٹھے منزل پہ ہو کچھہ ساتھہ تو توشہ لیلو
کل کو ہے حشر کے سدا نمین جانا تمکو
ہے یہ وہ ذکر صلہ اسکا رضائے مولیٰ
یہی جنت دلوائیگا جنت مین ٹھکانا تمکو
عاشقو چاہیے مصحف کا تصور کرنا۔
رخِ پر نور کا ہے حال سناتا تمکو۔
آتش شوق مین حضرت کے جلاؤ دلکو
نار دوزخ سے ہے گر دلکو بچاتا تمکو

ذکر یہ انکا ہے محبوب جو اللہ کے ہین

فرش آنکھون کا ہے اس رہ مین بچانا تمکو

لذتِ عشق فدا دیکھو اسی راہ مین ہے

آپ سے وکیا مبارک ہو لگانا تمکو

غزل

اوصاف محمدؐ کے ترانے ہین سخن مین

قرطاس پہ خامہ ہے کہ بلبل ہے چمن مین

اوصاف براق شہ دین ہو نہین سکتے

اک برق تھی جو کوند گئی چرخ کہن مین

ہے کیا عجب آنکھو مین بیٹھا ہین مجھی حورین

جل بسے کیسہ ہو اسے محبت کی جلن مین

یہ عشق گھلا دیگا مجھے شمع کی صورت

پھر تھا ہے جگر آگ لگادی ہے بدن مین

اشکون مین ٹپکتے ہین شرر سوزش غم سے
لو آگ برسنے لگی بہادونکی بھرن مین

نعلین کے موتی ہین بنے گوہر انجم
زینت ترے قدمون سے ہوئی چرخ کہن مین

ہے اوس گل وحدت کے پسینے سے محبت
اس عطر کا شیشہ مرے رکھدینا کفن مین

یہ رنگ یہ انداز یہ آواز کو اکبر
طوطی ہے کہ قمری ہے کہ بلبل ہے چمن مین

غزل

بناوے اپنے کعبہ کا مجھے زوار یا اللہ
دکھاوے روضہ شاہ رسل یکبار یا اللہ

توہی ہے شافع دردو دل بیمار یا اللہ
نہین تیرے سوا کوئی مرا غمخوار یا اللہ۔

جو کچھ چاہا کیا تو نے جو کچھ چاہا وہ کرتا ہے
مین ہون محتاج مستغنی تری سرکار یا اللہ
تو ستاری تو غفاری تو قہاری تو جباری
مین ہون اک بندہ مجبور تو مختار یا اللہ
شراب عشق کا ساغر پلا دے ای مرے داور
مئے توحید سے کر دے مجھے سرشار یا اللہ
ترا اسم مقدس ہے مری رگ رگ مین پیوستہ
برآمد ہو مری ہر سانس سے ہر بار یا اللہ
نہین پروا کہ جائے بلا سے کام آجائے
نہ منھہ موڑون گا تیری راہ سے زنہار یا اللہ
سنا جب ثم وجہہ اللہ تو ثابت ہو گیا ہمکو
تجھی کو پوجتے ہین کافر و دیندار یا اللہ
فرشتے جس مزار پاک پر ہر بار صدقے ہون
دکہا دے زندگی مین مجھکو وہ اکبار یا اللہ

تصدق احمد مرسل کا اور اونکے نواسونکا
دکہادینا قیامت مین مجہے دیدار یا اللہ

نہ کیجو اپنی رحمت سے گنہگار ہون پر نظر میری
ترا بندہ یہ کمتر ہے نثار زار یا اللہ

غزل

ذکر خفی و ذکر جلی ہین گواہ مین
ہون محو ذکر اشہد ان لا الہ مین

یہہ عرض ہے جناب رسالت پناہ مین
رکہئیے بروز حشر مجہے بہی نگاہ مین

ڈوبا ہوا ہون اور غرق ہون بحر گناہ مین
کیا کیا نہین عیوب ہین مجہہ روسیاہ مین

ہے بدر جہان ودو میم محمد سے پر ضیا
یہہ چیستان نہان ہے سر مہر و ماہ مین

مصروف مین گناہ مین عصیان مین جُرم مین
تو فضل مین کرم مین عطا مین رفاہ مین
فرمائیے کہ آپ کا در چھوڑ کر شہا ✣ ✣
جائے کہاں لطیف یہ حال تباہ مین

مسدس

زہے شانِ جلال حضرتِ محبوب سبحانی ✣ ✣
امام شرق و غرب بادشاہِ انس و جانی
دلا کچھ غم نہین سب مشکلون کی ہو گی آسانی
خدا کے روبرو گر ہے تجھے کچھ منزلت پانی
سگِ درگاہ جیلانی شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہِ جیلانی
جمال عارض پُر نور شمع بزم یزدان ہے
فروغ صبح عرفان آفتاب برج ذیشان ہے

نگاہ التفات اوسکی بہ از ملک سلیمان ہے

تری آنکھوں مین گر کچھ بھی ضیاء نور عرفان ہے

سگ درگاہِ جیلانیؓ شو چو خواہی قرب ربانی

کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانیؓ

غلامون کو ہی اسکے بادشاہون پر شرف حاصل

مقاصد دین و دنیا کے ہین اونکو ہر طرف حاصل

دعا سے اوسکی ہوتا لاولد کو ہے خلف حاصل

ہواداروں کو اوسکے ہی نوید لاتخف حاصل

سگ درگاہِ جیلانؓ شو چو خواہی قرب ربانی

کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہِ جیلانی

نبی نے آپکے جب دوش پر اپنا قدم رکھا

محی الدین محی الدین محی الدین فرمایا

کہوں کیونکر نہ او سکو مہر ہے چرخ ولایت کا

تجلی سے ہی اوسکی عالم تکوین مین جلوہ

سگِ درگاہ جیلان شو چو خواہی قرب ربانی
کہ بر شیران شرف دارد سگِ درگاہ جیلانی رضؓ

غزل جدید

آنکھون مین وہ رہتے ہین وہی دلمین مکین ہین
اور خود یہہ سمجھتے ہین کہ ہم پردہ نشین ہین۔

ہین سب سے جدا سب مین ملے واہ ری شوخی
یہ وصف اونہین مین ہے کہ ہین اور نہین ہین

گو خود تو وہ کہتے ہین کہ ہم پاس ہین سب کے
پر غور سے دیکھو تو کہین ہین نہ کہین ہین

ڈھونڈین تو کہان ڈھونڈین انہین طالبِ دیدار
ظاہر مین کہین رہتے ہین باطن مین کہین ہین

ممتاز نے دنیا مین کوئی مثل نہ دیکھا۔
یون کہنے کو دنیا مین ہزارون ہی حسین ہین

غزل

کیا حق نے دیا رتبہ برتر شب معراج
قوسین تلک پہونچے پیمبر شب معراج

ہمراہ براق بنوی جاتے تہے دوڑے
جبریل امین کہولے ہوئے پر شب معراج

یہ قرب خدا خاص محمدؐ کو تہا حاصل
تہے بزم نشین حق کی برابر شب معراج

گرداب بلا مین تہی پہنسی کشتی امت
پہر تہام لیا آپ نے لنگر شب معراج

اس رحم کے صدقے کہ وہان بہی تو نہ بہولے
تہا امتی ہر لحظہ زبان پر شب معراج

جز ذات خدا کوئی مکین تہا نہ مکان تہا
اوس جا پہ گیا خاصہ داور شب معراج

خدمت مین ملایک تھے پس و پیش ہزارون
مسرور تھی ہر روح پیمبر شب معراج

اقرار کیا بخشش امت کا خدا نے
پایا جو محمدؐ کو مکدر شب معراج

ممتاز کہون کیا کہ وہ محبوب خداوند
کس جا سے کہان او گیے کیونکر شب معراج

غزل

یارب دکہاوے روضۂ پرنور مصطفےٰ
بے چین اب ہے عاشق مہجور مصطفےٰ

درمان کا فکر چارہ گر ہے عبث یہان
اچھا نہوگا عاشق رنجور مصطفےٰ

پیارا ہے وہ خدا کا جو پیارا نبیؐ کا ہے
مغضوب کردگار ہے مقہور مصطفےٰ

پایا ہے کس نے ایسا نبی شافع امم
نازاں ہو نہ امت مغفور مصطفیٰ

منہ چوم لیتا ہے کس پیار سے خدا اسکا
جسکی زبان پہ آتا ہے مذکور مصطفیٰ

اُس روز سے خدا کو ہوا عشق شاہ دین
جس روز سے حجاب میں تھا نور مصطفیٰ

موسیٰ تھے کوہ طور پہ خالق سے ہمکلام
پھر ہمکلام عرش ہوا طور مصطفیٰ

ممتاز کو مدینہ میں پہونچادے یا خدا
تڑپتا یہیں ہے عاشق رنجور مصطفیٰ

غزل

ہمیں عشق شاہ زمن ہو الٰہی
فدا اونپہ جان اور تن ہو الٰہی

رہوں میں طریقت پہ احمد کی قایم
چلن اونکا میرا چلن ہو الٰہی

میں بلبل ہوں گلزار فخر عرب کا
وہی باغ میرا چمن ہو الٰہی

قیامت میں اعمال کی جب ہو پرسش
مددگار شاہ زمن ہو الٰہی

مری مشکلوں میں مددگار یارو
علی شاہ خیبر شکن ہو الٰہی

قیامت میں میرے گناہونکی بخشش
طفیل حسینؓ و حسنؓ ہو الٰہی

مری وحشت دل اگر رنگ لائے
مرا گھر مدینہ کا بن ہو الٰہی

تمنائے دل ہے کہ آنکھوں کے آگے
مزار رسولؐ زمن ہو الٰہی

ہرے دل کے ہون داغ عشق نبیؐ مین
تر و تازہ میرا چمن ہو الٰہی

فراق نبیؐ مین مرے آنسوؤن سے
خجل سلک در عدن ہو الٰہی

لکھون عمر بھر مدح دندان سرور
در الفت سے پر دہن ہو الٰہی

ملے ذائقہ لب کو نعت نبیؐ کا
حلاوت سے شیرین دہن ہو الٰہی

مدینہ مین بیٹھین مدینہ مین اٹھین
تمہی گھر ہمارا وطن ہو الٰہی

پہنچکر مدینہ مین مر جائے خادم
وہین اسکا گور و کفن ہو الٰہی

غزل

ہند سے مجھکو نکال اور مدینہ دکھلا
یا خدا کعبۂ مقصود ہمارا دکھلا

یا خدا جلد جمالِ شہ بطحا دکھلا
ڈھونڈھتی ہے جسے یہ آنکھ وہ جلوا دکھلا

عمر آخر ہوئی مرنے کے قریب آئی دن
یا خدا اب تو مجھے جلد مدینہ دکھلا

سرکشی سرو کی مجسے نہیں دیکھی جاتی
باغ مین چل کے تو اپنا قد رعنا دکھلا

ہو کبھی تو شب تاریک مری نورانی
ایکدن تو مجھے وہ چاند سا مکھڑا دکھلا

مارڈالا ہے تری آنکھون کے جادو نے مجھے
اے عیسی النفسی اپنی مسیحا دکھلا

حسن پر اپنے بڑا حور ارم کو ہے غرور
اے صنم بہر خدا اپنی کف پا دکھلا

مرقد پاک شہنشاہ حسینؑ ابن علیؑ

انہین آنکھون سے مجھے اے مرے مولا دکھلا

آرزو ہے بخدا اشرف کی بہت اکبر کو

یا الٰہی اسے اب جلد وہ روضا دکھلا

غزل

محبوب چلا عرش کو جس رات شب معراج

تھے نور علی نور دو عالم شب معراج

خورشید درخشان تھا ہر اک ذرہ کمتر

گوہر تھا ہر اک قطرہ شبنم شب معراج

اللہ رے رفتار براق شہ کونین

طے کر گیا اکدم مین دو عالم شب معراج

ملتے چلے جاتے تھے علی قدر مراتب

یوسفؑ کہین یونسؑ کہین آدمؑ شب معراج

پہونچا جو سر عرش تو یہ حق سے ندا تھی
آمیرے حبیب آمرے ہمدم شب معراج

اُس بزم مقدس مین تھے طالب و مطلوب
تھا کوئی انیس اور نہ محرم شب معراج

ہر ایک محل پر تھا سر بخشش اُمت
اُس مجلس مین بھی یاد رہے ہم شب معراج

کیا حال عروج شہ والا لکھون اکبر
تھی دہوم سر عرش معظم شب معراج

غزل

ہزارون ہین پنہان دہن کے پردے مین
کرورون نکتے ہین ایک اک سخن کے پردے مین

نہان ہے شاہد مطلب سخن کے پردے مین
زبان بولی رہی جو دہن کے پردے مین

ازل اک روز جب دریائے رحمت جوش مین آیا
محمد کو بنایا ناخدا کشتی امت کا۔

گھٹایا رحمت عالم نے آتے آتے دنیا مین
جہان مین ابر جو چھایا ہوا تھا شرک و بدعت کا

کیا ہے نار کو گلزار ابراہیم پر تو نے۔
یہ ادنی کا ہے یارب تری لطف و عنایت کا

خلافِ سُنتِ حضرت نہ رکھون اک قدم باہر
دل و جان سے تو رکھ پابند احکامِ شریعت کا

تعجب کچھ نہین دہلجائے میرا نامۂ عصیان۔
جو آئے جوش مین دریا الٰہی تیری رحمت کا

تو ہی حافظ حقیقی سب کا اے محفوظ حافظ ہے
تردد تجکو ہے کسواسطے اپنی حفاظت کا

غزل جدید

روشنی تھی کسکی شمع کن فکان تو ہی تو تھا
اوّل و آخر نمایان اور نہان تو ہی تو تھا

موج طوفان نے لیا جب نوح کی کشتی کو گھیر
رحم فرما کون تھا رحمت کنان تو ہی تو تھا

کہتے گر قالو بلی ہم کیا ہماری تھی مجال۔
حکم تھا تیرا ہی ذکر ہر زبان تو ہی تو تھا

غرق لشکر جب ہوا فرعون کا اک آن مین
تھی دعا موسیٰ کی لیکن حکمران تو ہی تو تھا

شان تیری جا بجا تھی ہر جگہہ تھا تیرا نور
گلشن ہستی مین رنگ گلستان تو ہی تو تھا

بنگیا تھا آگ کا گلزار ابراہیم جب
تیری رحمت تھی گل افشان اور وہان تو ہی تو تھا

تھی تجلی طور پر تیری ہوے موسیٰ آج بخش
مہربان تھی تو تھا جلوہ کنان تو ہی تو تھا

کیفیت جو عشق یوسف اور زلیخا کی ہوئی
حسن بنکر دل مین دونون کے نہان تو ہی تو تھا

گلشن عالم مین کیا رکھا تھا غیر از خار و خس
برگ مین غنچہ مین اور گلمین نہان تو ہی تھا

نور حضرت کا بنایا تونے اپنے نور سے
کر دیا اُس نور کو تو نے عیان تو ہی تو تھا

کیا بدیع الدین جو ہر سے ثنا ہوتی تری
قوت گویائی کا مُنہ اور زبان تو ہی تو تھا

غزل

گل داغ جگر شیدائے حضرت کے چمکتے ہین
مہ و خورشید بھی حسرت سے جنکے منہ کو تکتے ہین

در حضرت پہ سر اپنا خمیدہ رکھتے ہین ہر دم
کہین بہکانے سے ہم منکر دین کے بہکتے ہین

ہے جب سے شوق وصف عارض رنگین حضرت کا
سدا شام و سحر ہم صورت بلبل چہکتے ہین

جناب پیر مرشد کا ہمارے ہے وہ میخانہ
مئی عرفان حضرت کے جہان ساغر چھلکتے ہین

کرم اے جذبۂ طیبہ دکھا تاثیر اب ایسی
دیار ہند مین ہم ایک مدت سے بھٹکتے ہین

وہین لطف رسول اللہ رہبر آکے بنتا ہے
جو زائر بھو لکر رستہ مدینے کا بھٹکتے ہین

تجمل وصف لکھا ہے جو حضرت کے پسینے کا
ورق دیوان کے میرے مثل عطر گل مہکتے ہین

غزل جدید

فخر ہر پیمبر ہادی ہر رہبر صلی اللہ علیہ وسلم
خلق مین بہتر خلق مین برتر صلی اللہ علیہ وسلم

عالی نسب ہے والا حسب ہے امّی لقب ہے شاہِ عرب ہے
دلبرِ رب ہے عاشق داور صلی اللہ علیہ وسلم

باعثِ خلقت مہرِ نبوت شمعِ ہدایت فخرِ رسالت
حامیِ امت ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

مرسل و واصل منصف و عادل ذاکر و شاغل فاضل و افضل
کامل و اکمل طاہر و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم

مہرِ مبین تم ماہِ جبین تم سب سے حسین تم حق سے قرین تم
سرورِ دین تم ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

ہادیِ برحق مرسلِ صادق دلبرِ خالق شافعِ مطلق
لائق و فائق دین کے افسر صلی اللہ علیہ وسلم

آیۂ رحمان سورۂ فرقان شمعِ شبستان مہرِ درخشان
کعبۂ ایمان قبلۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم

یٰس وحدت خوشۂ قدرت سایۂ عظمت چشمۂ رحمت
گلشنِ فرحت بوئے معطر صلی اللہ علیہ وسلم

آپ یہاں ہو آپ وہاں ہو آپ تہاں ہا آپ عیاں ہا ہو
عرش مکاں ہا ہو دین کے سرور صلی اللہ علیہ وسلم

یوسف خستہ پائے شکستہ سینہ برشتہ با دل تفتہ
شاہ خجستہ در پہ ہے حاضر صلی اللہ علیہ وسلم

تمام شد

فہرست کتب میلاد شریف وغیرہ

مولود مسرور	۵ر	مولود فاطمہ	۵ر	گنجینہ اسرار نقی	۳ر
بہار جنت	۴ر	غنچہ نوبہار	۴ر	مولود عزیزی	۶ر
تحفہ رجبی	۵ر	گلدستہ عطار کامل	عہر	واقعات کربلا ترجمہ	۹ر
مولود پنجتن	۳ر	دیوان مضطر	۴ر	زیور ایمان	۷ر
محفل خواجہ مولفہ جات	۱ر	غنچہ عطار کامل	۱۲ر	فردوس نقی	۵ر
لکار عین	۵ر	باغ خیال اکبر	۴ر	مولود محمدی	۴ر
کرامات غوثیہ کامل	۶ر	رحمت الرحیم	۲ر	نعت ہی نعت کامل	۱ر
مجموعہ شہادت	۵ر	باغ کلام اکبر	۴ر	فردوس کا گجرا کامل	۱۲ر
جلوس معراج	سہر	گلزار نقی کامل	عہر	تحفہ معراج	۲ر
ریاض شاداب	۸ر	دیوان اکبر	عار	پھولوں کا گجرا کامل	۸ر
اظہار عشق کامل	عہر	بوستان وارث الانبیا	۳ر	عطائے خواجہ	۴ر
گلزار خوشتر	۴ر	گلدستہ کرامات	۹ر	پھولوں کا ہار کامل	۸ر
سرور القلوب	۸ر	مولود سعدی	۲ر	چراغ ایمان	۲ر
صبح ازل شام ابد	۲ر	ذخیرۃ العقبیٰ	۳ر	قصہ دائی حلیمہ	[illegible]
ناصر العاشقین	۱ر	شگوفہ نعت	۱ر	نور نامہ جلی قلم	[illegible]
روضہ رضوان	۱ر	خمسہ محمدیہ	۳ر	گلستان نعت	۱ر
نور نامہ کلاں	۰ر	مولود بہاریہ	۴ر	حدیث قدسی	[illegible]
آثار محمدی	۲ر	انتخاب عرشی	۲ر	دیوان لطف	۴ر

ان الله علی کل شیء قدیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

سناد ہوا ستت کرون کرتار

اس

تہک تہک رہے بہید نجانن سنسار

چہون اور مہکائی راکہیو اپنے پاس

و جگ کی پہولی پہولواری

کے بہل بہل پاون

کو سلجہائے

الف نامہ

(الف) احمدؐ ہو سندر پایا	(ب) بنا بناون جگ آیا
(ت) تواضع کر ہر جتایا	(ث) ثنا کر وخود بن آیا
(ج) جامۂ نور پہنایا	(ح) حق نے جلوہ دکھایا
(خ) خلعت نبوت کا پایا	(د) دیدار نین چمکایا
(ذ) ذکر سگر دہتایا	(ر) راہ طریقت رچایا
(ز) زر بہر بہر لوٹایا	(س) سہرا سیس حقیقت بندہایا
(ش) شریعت بہرپور کیا	(ص) صادق تن من سمایا
(ض) ضبط نہوا بیخود رہا	(ط) طرہ چمکا موہ لبہایا
(ظ) ظاہر یہہ رمز دکھایا	(ع) عبادت کرن سیس جہکایا
(غ) غرض سب کو بہایا	(ف) فصاحت کلام پایا
(ق) قفل چار آیا	(ک) کلمۂ توحید پڑہایا
(ل) لاج ملی کا پایا	(م) مانگ معرفت بہر
(ن) ننہہ پہن سوہاگ چہایا	(و) واری سوگہر کر کنگنا بندہ
(ہ) ہار گلے پہنایا	(ی) یار چاہ کو بہل

شجرۂ قادریہ

بہل نہین مورا کوئ گن وہ دنا کیواسطے | کردیا مجہہ شفیع دو سرا کیواسطے

ورچہ آیا ہون خدا عفو و عطا کیواسطے

ہا گہیر گہیر بیری رہے کو و ہنہین اوپاؤ | جات لجاؤن بجبر یا کون کرہیون ہاؤ

در گذر کر مجسے ختم الانبیا کیواسطے

نسدن موہ رہت بہرم جال | انین نیا موری بہنور سے نکال

پار کر بیڑا محمد مصطفا کیواسطے

بہنک دو دی گہٹ سے نکالو | ابہہ بہم [illegible]

رہنمائے دین علی مرتضا کیواسطے

سادہن ہین سانچ سادہ کہلاؤن | ہت راکہیو پت رکہیا چرنن سیس لگاؤن

اوس حسن آل حبیب کبریا کیواسطے

پہنڈ دار کرت بیری جہگہور | کاٹ پہانسی پیا گر نکا سومور

قطب دین یعنے حسن آل عبا کیواسطے

گہوم گہوم گلین پاپ بہریون | ہت گت نرگت سے اچت رہون

شیخ عبداللہ سید پارسا کیواسطے

اچیری توری نینن بہے انجن | رچہا راکہیو موری ساجن

حضرت موسیٰ ولی پیشوا کیواسطے

توری سوا کو و نہین سہارا موہے | نربل رہے کا یا نور کہہ سوہے

حضرت داؤد شاہ اتقیا کیواسطے

گنگٹ نہ موہ ما یا | میم کہا ہتوار نین رس سمایا

قبول موسیٰ رہنما کیواسطے

بن دیکھے بیت لاگی من بھر آیا　　چہت نیو ج رس ارج لایا

وصل سے کر شاد یحیی باصفا کیوا سطے

اگ بہرہ آئین سے راکھو موہنہ جار　　پون راکھہ اوڑائیکے ڈاری تمری وطا

سید عبد اللہ شاہ باوفا کیوا سطے

ورہی ستان ہتوار رہیو ن　　ہردم گہت گہٹ مان ہر جیو ن

حضرت موسی شہ اہل ہدا کیوا سطے

ہر بہر رس نین لون توہے　　سو جہے سگرو بہید موہے

حضرت صالح شہ جود و سخا کیوا سطے

تن من بھر و رہے پریت محمد مین　　نکسے پران پریم احمد مین

شیخ عبد القادر پیر ہدا کیوا سطے

تا موہن کی بوجھی موہنہ دے　　تجہہ بل سگرو رنگ دے

عبد رزاق شہ اہل صفا کیوا سطے

تو جگ مین جو کٹہن آن رہے　　سدہ راکھیو موری دہیان رہے

شاہ شرف الدین امیر باسخا کیوا سطے

بتا من سکہی رس دے چہن چہن　　نہ رہے سدہ کو و کی رہے تو رہی نسدن

عبد وہاب عارف ذات خدا کیوا سطے

ت توہ کارن بن بن　　نیہا لاگ دکھا درسن

ادس بہاءالدین ولی و مقتدا کیوا سطے

دہرم دگر یا اکہنبہ رہوں ۔ چہوٹت پران کلمہ محمدؐ پڑہوں

شاہ دین یعنے عقیل پیر پاکیواسطے

موہ درس نبی دکہلا دے ۔ کرپا کر من چمکا دے

شاہ شمس الدین مرد باصفا کیواسطے

تربت ہیا ترنت جاؤں ۔ پہر پہر مکہ مدینہ سیس جہکاؤں

اوس گدارحمٰن باحلم وحیا کیواسطے

دیکہنتی موری یہی بار بار ۔ جہلک دیکہہ گہرون نبی دوار

شاہ عالم شمس دین شمس الضحیٰ کیواسطے

دے وہ نین تو ہے دیکہہ موہ رہوں ۔ من وہ پاؤں پیریت احمد رکہوں

اوس گدا رحمٰن ثانی باخدا کیواسطے

جگ میں مان آن لوبہہ لابہہ گہیر یو ۔ پریم دے اپنی انسی پہیر یو

اوس فضیل ہادی راہ خدا کیواسطے

راکہے سیس پاپ گہٹری چیری توری ۔ پہری کال پت راکہیو دئی موری

اوس شہ سید کمال باصفا کیواسطے

گہن بہت بدر اگہہ لیو ۔ کرم کی لہرن سے نیا پار کر لیو

شاہ اسکندر امام اصفیا کیواسطے

ہرجن میں پی ماتی کہہ لیجیو ۔ پریم رس سے موہ چہکا دیجیو

شیخ احمد واقف راز خدا کیواسطے

پھر جھ جل لال پھل پھل ہووے | سینچ سینچ رس لے سوہے

حضرت معصوم الشان ہیتوا کیواسطے

بھنور سے نکاسنہار کوؤ نہین تم بنا | اوگن نیا کے گون تہا میو وہ ڈنا

نقشبند ثانی بااتقیا کیواسطے

دکھی من سمجھ رہی ہر گھڑی | کٹھن اوگن یہہ کیسی پڑی

بخشدے شاہ زبیر باحیا کیواسطے

کالی رین ڈگر یا بھٹکا دے | نور دے چمکار ہیان بتا دے

اوس ضیاء اللہ قلب پر ضیا کیواسطے

بھرم مایا سے آنچل بھریو | دؤو جگ سے نستار کریو

خواجۂ آفاق شاہ دوسرا کیواسطے

نین سوت نہین من سمرت ہر ہر | راکھیو جاہ پر رس کرم کی نجر

فضل رحمٰن شاہ وارث رہنما کیواسطے

الف نامۂ ثانی ✤

(الف) الٰہی کی یہہ شان ہے | (ب) بنا کوئی نہین سکی بنار جہان ہے

(ت) تکبر سے زیبا اوسیکو | (ث) ثابت وہی ہم عاجز عاجزیکو

(ج) جائز فرض ہے وہی | (ح) حقیقت حق کی سب پر ہو کھلی

(خ) خبر رکھنے والا ہے وہی | (د) دوئی دنیا سے چھڑانیوالا ہے وہی

(ذ) ذلت کوئی نہین دینیوالا | (ر) رب ہی ہے سب کارن والا

(ز) زہد تقوی ہے سب پنے لیے	(س) اسمرن ہارؔ دانہ کر اپنے لیے
(ش) شکر کر اوسکی عنایت کا	(ص) صاف کر پیا نہ ہے پہیٹکا
(ض) ضابطۂ معرفت لی گیان	(ط) طریقت گر دسے ہے پچان
(ظ) ظلم سے بچتا رہتے	(ع) عقدۂ مشکل ہو حل ہو جیسے
(غ) غنیمت جان تن ابول رہے	(ف) فر فر کس جات کون پیران ہے
(ق) قادر کل شیٔ ہے وہی	(ک) کن کہہ کاج کہن وہی
(ل) لاہوت لا شریک لہ	(م) مقصد مقام اللہ ہو
(ن) نادر ہے قادر بیچون	(و) ولولۂ عشق احمدؐ کیا لکہون
(ہ) ہاؤ ہوسے جاہ کام ہے	(ی) یاد رکہہ چہہ کاران نزول قرآن ہے

تمت

تمام شد ہر سہ الف نامہ و شجرۂ قادریہ و شروع میشوند ہمریان و غزلیات و تضمین وغیرہ

تضمین

بلغ العلےٰ بکمالہ کہتے تہی یہہ روح الامین	اے اولین و آخرین وی رحمۃ اللعٰلمین
کشف الدجیٰ بجمالہ روشن ہے تو عرش بریں	اے اولین و آخرین وی رحمۃ اللعٰلمین
حسنت جمیع خصالہ محبوب حق خلوت نشین	اے اولین و آخرین وی رحمۃ اللعٰلمین
صلوا علیہ و آلہ ہی آئینہ کی مہہ جبین	اے اولین و آخرین وی رحمۃ اللعٰلمین
آسان ہو مشکل جاہ کی آئی جو وقت واپسین	اے اولین و آخرین وی رحمۃ اللعٰلمین

ٹھمریاں وغیرہ

احمد پیا بن سونی نگری ہی
جاہ جگے بھاگ ملے کوشر
جوگن بن ڈھونڈہ رہی ایک ڈگری
سندر سیام بہر دو نگر ہی +

نیہا لگائی موہے برہ گن بنایو سجنا
پریت مان توری جان تج دیون
دوہر جگ جن کارن بلکت پھریو
دکھہ پر دکھہ دیو صورت نہ دکھایو سجنا
جیسی جنیو ہی پیر بتایو سجنا
جاہ ہوا احمد تم پایو سجنا

غزل

دل مرا شاہ مدینہ پہ فدا
تن خاکی ہے گناہوں سے بھرا
روح جس روز ہو قالب سے جدا
بھولیےگا نہ مجھے حشر کے دن
جاہ عصیاں سے میں شرمندہ ہوں
دے تجلی رخ پرنور دکھا
اور یہ راضی ہوں جو تیری ہے رضا
نام احمد کا زباں پر ہو سدا
قبر میں ہو رخ روشن کی ضیا
شاہ دامن سے نہ کیجیے گا جدا

نیہر کے جاؤرے سکنا
سگہر بنی جیسی ہو بہو ن ++
رنگ رنگے جاہ چونڈر سکھی
سیمن سے کہیو تم بن سونا انگنا
گون لین آؤ بنی باندہے کنگنا
پی احمد نگین ہے وہی رنگنا

بابل

میں تو رہی بابل جا رونا کی پاہنا
میکا موہے کچھ سہاوت ناہیں
لاگی لگن اٹھ گئے لین گونا
سہیلی بنے نہ بنے گن ہمرے
چار کہار ڈولیا لائی سگرو کٹم چھوڑا کونا
سیام گھر ہے موہے جاؤں نا
کوؤ سنگ نا ساتھی ہم اکیلی جاؤں نا
کوؤ کاج نہیں جاہ رب ہاتھ بنا دونا

محبوب سبحانی تم رب کے تیر	ٹہری	تم اس کو ڈ نہین ہو بے نظیر
نور کے نور نے نور دیا بارن		جگ روشن کیو ہو روشن ضمیر
تری گرن سگرد ہمین لاگے		دُو جگ کے ہو پیر دستگیر
جاہ کی کہہ بیان توری درکا داسی		ہر ہر پہر ہر دیار رہے دہ ہیر
لگا شوق سے تیر حاضر ہے یہ دل	غزل	یہہ خواہش ہے کر لے نشانی کو قابل
نظر کیجیے لطف کی ہو نہین حیران		تمنا ہے کر لو غلامون مین داخل
ترے عشق کا مجہکو سودا ہوا ہے		نہین ایک دم جستجو سے ہون غافل
تری کجکلاہی نے مارا ہے مجہکو		کیا ناز و انداز چتون نے گھایل
نہین جاہ کچہ توجو چاہے تو ہون	ٹہری	سیاہی دل دور کر ہون مین کامل
انکہون مین پہرتا ہے وہ دی موہے دکہائی		میم کا متوار مدینہ پہونچایے
جاہ کہل جگ جہین سون وردا		بند بند بہید وا ہی کہلائے

ہم جاہین چاہن وہ چاہن نا دے

دکہہ پیو دکہہ دین کہین ہر جائی	ایضاً	تا ہو صورت دیکہن ندے
اور ان کا سیان سیج بلادین		ہم چاہین سیج جائین جاون ندے
مین دیون او نہین او نہین تک دور		ردے بار اچیر او دون ندے
اور انکہین بہر کاٹے بہڑکائے		لولاک جاری بجہاون ندے
سو دے موہن جاہ سکہی بالم		مین کہین سگر و تو میل ہوون نہ دے
بہائی بند سب مین کو و نہین	ٹہری	اپنے اپنے مطلب کے سب ہم اکو نہین

نگاہون سے وزن کر لیا
جنا جن سے بہو ار کنھا
نیچ اونچ کر نرا وا جاہ

کمی بات مین پورا کوئی نہین
دکھ دہن ہرن دکھ کوئی نہین
جہان سنا دیکھا پرتیا کوئی نہین

من ناچیز م امی حبیب اللہ
تیرہ بختیم روسیہ داریم

یا گدائیم تو کریم یا اللہ
پر ضیا کن مرا رسول اللہ

نگوا بے لمبے نالوری سکھیان من ہورا بلت ہنڈولنا

کوور رنگ کی نہین چھوند ریا
جاہ جھمر جھمر کرین بوندیان

گون نہین لجات ہون گھونگھٹ کھولنا
بن پیا چمک بجلی ڈراوی دادر بولنا

سندر یا ہنا من بہاؤ نا
رہ رہ رودی کچھو نہ بولت
کنتھ اکنت ہوئے موہ بچھڑے
گرہ ہنجر ٹوٹ پنجر سے نکس گیو
نندہ سگر و بسری کو ولاگ نہین

ایضاً گیو کچھ چھپائے ان گلین نہین آؤ نا
تک تک نین پان لگاؤ نا
برج لاگ پھول پھولی گراؤ نا
بد سوا پنچھی پھر ہاتھہ نہین آؤ نا
رہی لاگ جاہ سائین نیہ لگاؤ نا

رنگیلے نین رنگ بھرے نہاؤ نو
جانو رو مسکائی دیکھ دت دامن
جاہ دیکھ دیکھ روپ ہر دکھاوے

ہم بھی بول رس بول میٹھے لو بہاؤ نا
لیک چھیک نیہ لگا من بہاؤ نو
احمد پیا پر من للچاؤ نو

اگن پون جل مائی کی نبی نیارا ا
ہم سب نبے نہین تو بکھر جانے

ایضاً کون کون رنگ گن نہین بھرے تا ما
ہر من سے بھولی جاہ ہی کون کام جا پا ما

بانکار نگیلا البیلا کا باسی نیہا لاگوری عرش کا ہے تارا منور ہے خلق انکھو تمین بازاغ کا سرمہ نگیا نور سو ہے		لقب ہے امی نام محمد جاگوری بہل بہاگ جگے نکہہ مانگوری انا فتحنا سی سینہ بہرپو جاہ جسکو طہٰ کوثر بانگوری
رنگ مان دو رنگ لائے کو ئو من سے یہہ من نا ہین	ایضاً	موہے موہ سائین کو لبہائے جاہ ہر من سے یہہ من بہائے
جلایا ہے مجہے عشق کی لو لگا کر تری چشم سیگون کا سودا ہے ساقی خودی کا نہین ہے مجہے دلولہ کچہہ یہہ کہتا نہین کون کہتا نہین جاہ	غزل	نگہہ نے ہیری دیوانہ اپنا بنا کر کیا مست جام محبت پلا کر مین بیخود ہوا عشق مین دیکہہ آکر یہہ کیا تہا دکہا یا جتا یا بنا کر
سونا روپا ہین کا ہے للچاوے نینا چمکائے ٹہگنی ٹہگے گرہ پریم جن رس نا کہیلے پوربہر پچہہ رہے وہی گیانی	ٹہمری	کٹہین ہے تریا جاہ لبہاوے دانہ ڈال چاتر پہند پہنساوے جو یہ چکہہ چاکہہ بچے ہر ملاوے جاہ جو بند بند سمرن ہر ملاوے
کو نہین تم نبی ایسے رب کی دولارے رس نور سے بوند گرلا کہہ بہے کیچ پڑ پہنسی جاہ تن من بہیو	ایضاً	احد مین نکتہ میم احمد ہو پیارے تمہین رکہیو عرش چرن جگ تارے تو نہی ڈہونڈہیون ڈہودلیو جہنہارے
کر منتی سمجہایون پیا نہین رجہائے جو کچہہ نبی نا بنے ہو تمہین بتاو	ایضاً	کہون کا نہین نبی جو موہ سے برجہائے بین نا مین تمہین تو ہی گہمٹ مان سمائے

جاہ سکہہ بن احمدؐ نا مین
دو جگ ہم اونہین کی چیری بکہانی

مین مرگا گوا تیری تو شاہو بکما شہنشاہ
گو زمین ہے جاگیر تیری عرش ہے درگاہ

ای جاہ بہ ادبی سا ہے اعجاز حضور
دو ٹکڑے اک انگشت شہادت سے کیا ماہ

اس تن کا بستار کرون تا سے پیا سن پاؤن
سر تونبی انگری کہونٹی دیہیان ڈانڈہ لگاؤن
آتن کی تانت بنائیکے گورنجن کنٹھہ چڑہاؤن

رگن کے تار سنو رستار نین مجیرا جام کی کہنجری بجاؤن

ہیہہ کی جواری کہول کے پردہ پردہ دیس بساؤن
بیچ مارن سے پیچ کے سری نگر بان واسے دہیان لگاؤن
آد نام سمرے جاہ نبی جی ریجہی اب کاہیکا من سکہاؤن

گلین گلین دہائیکے ہاری
سا س نند کی چوری سے نکسی
جاہ غوث پیر جب ہیان بتادین

ہم گہٹ مان ملگئے نبی جی کی واری
سیس پہ راکہی مٹکیا بہاری
پہر نہ پہرون مین بن بن ماری

دگر تکت رہی بلم تہاری
جان ستی بہئی آن گئی
پان سے پاتر ہو گئی دہیان

ہم نینون مان سب رین گجاری
سب دہرکت لاگین ناری نڈری
اب جاہ گورنگ دو نبی جی واری

ہے ری دئی موہ پنگہٹ تیری لاگین سکہیان چہل کرکے
نین مدہ ماتی سدہ بدہ بہولی جاہ پیا کے پہند پڑے

راج کرین اس رس کی بتیان لوگ نہین سب دیس نگر کے
کون آؤ پائے کردن مین بوری نا رہی ہٹ ہک دہر کے

ٹھمری

سووت تہی مین لال پلنگ پر پہنچی گوا چہوٹ بالم دگا بہئی
چار تت کا پنجر ابنا تاکی دس دوار جا نکی جوبنا گئے لوٹ بالم دگا بہئی
انکے آوت جات کا بہید کو و کا جانی کہت سانجی بکہری جاہ نبی کلمہ کہوٹ بالم دگا بہئی

رب رنگے مورے نین سمائے
چہب پیاری آن ہر پلت ہے
جاہ روپ الکہہ کے بلہاری

ایضاً
مکی مدنی ہاشمی موری گہر آئے
تن انچہا مین نور جہلک دکہائے
سیم چتر سیس راکہہ آپہی کہلائے

ہان ری سکہی احمد پی پایا
جاہ نکس گئے سگرو تن کی چور وا

ایضاً
جگے بہاگ مورے گہر آیا
سگہر سیج بنی نبی بر پایا

جن مورت دہوندہن بیتم آئی
للسا لاگ رہی موہن کی
سگرو سنگار مانی کر دینا
جاہ نین لاگ لجائین نہ کو وسے

ایضاً
دیس بدیس اودن کارن پہری گہرائی
سکہہ چین نہین رہین برو گی
تنک تم بچہڑے پون پیرن آئی
دیکہی او نہین کی صورت ہر ہر دی آئی

نت نندن دیا کرو سیان
پاپ کی گہٹری سر موری بہاری
نا کر گہتکا جاہ حشر کا

ایضاً
نتی کرت ہون پرت ہون پیان
تہر تہر کانپے ساری دہیان
نبی جی کے ہاتہہ ہی توری بہیان

اے ری سجنی مو اسیان نہ کا بلاوے

ایضاً
جیرا کانپے کو و گن مین کا بتلاوے

جاہ کی ہیت احمد سے کہو جا کے جانے		سنگہہ کی سکہیان کہون وکہہ چہانڈن
نیہا کی دبار اکہیو جیانرہے اندیسی پنچھی کا گہہ جائے کہو سندیسی	ایضاً	نت تم ہی رہیو ہم پردیسی جاہ تمرہ ہمارس درس کے متوار
روپ دہرے تمہین بے دیکہت کیا من مین ہے جاہ من ہیرت کیا	ایضاً	بہید جنیا انجان جن پونچہت کیا مین نہین سہنے تو ہی تو ✣ ✣
پل چہین مان چوچا ہین مین کرت دین مین بنائی احمد مرت گرت اوٹہت	″	کیسے کوؤ کا جانے میان کی ہیت جاہ رہت اندیسوا یہی دنن کا
ہن ہن لاکہہ بار وکٹہا رہی یہہ چلین ہوہت سوہت کوہان نین واری سندر سنجوگ تمہین سنگہہ اوتاری جو جگ ملک کہین صل علی جاہ بلہاری	″ ایضاً	موہن تم سنگہہ نا چھوڑ بایا ری کہون دگر بجریا تمہین ادتردیا بدہنا لکہی بہل یہی مورے کرموا بجری الکہیان نور احد تن تن سوہے

اپنے کنت نیا سانورو کے ڈھونڈہن کو جاؤن گی
یثرب بطحا مدینہ سکھی سب ڈہاؤن گی
مرگ چہالا کاندہے جوگ برن لے
لیس چھوڑ کر گرد البتر رنگاؤن گی
سنیس توبنی پانجر سندری دہیان ڈاند لگا
بہبوت مل مل ین برہن بیرا ہو گہہ سناؤن گی
گریہ دانہ رگ ڈہاگا کر پی سمرن بنا

نربل کرن کایا گل بن گل بن جام کی کنہری بجاؤنگی
باس گہل گہل ہاٹ بہئے جوان رکت ال ہیو گارا
جاوہ نین ٹوکری ڈہوڈہولی بلین سندر بناونگی .

بتاؤ یہہ بان بولت ہے یہہ کون | ایضاً | ہو موجود آپ ہی پہر پوچہو یہہ کون

دوہا

زبانکو لکنت ہے دہن مین گویائی نہین انکہونسے رہا ہون دیکہہ

ہو موجود آپ ہی

ہر دے بول رہی ہی تمہین اور ہے کہی کون | دوہا | موری شنین تمہین رہی پہر دیکہی یہہ کون

عاشق ہون اوس گلرخ کا سر تن سے جدا ہونکلے یہی صدا

مورے نین تمہین ہا ہے

روپ انیک دہر وجود بنایو | دوہا | گہٹ بن بیٹہہ بولیو نا جانیو یہہ کون

شرع ہے قتل کرنیکو موجود نخر سے ہمارا یہہ نخرہ

گہٹ بن بیٹہہ بولیو

اکاس جائے سکر دکہایو سنایو | دوہا | آپ جنہو اور جنہایو کاکہے یہہ کون

ایک ہتو دو بنایو جگ ڈار رہو لایو

آپ جنہو اور جنہایو

جاوہ کہے کا چمکائن آپہی بنائے | دوہا | احد احمد جان ایکہی رہت تہائی یہہ کون

ابتدا سے یہہ سود ایکے آیا تہا اسلیے یاروانا الحق کہا تہا

احد احمد جان ایک

سو رنگ رچو از رنگ رنگیا یہی رنگ سگرو رنگ چاہت	ٹھمری	رب رنگا سو گھر بنا کند ہیا چاہ بل جائے پیر کی رنگی گودڑیا

شرح حروف اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

میم سے سمجھو کہ ہے محو عبادت سربسر اور مشدد میم سے مہر نبوت ہے عیان جب لیا نام محمد مشکلیں سب حل ہوئیں		ح دلالت حمد کی رکھتا ہے شاہ بحر و بر دال سے درود دل امت کا ہو وہ چارہ گر پڑھ درود اے چاہ ہر اک حرف اسم پاک پر
رنگ رنگ سے پیا دل بھر دے یہہ دربار شاہی ہے حاضر ہیں سب چاہ نہ جائی ہاتھہ خالی ارج بھی	ٹھمری	عشق میں اپنے موہے محو کر دے آئے مانگ منگتے جو لیا بھر دے شہا اپنے در کا دربان کر دے
یثرب کے بسیا نوں لال ڈورے کاری کمری والے کے بل جاؤں	ٹھمری	رب رنگے سانورو گورے چاہ کی چوندریں رنگ بورے
آپ ہی بنائے بر انبے پھول پھول چاہ پھولی پھلواری	"	آپ ہی مہک مہک مہکائے جن جن کھینچ رس سے من جائے
گوری موری میل چھوڑا انجی رنگ دے گھاٹ گھاٹ دئی جو روابست ہیں چاہ یہہ سونچ نون رکت بہے	ایکتالا	دھو نہار دھو بہا بل جاؤں پھل کر دے گھاٹ بن نہیں آوے پیر پار لگا دے ہر دکھ ہر نربل کر دے
شیام برن سے جائے کہو کوئی لاگا داگ تمرے بچھڑن کا	ایکتالا	بیٹھی وہان مان تمری لگن ہی لگی سدھ بدھ سب اپنی میں کھو گئی

تن من سب جار دیون بے		تم بن اور سوجھت نا کوئے
سووت جاگت سمرون توہے		احمد کے سوا چاہ کا نا کوئے
بھونر امتوارو جوبن کے	ہٹری	ہو پریم رس چاہت بن بن کے
او گگے جو بنا مہکی باس		پھولی کنول تن من کے
چاہ رسیا رس کے گاہک		نین کٹاری مارت بن ہن کے
رس کی لے جوبن کے بھونر ہیں کارے	رر	نین سے نین مل بھئی متوارے
چاہ پیا توری سیج کے مین واری		نجر کٹاری موری ہن ہن مارے
بر جہائی بھنور بیری تن من کے	ایضاً	رس انر میں چاہت بن بن کے
چت چاہت ہت تانت نا ہین		لوبھی بھئے بہر لئے دبن کے
چاہ پیا تم مانت نا ہین +		دکھ دیو سنتر بارے پن کے
گر لپٹائے سیام کر جوری	ایضاً	لبھ چوم رس لیو رنو بھری نینا موری
تمتو بھونرا رس کے گاہک		پھول کنول سکے گورے +

لاگا لاگا ری عمریا مین داگ

دگا دے گئے جوبنا چلے

مین رہی سو رہجادت کوئی موری گو بار ونہ لاگ +

دگا دے گئے جوبنا چلے

چاہ پیا کہو کیسے نہ روگوں ان بیری بھئے موسے بھاگ

دگا دے گئے جوبنا چلے

ایضاً

اری ری وہی سوہے پنگہٹ تیری لائین سکہیان چہل کر کے
نین مدہ ماتی سدہ بدہ بہولی جاہ پیا کے پہند مان پر کے
راج کرین اس رس کی بتیان لوگ ہنسین سب دیس نگر کے
کون او پائے کرو نین بوری ناری ناری دیکٹ ہک ہو بر کے

جوبن رس ٹپکے ری اب آئی بہار | ایضاً | رنگ مان ڈوب کر اس بورانی

مدہ ماتی چلی جاہ کے دوار

ایضاً

بیری سو تینا پر کاج پرے من موہن مورا روسو جائے
پریم رس کی ہین ماری مرت ہون پیان پرت ہون اری سکہی لاو منائے
بانکی نجریا جاہ کی من موہ لیو جیا بیچ روپ رہے سمائے

لاگی نجریا ڈاڈولوسگلے بہیان
موری سو تن سے نامین بنت ہے
ایضاً
اُر جہائے جوبنا لجت کر ہیان
جاہ پیا تم مورے گوسیان

رگن کی باڑہی بر ہینا

سنیس پائے کان سون آنکہہ دیکہہ
آس تند ہین بدہ رین بہت
پا نا یہی جو اوسے پایا

لکہہ بول بیچ ہیا کر رب چینہا
وہی ایک بدہ جو کینہا
جاہ جوگ جتن کر یہ سنجوگ ہر دینا

نت نئے سگن دیت موہے کاگہہ آج
بہولے بچہڑے آن ملیہین
لگا ئن نوے جاہ نیا سنے
ایضاً
بارے رس مجہ بن ابہین ہمرے کاج
تک سبہہ مل سکہی کر ہین راج
دیکہو بیرن نہ آئی لاج

میں تو ہر جا دہی ڈھونڈہ رہی کہیں لوگوا موہے بورانی	ایضاً	لے پیارا کہہ جیا نیوں ہونڈہ رہی چاہ من ہی من ہر گوندہ رہی
گھمر گھمر ہے جیا برن کی تہیں سے میں تو چاہ سیام سے جھگڑ رہی	ایضاً	نت نیوے رس بہنور کلیں سے رہیں دے لاگ موہے چھتیں سے
میں تو جت وت سیام توہے گھڑی ہیا میں پل چین راکھوں توہے	ایضاً	میں دیکھیں ہر ہر گھڑی چاہ ہے جو من چوکہٹ نہیں اٹری
بیکلے چلی ڈولیا روئن کاہے آن جب آ سیں لہیں مکھ کھول	ایضاً	جو لکھیں کرما دہی جان چاہ راکھہ روپ ہر پہچان
سو گھر نہیں جائے کہہ پپیہا مانگ رہی گونے کی ٭ جاہ موہے نا بسرے	ایضاً	ڈولیا نہیں ڈولی بن پیا سسرے سے آئی ڈولیا لگن آئی اڈگے جیا
گرج بادر جیا دکہائے ایسے میں پیا پردیس سدہارے ہٹ سکھی چاہ دن گون نکہائے	ایضاً	چمک بجلی تن اگ لگائے جھم جھم نین مینگہو ابر سائے رہی بن سنور برہن جرائے
بول پپیہا سدہ پیا آئی دو لبہہ اولبہہ سنور رہو جیا جاہ	ایضاً	بہرٹ تو رہی موہے نیک بہائی گئی مکس نیّا بل جی نہیں جائے
میں تو سب سے رنگ مان رہی چاہ کو اور رنگ نا سوہے	ایضاً	چٹک چندر اوڑھا پیا بہیان گئی میں یہی رنگ مان رہی

لاگی رے مورے کرجوا برچھی جاہ انکھیان لگائی سہی کارن	ایضاً	کاہے رکھیو موسے نجھوا ترچھی سکھہ بیرن ہم سے مین برچھی
سجے کی ہو تیا سیام کھیوے رس نین بوند واکہا	ایضاً	لہر جیاو ٹھہ رنگ چوند یا دیوے جاہ مور مین مانگ لیوے
ہو لگن لاگی مورے سیان انچل لیو ساس ننند رچہ رہی	ایضاً	ہوک اوٹھے بیرن دیکھو گویان جاہ جات رد کے رہیان
رہی دیکھ پیا نہین آئے سب کے گنتہ آن ملے	ایضاً	بہار ساون سکھی جات دیکھ پر موسے سکھی آدھی رات
	دیکھو جاہ بیرن کینی گھات	
ڈھونڈہ پھری تمسا تمہین کو دیکھا پہر نین مین کون رہے جاہ جھلک بندر روپ رہے	ایضاً	بنا رب پیارا تمہین کو دیکھا تن من دیا تمہین کو دیکھا تاج شفاعت رکھا تمہین کو دیکھا
اومس رات سے بہرہ کر کونسی رات سب اندہیر ہے اجیارا	ایضاً	تو نہین یاد دلادتا ہون معراج کی رات جاہ بہید اچنبہ کہوتی دنرات
پلک نکیلی لاگ نین بوندوا گرے ہم دیکھت راہ سکھی رہے	ایضاً	گھمر گھمر دیکھ جیا بدرا گہرے جاہ لاگ گرہ بیرن موسے پہرے
نہین گہن جہمر ب بر سو کوداو. پاے نا چلو سب تہکو	ایضاً	سنگر د جہل بن تر سو چو کرن ہو کر د کر سو

دیکھن دیو موہے		جاہ جائے ملے ہر سو
چہل سکھی کا جانون چھو جوبن دیکھ دیت جاہ	ایضاً	مین بہر آئے کہی کا مانون من راکھ نہی کا پہچانون
دیا بار بار دیکھ محمد آئے ات کارن جاہ تن جرو	ایضاً	اب کوؤ کی موہ نہین گہر احمد آئے سکھی بنن جی احد آئے
پیا آدن بول پپیہا نین متوارے مدہ کے	ایضاً	مین دہن سن جلے جیا مین برہن کی جاہ لاگی ہیا
گر لاگ دیکھ دیو مین رہی کہت ناہین ناہین	ایضاً	چھو چھو جوبن رس لیو جاہ سکھین ہوپت لیو
ٹھاری لسندن تمرے درسن کو ترپ ترپ موری بیس بیہے	ایضاً	آن ملو نہین نین ہین برسن کو جاہ ہم جن لی رہین ترسن کو
ہنسی کی ہنسی دہن سن پایا انحد باجے باجن لاگے نفس نیارے ہوئے چھولی کائی		تن من لہرائے جب باہر آیا ضرب لاگی الا اللہ کی رس آیا جاہ سب جگت ہوی جن آیا
ہر ہر کہہ موری بیس بتی دیکھ نین رنگ رہیو		من ہی من دن رین رٹے جاہ جن بی کہے کتی
موہے بار بار بھنور رکھیو کودنہ کوؤ دن ملیو	ایضاً	یادے رس کنول کھلیو نین سے مین مل دکھیو

دن رین پھی آس ہے		نبی جاہ کی ہیا ن گھیو
نیر نین بہرے سکھی لگو داگ کا کہو ن من لگا تو نہیں پایو ن چٹک پہول گلت رہیو	ایضاً	پچوند رمیل دہو دہو تھکی رہت پہی سو نچ مان دکہی پی پی رس ہریم بہکی جاہ رنگ رنگمئی لاج رکہی
اک نند یا سوئی نا سجن تیر گمان نگر ننگا ریر کہہ کہہ رام آئی سے گئے نن لگائے سکہہ ہو نہیں پر کیو نا سونچ جاہ حسر کا	ایضاً	دنیا نشت ہے بے پیر گورو نکی نہیں بھیر بن یار نین بھے نیر چہہ چہہ جیا رہے تیر نیہیان گہیں نئی راکھیو دہیر
رنگ چہر کو نا چوند رنگ بسی ہے تن مون ایک رہیو	رر	نین دیکہہ پیا رس بسی ہے جاہ دو دی چھوڑ ہر بسی ہے
من ایگ موہن ہر دو تن اونکے سنکہہ نہیں لاج کی لاج رہے	ایضاً	جو ہو دہی پیر دہمرد پل پچر نن سیس پرد جاہ یہہ جتن کرو
مورے نین مان سیام رہے پہن چہن خت جاہ پہی	ایضاً	گو ادر رس نہیں کام رہے ہر دے رام رام رہے
بول مزلی پیاسن	ایضاً	بن بن پہر لاگی یہہ دہن

اوڈھہ ہوک جبار رس رہے ہنست دئی سکھی موہے		پھول بھنور ہر رہے چن چن جاہ چیری کوؤ نہیں گن
موراسن لِھن پپیا آپ کھٹ ناہین ناہین	ایضاً	اوچٹ اوچٹ رہی سمجھیا جاہ کیسے مانی دیا
ہمہ سے ہمہ مل رس بھر دیا نینن پی رنگ بھرے رنگ میں بھی جاہ سرت بنی رہے	ایضاً	کوؤ نہ رس کی موہہ موہے جگا دیا وہی رنگ موہے پلا دیا چتون بانکی جی لگا دیا
سندر مانگ موتین بھرائی مہک پھولن جاہ رہی	ایضاً	چھب نئی نئی بنائی دکھائی نت بن بن گوری آئی
رین سیج موری پیا آکے گئے مورے کرم یہہ نا رہے	ایضاً	دے دے رس موہے جھکائی گئی نئی آن جاہ کو بنائے گئی
گوری گھاٹ اوترن ٹھاری موہے لکھی پیا نے چٹھیا جاہ اوتر بار بنھیے	ایضاً	کھیون ہار لا نتیا پیاری گھیوس یہ باپ بیاری کھیون نتھیان نبج کے داری
کہہ نندیا موہن جگایو نین ورس رہے جاہ سن موری بتیان	ایضاً	گہہ گہہ بتھیان نبھا لگایو موہے سیج دکھایو لگاہے سکھین لاج گنوایو
ہاتھ جن نین لگائے من لیو لبھائے	ایضاً	تن بچ آون کارن ہم بروگ بنائے

نیہالا گے اڈن جیت چور کے		جاہ موہن کبہی جو گہر نہین آتے گے
پی چہپ چہپ موہ سے کہان ہو جائے نین بکہرے دیکہہ من بہیین درجن بیر بتائے کہت جاہ	ایضاً	نگر نگر ڈہونڈہ لیہون بنائے یہی رس ہان ادر جیا گہائل ہو جائے بوے گہتہی ہان کہون کلسے جائے
کون ہوری یہ چہون ور ڈہونڈہن جائے جو اپجہے ہر ملن بتائن	ایضاً	بل جاؤن گرو کے بوجہہ من پائے جاہ راکہیو وہی گیان لبسر جائے
کاگا بول بول تن کہائے من سبنے جو کرتا رجہائے	ایضاً	ڈہونڈہین جائین نکہی پی مل جائے جاہ راکہیو وہی گیان جو بسر جائے
دل مین بسا رہتا ہے وہ میرا یار عکس رخ یار نے کیا دی جلا حل ہوئی مشکل خم پیچیدہ کی	غزل	حق سے ملا رہتا ہون لیل و نہار دور ہوا شیشۂ دل کا غبار پیش نظر جاہ ہے کیا کیا بہار
سیاہی بہر جائے انکہہ لگی پہ لبہائے مین مان راکہیو سیام کو وا اچرج ناہین	ٹہمری	تم رس بہری گہری کی بہجکیہ چرن مین لگائے مین جاہ دی بہی کارن بنائے ہین
باگ بگیچہ تیرا تو ہی ہے مالی ہر گہی پہول پہل بل شور مچائین جاہ مان کو ور نگ روپ پاس نہین	ایضاً	تو ہی سینچ رہے تو ہی تو رہی بالی دیکہتا دکہیاتا تو ہی چہکتا ہر ڈالی یہ سب تنگ ہے رنگ د و تیری شان نرالی
کن کہت نہ لاگی دیر بنایا تیہرن سہاگ مان سب سنگہہ دکہلایا	ایضاً	رنگت والے نے گیسو رنگ کہلایا آج شفاعت سند رکہہ محمد کہلایا

رحمٰن رحمۃ للعلمین ہمنام بنایا — قبلۂ و مدینہ جگ آن بتلایا
یہ رمز بھید انمول کرتار جانے — آپ مرے ہے سرجاو شہار سہل بنایا
ہر من بیچ جاہ گر کرے مالا — وہی روپ بدبنا ہر بلا سایا

ایضاً
سانوری صورت من موہی سکھی ہماری — برن اوڑھے کاری کمریا جگ دیکھو دکھاوے
نت بھیکہ بن بن سگرو جاتین — بنے دری جاہ جھکو سگھر بناوے

ایضاً
جگ جاگ رہی بن پیا ناہی سکھی — نیہا نپٹ کٹھن جیا رہے دکھی
نین مان مورے پی جاہ بسے — دیکھے نینوں مان نین جتند رکھی

ایضاً
مرلی سیام مرت ہر ملن کو — درگ نین بان لگے دیکھن کو
سن سن سکھیان ہوئی ہیا تک موہن — جاہ تن من تج آئین درسن کو

غزل
ولین بسا ہوا ہے تو مست ہوں بیکے ہمیکا جام — تیرا قدم ہے میرا سر عاشقوں کا یہی ہے کام
زاہد سجدہ گر تو ہی ساقی کوزہ گر تو ہی — نور ہے تیرے ہر سے میں نام کعبہ و دیر کو سلام
ہے خم ابرو ہی صنم طاق عبادت حرم — قشقہ جبین یار کا سبحہ کا اپنی ہے امام
رہتی ہے آرزو یہی تجھ پہ فدا ہوں نازنین — سارے گلوں کو ہے خزاں تیری بہار ہے مدام
تڑپتا ہوں ہجر میں تیرے تجھکو خبر ذرا نہیں — تیری ہی انتظار میں کہتا ہوں الکو تہتا تمام
ذات صفات سے بلی سر خفی ہوا جلی — نقطۂ میم احمدی جاہ ادب کا ہے مقام

ٹھمری
کربلا را کھیو حق حق دو جگ کی تمہیں ہو مورے — رب نیرے دونے فتنہ دے
فنا فنا سب تو ہی ہے الحی القیوم — جاہ دیکھ صورت پڑ وصل عنی ئے

ایضاً
جب سنیہیں سائیں بن جا ہی — گھونگھٹ کھول ناہنو ہر جائی

سیوا کر دمون نا ٹھکاؤ ✣ کو و کچھ کہے سنے کان وہی رکھیو ✣		بہل بہل ہو ہی پی مل بائے جاہ بند بھید تبہی کھل جائے
نگہہ مست جو ہین تو نے دکھائی ساقی ہے تمنا یہی جل جل کے مرون پیش نظر اوز دیوانے کو دیوانہ بنایا تو نے جاہ رگ رگ سے ٹپکتی ہے شراب حدت	غزل	ہمی خوش رنگ عجب تونے پلائی ساقی عشق کی آگ یہہ ہے تیری لگائی ساقی مجھسے سرشار کو صورت جو دکھائی ساقی دل کی بھٹی مری کیا خوب بنائی ساقی
وہ دیس ہے جہ کارن ہا سجن سیان ری جاہ جانت نہا بنھین	ٹھمری	مین ہا ہین بنا کو سنگار کو سیان کاہ رہے بدیسی نا ہین جہوت گویان
عرش لوح کے بنا جلوہ دکہا دے پیا آئین گر دارے واللیل سیلی جاہ خرقہ نوری القمر فخر ہی	ایضاً	مین باد ری بربرس پلا چھلکا دے طہ و یس سہاگ کو ہا بنا دے انت جیبی شان کبریا دکھا دے
پپیہا تہ بول پی پی کر گئی باوری مین بر ہ گی بہئی بدہ مان اد نکی	ایضاً	سات سمندر سکھی ہو ڈھونڈ لاوری جاہ بانکے سجن روٹھے بناوری
مین گھر جاؤن ڈھونڈہون اپنے پیا کو آپ سے بنا ئون ہر جائی	ایضاً	مین باری بہولی ڈگریا نجانتی ئون دیکھ لگائی جاہ دکھو انہین یا چہین کو
دی سا کچھ کر دائی ہر یا پیا ملن کی نین مانت نہین ہٹ کیی دیکھین کی	ایضاً	جو بن رس بھری ہو لست ہین ہم چیری کو دگن نا ہین ✣

جاہ لاگی لگنیا درشن کی

نمک سکھ پلکن سے انگنا بہار سکھی سیج جگی موری مانگ بھری جاہ جل علی کا سہرا گوندہ گوندہ		آئی بدیسی بالم گر گوری سنگار تن پہ چوندر رنگی جوبن پہ بھئے گلنار باندا احمد نبی کے ہر ہر بار
ای ری سجنی موراسیان میکا بلاوے سنگہ کی سکھیان کہتی ہے دیکھ چاندن	ایضاً	جیرا لیے کو دو گن نہین گا بتلا دے جاہ کی پیت احمد سے کہو جائی جاگے
سیان کی گھر کی ہے سانکر گلی جاہ گن نہین جات ناٹ ڈرت ہون	ایضاً	جو وہ چاہے تو اوتر پار چلی ہمہی ارہے جتنوا کیسے بنہیے بہلی
نینن لال ڈوری ڈرلاگے رام باری بس جاہ رنندیا مائی	ایضاً	کیسے کہون بتیان سننے نہین سہیام جتھوین جیرا ورتی کر مین کام
نینن مین مدہی توری رام لگ گئی سکہی پریت پیتم کی	ایضاً	موہ لیو موہے ترپت ہون رام جاہ کے جی سکھہ نہین تم بن رام
ڈھونڈہ ڈھونڈہ پیا نہا کر دجائے جاہ تری بتیان لوہین رہت ہین	ایضاً	موہے نہ چہیرو ہیون نندیا جائے کہت نہین رہت ہیرن جائے
تن پی سنگار نہ سوہے گوئیان ان سکہین پر کاج ہیرے	ایضاً	برہن نینن نندیا کہوئے بارا بلم جاہ جون سوہے
کا ہر کر دن سنگار پیا سوتن موہے نندیا کہے کا کوؤ موری کر مواہی	ایضاً	پی پہ نہ رٹ پپیہا تو را بول نہ سوہے جاہ تن تج من بن دیکھون کارن توہے
انکھو نمیوں جو نور سرمہ گین ہے	غزل	وہ قابل دید نازنین ہے

گل گل مین بسا ہے بو کے مانند کو کو کرتا ہون مثل قمری بوسہ ملجائے نقش پا کا بیعت ہر دم ہے دست شہ سے چشم عرفان سے دیکھا ای جاہ		رنگتا ہے ہر اک کو رنگ مین ہے جو یا ہون جو سرو باغ دین ہے لائق سجدے کے وہ زمین ہے کیا اوج پہ بخت آستین ہے ہر شے مین وہ لامکان مکین ہے
دل ترا اودیم دلدارم تو ئی عاشق و معشوق دلجویم تو ئی بہتری و برتری اے مہ لقا گل تو ئی بلبل تو ئی خوشبو تو ئی کشتی تن بہ چشم طوفان موج زن خستہ و لب بستہ گوید چہ جاہ	رر	حال می پرسی واہ والم تو ئی غیرت حسن مہ عالم تو ئی من فدائے روئے جانانم تو ئی شمع و ہم پروانہ و داغم تو ئی دستگیر دنا خدا دانم تو ئی کاربار و ساز و سامانم تو ئی
جاگی سن بول پیا بن جگائے سولہون سنگار کر سیج سنواری	ٹھمری	جب جیا مین یہ بیت نین نندیا کہان آ گئے نت آس پہول رہی جاہ پیا آئے
گوئیان انکھیان ہین برسی دیکھو دیکھو جرا وت کا ہے جر یہ ہے تا ہین کمہلائی مرجہائی جوبن نندے	ایضاً	مانی نہین سکہی بہر بن دیکھو دیکھو داگ برہا برہن ندو دیکھو دیکھو بہئی ہری بہری چتون جاہ دیکھو دیکھو
چت مین کما ہے لگاؤن ✣ بن بن کجری بن دہیون دھیون	ٹھمری	چیت ہرن کو نا پایون تا ہو سیام نہ پایون

ہار پھیر کر سندر پایت کایا		جگ پتیائی پت رکھیو ہردی ہار پون
جاہ جہان یہ روپ آن بہیے		غوث پیر کے بل جاؤن جو من تپ جاپن
کاری گھری والی بجا بنسی بناوے	ایضاً	طہ لقب بطحے کی باسی جھلک دکھاوے
مختار دو جہان عرش مقام حبیب خدا		حسنین کے جد موری بگھری بناوے
بول انحد باج کے جاہ متوار		سندر دگر ہار لمن کی بتاوے
سیان آئے سیج موری مہک گئی	ایضاً	سوئی نہ رین جاگی چمک گئی
پی کیں ہنس بول بتیان جاہ		سندر نیہان نور گر دارن جھلک گئی
عجب وہ گل ہے کہ ہر گل میں جسکی نکہت ہے	غزل	ہر اک برگ شجر میں اوسکی صنعت ہے
مہک رہی ہے یہی خوشگوار رنگ گل سے		پیے ہوئے یہ اوسکی شراب الفت ہے
متاع حسن کو رونق غرور ناز نے دی		تمہارے سوویسے نہ دون کی سرکی زینت ہے
بنائی عشق حقیقی ہے عاشقونکے لیے		عیان ہے غنچہ دل میں اوسکی صورت ہے
مزار صاحب معراج نے دیا یہ اوج		برابر عرش بریں کے زمین کی قسمت ہے
چور آئے چور آئن بندیا ہم گھبرانی	ہوری	بن پیا ہمرا جیا ڈرانے
مانے ہم سن گہوا دکھہ پر دکھہ دے		پرت پہار چوند جوبن بہجانے
جل بلت دیکھہ ڈرت گوریا		چھوٹ رہیر یا گری گگیریا نینن آنسن گرانے
رت نارینن رہین وہی ادے		جاہ ہری کی دگر با نہیں بہولانی
آپ تہا کو نہ تہا ابہی کہیں سگرو بنایا	ایضاً	آدم میں تن نور سمایا ابہی چمکا او چمکایا
نور کا نور ہے اسایا جہ ہیم کا پردہ کہیہ اٹھالا		اوسیکا ظاہر ہے نیا اکیا کیا رنگ بر رنگ سنوارا

ابہار پھر سمند رکود نا جانا جاہ بندہ بہید وہی پہچانا

ایضاً

کود کا جانے ہو مور لا نا پنے بن مین

پہو کن بہیا ہا ہکی مند رچکی

سونچ سمجہہ جاہ آنس گہرائین

متوا مر لیارسن ہو ندہ رہی تن من بین

پی چرن مین دیکہے آنگن بین

پی بہید کہون کا کاکون مین

ایضاً

جون جوبن بہجی رس سے موری چوندریا

ہم تو او نہین کے رنگ مان نیا سیج رہی

جاہ اچانک بہنٹ ہہنی او نسے

پریت پتم مین ہوگئی باورِیا

نت نت درشن ملے موہے سانوریا

پی غوث سنائین انحد بانسریا

ایضاً

مورے گہٹ ڈ ان کہ گئے ٹہمن رہان نگہٹ کی

مین تو ہو او نہین کا رن آئے گی

جاہ چیری غوث تمہارے در کی

جل گون تن ہنین او گون جل کیسے بیرن مٹکی

پیا جانے سو جانے مین کا ہوے نہ بہٹکی

خاک تن ملون سندر جو گہٹ کی

غزل

بدل داغ وفا داری ازین بہتر چہ میخواہی

عیان شب مغنے واللیل از زلف سیہ مویت

بگوانی پردہ دار سر سبحان الذی اسری

چہ باک ای جاہ از طوفان حیرت خیز موج فرا

چراغ مہر ضیا داری ازین بہتر چہ میخواہی

رخ شمس الضحے داری ازین بہتر چہ میخواہی

بخلوت راز ہا داری ازین بہتر چہ میخواہی

محمد نا خدا داری ازین بہتر چہ میخواہی

ٹہمری

تورے رنگ مان موری چوندر بہیج رہی

رنگ جو تورے رنگ کے بلہاری

جاہ پی جن سر و نت جگ چہائی رہے

اس رنگ رنگیو سکہیان بہیجہ رہی

بہل پہول ملا رنگ بوٹی مہیجہ رہی

نین من نور روپ دیکہہ ریجہہ رہی

ایضاً

مدینہ کے لنبیا دو دکہا جہلک جہلک

چندر رکہہ موہے ماتہے تلک تالک

رس بھائے بورائی تمرے رس مان بھیجے سدا چہند ہوری تمرے رنگ مان ہمکو نہین جاہ جن پیئے مد ہوا نہین		پھر پھر دو سندر ہے چہلک چہلک یہ رنگ بہلا تمک سو ہے چٹک چٹک یہی کارن نسدن رہت بلک بلک
پھر نجبر مو ہے لٹک کے بسیانے کالی گہٹا سو ہے تنا نین پیا کے ڈگدہا نگس مین سیل ہیو جیرا	ایضا	جہلک مکہہ دکہائی عرش کے جو بنے کاندہے مرلی مکہہ مین بجائی بانکے کہنیانے سگر دسگہر بنائی جاہ نبیانے
پہونچاوے مو ہے مدینہ رام لاگی انکہیان چہپے رہت نہین سب کو دمو ہے کاہے لاگے	ایضا	نکسے مون تن کی آئی آرام جن مین آن رہت اونہین سے کام جاہ ہردم جپت محمد نام ❖
گلا عشق احمد کہلا چاہتا ہے خوشی سے جو ہے وجد مین عرش اعلے صداقد سیونکی فلک پر ہے حق حق چہپین مہر و مہ دامن ابر مین اب ہوا عاشق ابروی محمد اپر دل تو خالق کی قدرت ہے یا شان خالق خدائی تجہے دیکے پوچہا خدا نے ٹلے رات دن جاہ در خمہ یہ انکہین	غزل	یہ رنگ عاشقون کو بلا چاہتا ہے قدمبوس جانان ہوا چاہتا ہے کہ بندہ یہ خالق ہوا چاہتا ہے رخ شنہ سے پردہ اوٹہا چاہتا ہے گلا خنجر نسیے بلا چاہتا ہے ہے ایسا حسین خود خدا چاہتا ہے ہوا اب تو محبوب کیا چاہتا ہے یہ اے شاہ تیرا گدا چاہتا ہے
عجب رنگی موری سجن چہند ریا	ٹہمری	تن جہلکے کہلے رنگ چہند ریا

چہب پہولن کی سیس سوہے
رنگ روپ رچ آپ ہی رنگیا
جاہ کہت ہمین غوث پیا سے

ہر رنگن وہن بانکی چوندریا
حق انا الحق اوڑہائی چوندریا
لاج رنگ راکہیو رنگی چوندریا

بنت ہے رنگ دے بہار چوندریا
جاہ احمد پیا کے بل جائی

ایضاً
کیسے رنگ رنگی بہار چوندریا
بہری سوہاگ سوہے بہار چوندریا

پیا بن کہلے ہے نہین پہول چوندریا
پیہ رنگ نے رنگ سوہے جاہ

ایضاً
جاہ تہ بہار رہی انمول چوندریا
آن جہٹکا ہن رسول چوندریا

رنگ وحدت مان رنگی چوندریا
پیہ رنگ سہاؤ نو جاہ بن بن بہاد

ر
سو گہر جہٹکے موری رنگ چوندریا
غوث پیر اوڑہائی پہل رنگی چوندریا

پہل بنی بہار موری چوندریا
جاہ محمد آن مندر جہمکائن

ایضاً
لاگی لگن سر پیسے آئی ہو ندریا
سہاگ نو سیج پہلے گئی بدریا

گگن لاز چوندریا کی دیکہو بہار
جاہ سوگہر کر رنگن پیر موہے

ایضاً
پیا کے رنگ مان کیسے سوہے بہار
کہل کہل تن دیکہہ چوندر بہار

وہ نور محمد ہے آنکہون کا تارا
وہ پر نور چہرہ تصدق ستارے
وہ آنکہونکی سرخی شفق جیسے قربان
ہے تحریر ہیرنے کی شمشیر پر ان
ازلسے کہہ سودائے گیسوے احمد

غزل
خدا کا دلارا ہے جگ کا سہارا
تجلے وحدت مجسم ہے سارا
ہے ابروئے خمدار کعبہ ہمارا
اشارہ نسے دل عاشقوں کا دوبارا
خریدار امی جاہ دل ہے ہمارا

پریم رس رنگی ساری چوندریا سنگ بیٹھ ملے سکھی رام جگ گھاٹ سو گھر جاہ نگیں بورن	ٹھمری	چنک چنکی گوری سندر پھول پہر یا موہ پہ پیری غوث پیا کی نجریا دیہن پی سہاگ میں ٹھاری اٹریا
بھر رس بول بولے پپیہا پیا پیا مازاغ کا سرمہ آنکھوں میں سوہے والیل ہر گھرے چمک دکھاوے غوث پیر کے بل جائے سندر سدا رنگ	ایضاً	نیک پھل بول لاگے جائے جیا جی والشمس رخ دکھائے من لیا لیا تن نوری کاری کمریا زیب تن کیا بتاہ نیہا موہن دیا دیا
پی پاتی سنگھ لاتی سنگار بھرن کرتی جاہ موہت بہب بہاب نا چھپو بطحے کے باسی موری گھرائی رے چھوٹی گوئیاں سگر جھگر یسیے بھر سدہ جاہ وہی رنگ کے	ایضاً	سیج سجی سکھ سہاگی رس پی جوبن سہاگ بناتی سندر دہک برن آتی کھول دسوں دوروا گرلگی جائے رے پیا مورا سہاگ بنائے رے جن رنگ یہ نین دکھائے رے
یثرب بستی بسی پیا کی کرشن نیہ جاہ سانجھی لاگی	ایضاً	رنگ رس نین بھر لاگے جیا کی کہن موں بس بتیاں رسیا کی
در لیا سیام بجھی من موہے درلا بچھڑن نین آس گراوے	ایضاً	دیہن رس ماتے نیہن بن جن سوہے روپ ہر دیکھیں جاہ چت جوہے
رنگ چھایو چوندر اوڑائی رام	ایضاً	بھید کھلے نین رہے سیام

جاوہ متوا ر اوہیں موہن کی		چھ روپ بنی جگ غوث ہے نام
سکھی بولیہا بن بس کون کاج کی جاوہ بورانی رس پریم لے آئی	ایضاً	ہاری جوبن ہاری مردان لاج کی پی رنگ بہر دہٹ ناگر و راج کی
رین آئے سیج موری سکھ بنائی گئے جاوہ کی بنھیاں گہن نضل چین	ایضاً	سب سکہیں ہان موہی نندر بنائی گئے بھنائے رس موند رجھائے گئے
نینل تیور نندر دہ موہوئے مندر کر دے نیہا جاوہ پیت پہنم راکھیو	ایضاً	چنگ پیکلے رنگ سو گھر کر دے ہاں نینن من دوہر کر دے
جاوہ نون لیسے گری مندر یا ہمری کا گنہ تن پیت بہرن کہو پیاسے	ایضاً	من ہمہی نیل سبہی چوندر یا ہمری ان نینن جاوہ نند کیہر یا ہمری
پیا رنگ چوند ر وہ ملائیے موری سکھر سکھر ساوہن ہان کر لو	ایضاً	چنگ رنگ رس کردان مین چیری تو کی جاوہ کے تن من آن بسوری
کیسر رنگ اوڑ ہے ساؤریا جاوہ سگھر نگسی بہنور ند یا	ایضاً	من منگن سیج اچھین باوریا غوث پیر کہین پار نا ونیریا
مسعود غازی سید سالار بہو ساگر کے ہو پار کریا جاوہ کی بپیت سگری ہر ٹا کہیو	ایضاً	سیس کٹائے کیو بیڑا پار جدھر تھر ہی کٹا کے سردار سبکی مرادین پوری نہار
اپنی خودی کو دکہاتا ہے انسانیوں آنکر آنکہ کا پردہ سمجھ یہ فقط فرق کی پہچان	غزل	مسجنی غرور کرتا ہے اچھی جانگر ہے لطف دید پلکیں یہ خاک چھپا نگر

الله کی ہے شان محمد سے وصل ہے
گھر گیو بانکے عربی جھلک دکھائے کے
کاری لکری تن سوہی جائے ٹھیک بنائے
دیو بہر بیو ربور لئے برہن کو
من منصور یہی مان ہرا کہیو

اسرار راز جا ہے کیا دل سے دہیانکر
موہنی صورت دکہا نین رنگیلے ما چکے
لیو لبھائے سندر تلک لگائے کے
سگہر کرد و نور بدہوا پیلائے کے
جاہ کہن بلائے دیکھو دار صرہانیکے

دل الله من محمد کوئی اور نہین
جستجوئے عشق فنا خواہش بقا توئی
عدم وجود کا جاہ بھید یہی رہا

ایضاً
تن توئی من توئی کوئی اور نہین
کل کی ابتدا انتہا توئی کوئی اور نہین
کہہ کن کہلا یہی تہا کوئی اور نہین

نینن بانکے دکھا موہ لیو رام
بیری چرو یا نند یا لادے
سکہی متوارے ہکہ ڈارے سہرا
برہا سیں تن بہرے جاہ عرض کرے
کاری لکر یا من الجھاوت ہے
سیس تلک دیئے کاندہے بنسے
بھید کلی جاہ کہل کہل چہپہین

ایضاً
رہون دیکہ ہی میں ویسے نہیں کام
ہیاہ سے پیا ملن چلون جہوم جہام
مون لاگا تمہین سے بسر و نہین سام
ہر ہر دم سے نکسے محمد نام
نت روپ دی جگ موہت ہے
بن بن پی ہکا دت ہے
نین تلکت سیج کب آوت ہے

دکھائے متوارے نین رنگ سے کے
سن بنسی کان دہن لاگی
رہی جاہ کی مہاکی لاج نہ بہانڈ لیو

ایضاً
مودے ٹپے ہکہر سے سنگ سے کے
جات رہی جیا انگ انگ سے کے
گہیو نبھیا ان بلنکے ڈھنگ کے

پیا بن بالک کیسے سنو رہے ہے رس لو جن کو نے کاج بن رسن پیر پیر سے آس ہے ہر دم ✤	ایضاً	سن کا گھمہی دکھہ ہے جیا جر ہے موج پیر کو بری لگا موہن نر ہے جاہ نہ بہنگ بن بن نستر ہے
لانے نہیں کان جینیون گیل لگر یا آن بلوا لگت ہے دیکھہ ہو ساگر	ایضاً	رنگ رس جو بن رنگے نین موہن پران اب سکہہ او تریہون جاہ پی کر بکہن سہجان
نبی نند ن راکھیو کہبر یا ہماری راکھو لاج کونو سے نہ لجاؤن دو ٹہ چھپٹے جٹ پردن پیا ن فاطمہ بی بی کے بابا پیار ے او گہٹ گہاٹ سے ہنسی موری نیا آمنہ بی بی کے سند ر پیار ے جاہ کی گرج عرج یہی ہے	ایضاً	بیری سکہہ کی سکہیان موہے اسوارہی ہر ہر دم نام تمراہی پکا رہی توری چرنن کے مین وا رہی مین برہن نبی چیری تہا رہی کہیو بن تمرے کون اوتا رہی ہانگی جتون کے توری بلہارہی بسر دنا سدہ راکھیو ہمارہی ✤
سدہ بہرے کانہہ سجہہ کے لگا یو گرا لگن لگے کی لاج تمرے ادہین ہے یہی دن ڈہونڈہت جاہ موہ سے		ہارے جو جن گرے کے ہو چھین ہاتہا چہٹے جونیہا تو ہنسین خضیر دا چکے مندر دا پایون پیر دا
مین دکہا موہیو اکیلی جان کے گہان کے لاگی لگن جتایو نا ہامین جاہ جہلک جوت نور تن پایو	ایضاً	ہانکے نگا ٹہنگ بان پران کے جائے نہ دیہون مندر مان آنکے چاند سو رج منہہ دو جگ چھانکے

بہری مدہ بول بولے انمول نینوں والا
موسے من بہائی جاہ پہر جت بل ہان

ایضاً

بانکی ترچہی دکہا گئے چال لال دوری والا
جیا او لجہائے راکہے کارے گیسو والا

بے کیس مکہہ سوہے گوری

ہا تہجے تلک چال البیلی
رنگ رنگ سے رس ٹپکے وا کے
ہولی کہیلیں سیام اٹہر کے بن میں
جاہ من رنگ سکہیان بہلائیں متوار

دیکہیں سکہیان چلو رہی
جاہ گگر بہر بہر لو رہی
رنگ میں پچکاری ہارین تن میں
کہل کہل ہنس پہول جہکیں جہیں نین

گیسے جر بہیں ہو کنو کند ہائے
سنی نکوو کی من دے راکہا
بہل رنگ بنگی جاہ رنگ چوند رہا
سنائی بنسی مدہ بہرے نینوں والا
کہن لاگی چین چین جگ جیا گہائل

ایضاً

سگہہ ہی نار گگنا رہو جائی
آپ نج بیری کا آگ لگائی
اوہہ دہہو دو رہی سگہد بنائی
بانکی ترچہی چتون لال ڈورے والا
بہوین کمان تیر پلکین والا

اے موہن پیارے رنگ کے کہلیا
کوو رنگ کارن نارا کہیں
جاہ سہید رس پی پی من بہکے

ایضاً

مدہ نینن مین رنگ بہگے رنگینا
ایسے سگہر متوارے کند ہیلا
اپہی بنیتا میں آپہی جیتا

موسے مین لگا بیرن گہر جانا
بورہی بورائی مدہ مان پیا کے
جاہ پیا طبرے خبر چنچل ہیں

ایضاً

جانے نہ دیہو ہم سگہل کر گیو بہانا
اور رہی جوبن لیو موہر جہبانا
رہت ہر جا اک جا نہ ٹہکانا

ایضاً

کون گھر جیہو سیام نینا لگائی کے — برہا رس بہرا جیا ما ریو جگائی کے
تمریت پہرت بیاکل بورانی — پہند ڈار را کہو موہے ادلجہائی کے
کیو من ناہی جاہ سو کنہیا — موہے مار را کہیو نیہا لگائی کے

بسنت

پہول پہولے بن پہول بسنت پیا کارن — سندر بورے انیہ رنگ کے تمہیو پیا کارن
کجری انکہیان مین موہے چوندر چمکیلے — ڈار ڈار کو لیہا بو سدہ بورانی پیا کارن
ہو مین تن بسے سو گہر نکسے — جاہ یہ سمرن ہردے را کہت پیا کارن

غزل

ظاہر جو کیا رفعہ اپنا شب معراج — پردے مین خود ہی نظر آیا شب معراج
انکہون نہین نظر آیا تو عاشق نے دیا سر — دینے کو خدائی کے بلایا شب معراج
ہے جو ملک محو نہی تاب کسیکو — محبوب کو جب دولہہ بنایا شب معراج
وہ چاند دو عالم کا مدینہ مین بسا ہے — جس نور کے تہا نور کا جلوا شب معراج
سرشار ہین سب بادۂ الفت مین اوسیکی — کونین کو مستانہ بنایا شب معراج
جبریل نے اجی جاہ شہنشاہ امم کے — تلوون پہ ملین آنکہین جگایا شب معراج

ہولی

دیس بدیس مان چہائی ملی اوتہن کو نہ نینیا
کہیل کہیل رنگ ندیا بہانی ابرا کے ڈہری لگانی ٭
برہا وگدہ مکہہ کاری چڑہاوت تمسو کے بن پہو نکو یا
پہل نہ کہے ہر جائی نبیا ٭

پہون متوا سی ڈہول اوڑہائی — چہائے بدرا اوٹہے اندہیاری
غوث ملیون جیا جیا ہوئے اجیاری ٭ جاہ کی پت کے رکہینا

دلہو کے بنائے کندہیا

دیس بدیس بان

کاری گری والی سندر کہہ سو ہے بن پریت نینن پی بن سنگار جو ہے جاہ سہج نینن گھُنج ہے وہ رس گریا ہے	ٹھمری	بل جاؤن نیون کہائے من مو ہے لاگے بان برہا کے دو ہے پی چاہین پریت لگیمین نہیں لو ہے
نہ سائیون سائین کا بالک نے سا بن کی چیری کو وہان جاہے گن ہین ٹیلی وگن ان بہری بہر رنگ جھلکے نین کہل جائین	ایضاً	غوث تہارے درگاہ ہو ان گدائی کہیر پہیری تن من ہین چہا تو بسا کر دا دہر ہی پہیر کے ربس ہیتم دو جاہ کو ناکر دینہ بری
بن جن بسنت گرن چلین پہا کے دوار پہیلکے ہر اک کی سندر رنبی جاہ یہ سب رنگ ان ہی رنگ ہے	بسنت	پہول پہولے گہر دیکہین رنگ کی بہار کہل کہل مسکا تن پی گر داہے ہار ستو کنول ان ہی صورت نہار
تم سنگہہ ہمرا کون بھیو ✤ کون بتیاں اس ہیتم دیکہو	ٹھمری	جن تم ہمرا بوجہا تمہارا کوئ نہیں آپین سہاگ بنائے بلم بچہڑو

تم سنگہہ ہمرا کون بہیو

کوئ کارن اب ہم نار رہی	نہ بنے ہو بنا و جاہ تمرے ساتھہ ہے

تم سنگہہ ہمرا کون بہیو

ہانہہ پکر کہہ دیکہو لاج تمرے ہاتہہ ہے	جاہ تم اس پی پایکے نہیں ہر جائی

تم سنگہہ ہمرا کون بہیو ✤

آنکھیں ہر جائی ہیں دیکھے گھر جائی
یہ چرن ہمرے سیس دہر دو
بارے جوبن جاہ تمرے کارن رکھا

گو وندر ہو نہیں ہیا تم ہیں سے لگائی
ہم تمری سگہر گوالن بنجائی
بھنور ہیں بھوری سندرد گنجائی

نبی ہیں معراج دولھا بنا
ہو اوصل میں محو دیکھے رہا
ٹہاری سگھر و نہاریں مکھ کو
بھی جاہ سہاگن سگھر مترا پایا

ہمری

درود پڑھ ہو دی سکھی ہر منا
عرش و کرسی پہ بیٹھا محمد بنا
چندر ماں چند جوت مل جل بنا
بنا ری بنا کہو ایسو بنا

ایضاً

بہل سنے دولہا نبی ہو ہمارے

جل کوثر میں نہایا رب بنرا
مکھ کی جھلک سے چمکے سہرا
بجے دف اکاس سورج چاند مجیرا
حوریں درود پڑھ پڑھ جہاد دیں
عرش و کرسی جاہ جھومے جہاں نے

آتش کی کنگھی سے کیس سنوارے
مونگا موتی اور جڑے تارے
حق انحد بولے بانسری پیاری
جن و ملک سگرو بھئے متوارے
ہر ہیں انکے صورت نہارے

تمہیں ہو رنگ کے رنگیا نت نگر کندہیا
سگرو سکھیاں ہیں سگر لیے مدہ کی مٹگی
جاہ کہت برج راج ادہارے

ہولی

ہوری تمہیں سے کھیلو ہوہو رنگ کے کھلیا
سج دہر کے کھیلو رنگ بانکے جنیا
ہو جگ میں تمری باجت ہے بدہیا

یہ رین سہاگ بہی پیا ملے ری سکھی
یہی کارن ریت رہوں نت بردگن

ہمری

چمکی سیج آنند جیا سبھی کنول سکھی
جاہ غوث کی بل جاؤں کہیں جنید رکھی

گھونگھٹ کھولو نبی بنا گھونگھٹ کھولو گیا
ہری غوث کے جاؤ بل بل جائے

ٹھمری
رین سہاگ کی سیج جگی سندر مکھ بولن کو آیا
تن من میں ہر رنگ کھولن کو آیا

ہم کو نیک گون ناکرن رہے
کہرے کند بھنور بیچ آن پری
جاؤ تمری رنگ مان ڈوب رہی
نت نت پی بہت موری ہے بھجنی
چھن چھن وہی صورت راکھت ہون
جاؤ روپ سندر سے بنت بہی

ہوری
یہ تن پاپی من چھوے شام ترن رہے
بے گون نیا لاگ ترے سرن رہی
یہ بھوج کی لاج تری سرن رہی
بیرن ناکرو تم تن بجنی
بند بند نکست ہر بھجنی
چھلکے کا یا بت لگی رجنی

من مورا بولی رے سکھی
تک دیکھ لجائی پیت مان من لیو داگ

ہوری
حق حق رٹ لاگی رے سکھی
جاؤ سندر سو سائیں جا کہے رے سکھی

خواجہ اجمیری گگر سیس سندر ہر ہر دو
رس پریم مان بھری چھونڈ پو پور دو
جاؤ اونھیں سرور کا ہے داسی

گاگر
چنگار ہی میل جو بند سیامی اتو نک بہر بہر دو
سکر تو نین بنے دیکھیں ہر ہر دو
جن لی بھوم یالا کر سیاں سو گہر دو

ہمیں گگ تنا ترک خبر کیا ان برو جہ پہ جا چکے میں
ہوا ان کشتہ تری نگہ سے ہوا ہوں زندہ سرا دا ٹھے
ازل سے وہ مئے دوست میں ہم پر خبر آ الست میں ہم
ہے عود و عنبر سے مشک بہتر و خوشبو سے مشک فروش تم
ہے جاؤ چلہ نشین اونھوں کا جو آتا تو سیس گئے قرین میں

غزل
لگا کر نظر کا تیر دل کو وہ تیغ بسمل بنا چکے میں
تمہارے رخ پہ لو لگا کے ہنسو لکو دے لگے جلا چکے میں
اونھوں کی آنکھیں مست میں ہم چشم رنگ سیا چکے میں
ہے زلف خوشی میں معطر ادسکی خوشبو سونگھا چکے میں
وہ بانکی ناوک فگن کہاں ہے میں جو دل کو تو وہ بنا چکے میں

تورے رنگ ماں من موہنکا چوندر بھیج رہی رنگ رچو اتورے رنگ کے بلہاری جاہ پی ہی من سروپا دو جگ چھائے رہی	ٹھمری	اس رنگ رنگیو سکھیا کھیچ رہی بہل پھول ملا رنگ بو ہی بیچ رہی نین درہن نور روپا دیکھہ سنچ رہی
سندر روپا رس بھری مٹکی درشن میں تمہیں آن برا جو کیس سونگھاے جاہ کو کیو متوار	ایضاً	من مناے کے کر من اپنی ہٹکی بول نکسے حق لاگے گھٹکی پھنسری دار نو موہے اپنی لٹکی
درشن جھلک ہار ہار دے متوار جاہ ترے رس نین کے	ایضاً	ہنسی رس نو ز سنا پھر دے صورتیا احمد پیا و کہا پھر دے
رہی پھول آنکھوں میں سرسون تم بن جاہ کی کون ہے کہبریا	ایضاً	پیا ملن کی آس رہی برسون کاگا جائے کہو موسے ہرسون
ہوت بھور جو بت لو ٹو لاگ موسے نا من کر سوا ہی ترچھی بتیان یو نہیں رت من	ایضاً	چاند و بھیان کنگن ٹو ٹو برہا واگ جو را نے نہ چھو ٹو جاہ کہت سانجھی نہیں جھو ٹو
سکھر رہی معراج عرش کے جو یا آپ ہی اور ہی بنا یو تمہیں ہر سے محبوب عاشق تارن	ایضاً	کر کاج اکہہ چھن میں لوٹ آیو یا خالق ہل مخلوق خبر لو یا تمہیں ہو تو ہو جاہ کے بیتا کہو یا
یار ہی عمریا من پیا رت بلک نا بلک سکھی جو گن من ہم کچھ نا کینہا	ایضاً	وکہا وموہنی صورتیا کی جھلک جھلک جاہ گر سیلی ہاتہے تلک تلک

سارا سہاگ بت گئے بسنت
نبوہ پہول رنگ بہئے رہتا ر
جاہ بن بیانہ بانے جیرا

بن احمد کیسے کہیلین بسنت
کنہیہ انت سنگ کری کہیلین بسنت
چلو مل سکہی ہوین ڈہونڈ کہیلین

دیا نور احمد کو بندہ بنا کر
وہ خوشبو سے ہے مست سارا گلستان
وہی رات دن چشم مین جلوہ گر ہے
ملا دو کر الفت سے لے جاہ ہمکو

غزل رہا دیکہہ اپنے کو پردہ اوٹہا
مہکتا ہے خوجیا یہ گل لبا
گیا محو دیدار عاشق کو آ
فنا کیا بقا کیا خدا ہی خدا

تشبیہ مرے دل کو ہے اللہ اللہ
پوشیدہ نہین ہتلے ہے ظاہر ہر دم
ہر اک کو سونگہاتی ہے صبا بو جنان
ای جاہ رکہا عرش پہ احمد نے قدم

غزل کیا شان معبود کی سبحان ال
رگ رگ پہ صدا دیتی ہے ماشا
سب جن و ملک پڑہتے ہین لگے صلی ا
معراج چلی ہے رات کہو بسم ال

لگی لو ہے نہ صورت چہپایا کر
تو شمع نورانی مین پروانہ

غزل دل عاشق کو یونہین جلایا کر
مین جلتا رہون تو جلایا کر

طبق سرشار تیری محبت کا ہون *
مئے گلرنگ ساقی پلایا کر
دل جاہ تیر نظر کا ہے گہائل
مین مرتا رہون تو جلایا کر

[illegible]

موجز البحرین ثلیقانہ

از تصنیفات جناب راجہ جنگ بہادر خان صاحب سی آئی ای متخلص جاہ رئیس ریاست نانپارہ

گلدستۂ جنت

معروف

الف نامہ جاہ

مطبع گلشن صدیقی صحیفہ اخبار در مختار راجہ محمد صدیق خان

باہتمام شیخ لطافت علی ریاست نانپارہ طبع

توصیف حروف اسم پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible]

گلدستہ جنت
معروف
الف نامہ جاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِھ مُنہ سے کروں ہر کی بڑائی	اپن روپ دے ذات محمد ٹھرائی
پھل چار یار گنی تینتیس بنائے	جھ جگ نیک راہ بتائے
پانچوں تن کے بل بل جاؤں	جاہ اپن سیس واکے چرن لگاؤں

رموز حقیقت

اور جو چاہے یہ رس لاوے	بنا گرو یہ رنگ نا آوے
گیانی ہو رمز بھید بتاوے	بنا گرو یہ گر نا پاوے

عشق عاجزی

جو گھٹ بولا سو لکھہ دینا ۔ پریم ماتے ہم نا کینا

عجز

جو سونچ سمجھ جیا راکھو ۔ کوو گن نہ موہ پیا راکھو

ردیف الف

(الف) الکھ رکھہ گیان لیا ۔ احد احمد فرق نہین جان لیا
گھٹ گھٹ جیا آنند کینا ۔ آن مل وہی روپ دینا

ردیف ب

(ب) بسم اللہ تاج قرآن بھیو ۔ بید بھید پڑھ سیان بھیو
بصر وہی بسے نینن مین ۔ جنکو رہیون دیکھہ تن من مین

ردیف ت

(ت) تکیہ ہاتھ سیں دھرے — کوٹ کُٹم چھانڈ آپ رب رہے
بیٹھ اکنت نام ہر ہرے — رہ لاگ سرن لوبھ لابھ تج دے

ردیف ث

(ث) ثبوت وحدت کا پایو — راکھ سوچ من نہیں بھٹکایو
مرشد بتاون بھید آوا — ہاتن ہاتھ من بھید گر پاوا

ردیف ج

(ج) جنم سنجوگ بھیو — کھکا آن ہو بھول گیو
یہی رہی گت جنم مرن کی — کیسی ہوئی پیت پیا ملن کی

ردیف ح

(ح) حلقۂ بندگی میں رہیے — کر من صاف دور کپٹ سوں رہیے
صاحب نیڑے من یوں رہیے — یہ رمز بھید نین موند پہیے

۱

ردیف خ

(خ) خطا پر دھیان رکھیے
جھونگے نا ہو سانچے رہیے

گر تو بر رسس پریم چاکھے
یہی ہلن کی آسا رکھیے

ردیف (د)

(د) دنیا سے موہ نہ کیجے
شتھن ملکر دہ سکھ لے

دنیا نگشٹ ہے دھیان ادھی کو لیجی
گنتھ بھال ہر نام جپ لے

ردیف (ذ)

(ذ) ذات باری کھلایا
ون بھے سدہ بدہ ہری

کیا کیا کھیل اچرج دکھلایا
گرنرمل کایا ہو کھری

ردیف (ر)

(ر) رسول راہ بتاون آیا

ایسو رہبر کن امت نے پایا

آن مین گئے ان ملیو	مل رب سگرو اگن ڈہانپ لیو

ردیف (ز)

(ز) زحمت سر بار نہ لینا	کر جیت وہ بات پٹ نا دینا
کر وجتن پی مل جاوے	سگری بات ہو بگڑی بن جاوے

ردیف س

(س) ستار راگ سناوے	دھن لاگے کر تار بجاوے
میٹھے رس بول بول رجہاوے	پیا چرنن لاگے ماتہہ جھکاوے

ردیف ش

(ش) شمع بن ہو لگاوے	جل جل اون کارن نس بہ
تن او گہرو تنگ بھی	تہاری تہر تہر کتنی لاج گئی

ردیف ص

(ص) صبر کا جوگ چاہیے	جو کٹھن آن پڑے سو سہیے
گلے کنتھا کاندھے کملی رکھیے	یہ جوگ کر پاپی جیبے

ردیف ض

(ض) ضامن دیکھ لیجے	جھہ مل صاحب سے بھینٹ کیجے
سگھر چترا کہہ سیس پائی	پگ نہ کیجے کہ سامی بسر جائے

ردیف ط

(ط) طور رب دیکھن گئے	سبھی نین نہین کوندچوندھ گئے
بٹرن کی باری براق سواری	نبی سب کے بنے محمدؐ راکھو ارسے

ردیف ظ

(ظ) ظہور نبی حق پیارا	کل سے نیک رہا احمد نیارا
جب وجود و حقیقت کا پایا	کھل گیو بھید رہیو نا سدا یا

ردیف ع

(ع) عدالت رب جب کر بہی

سب بیری ہوئی ہوی جیہی

یہ پنچھی دیکھہ جتن گھبرہیی

سگروبند وروا بھل گن کس ہوئی

ردیف غ

(غ) غرق ہوبیت ہین واکی

ڈوب ڈوب بھرے رس چاکھی

لاکہہ گیان کچھہ نہین رہا

ہوی ہوی متوار دھیان حق رہا

ردیف ف

(ف) فرحت جی مین رس گھیے

بھنور نکس نکس رس نبی چکھیے

یہی گیان دھیان من رہو

اوگن نیا ڈوب رہی بن گن پار نہو

ردیف ق

(ق) قلم ہو لوح لکھیو

نہو نج رب نیرے محمد لکھیو

دھرتی اکاس کوؤ نا رہیو — ہو تے ہی واگے سب بھیو

ردیف ک

(ک) کاج رہ دنیا لو بھائیو — رہ رہ راہ نیک بھولائیو

نرہی سدہ کرم یہی رہے — جان جان کے بیری رہے

ردیف گ

(گ) گھاٹ کوؤ نا کیجئے — جب کیجے نیک گن کیجے

باپ تن تن دہوئے — رب تیرے سکھ ہوئے

ردیف ل

(ل) لذت وہی پاوے — جو ہر سے پیت لگاوے

جو کرلے اوسکو پیارا — سب جگ بین رہے پیا

ردیف م

(م) محمدؐ نور جگ جگایا
یہہ رمز سمجھہ کوؤ کا آیا
جن کارن رب لولاک کہیا
وہی بن جگ نستارن رہیا

ردیف ن

(ن) نور ہوا محمد ہمارا
جاسے ہوا ظہور سنسارا
نہ تہا کچھہ تہا احد نور نارا
ہوا وجود اوسکا محمد پیارا

ردیف و

(و) ولی وہ کہلایا
جو اوسین ملا رس پریم پایا
ٹہک ٹہک رہے نہ کچھہ بن اوا
جن جن چینہا وہی پیاوا

ردیف ہ

(ہ) ہر راکھو موری لاج
رہی گہیر گہیر بیری کو وگن نہین کاج
جب دیکھو درسن نبو ہے
پہر رہی نین راکہون تو ہے

ردیف ی

(ی) یاد الٰہی ہر دم رکھیے ہر ساسن ہُو ہُو کہیے
جاآہ یاس ناجی مان مانو لا تقنطوا کا بھید ساجانو

الف نامۂ دوم

الف احد میم احمد بنایا ب بتاون راہ آیا
ت تکبر سے ہٹایا سب توہی توہی سب تجھ ہی توہی
ث ثنا کا دھیان ہوا ج جوہر گیان دیا
ح حق پہچان لیا سب توہی توہی سب توہی توہی
خ خلقت رہ عجز کیجے د دوئی چھوڑ اک لیجے
ذ ذلیل کو دونا سمجھے سب توہی توہی سب توہی توہی
ر ریاض کر بھید پایا ز زاری سے گھٹ موہن آیا

ص ستادہ سنتو کچھ کہا یا — سب توہی توہی سب توہی توہی
ش شاکرا وسی پر رہیئے — ص صادق جگھہ مین بنیئے
ض ضامن مین رکھیئے — سب توہی توہی سب توہی توہی
ط طاہر جنہین ہیئو — ظ ظلمت دل سے دھیئو
ع عقیدت تہین پئو — سب توہی توہی سب توہی توہی
غ غفلت کو کیجے دور — ف فنا سمجھ رہیئے وہ نور
ق قالب مین ہوا ظہور — سب توہی توہی سب توہی توہی
ک کرامت نہ لیجے جنہی — گ گنی پنسی ہوئے تہی
ل لگے سانس وہی — سب توہی توہی سب توہی توہی
م مقام مقصد ہے وہ ہی — ن نفس مار رہئے تہی
و وقار ہونے تہی — سب توہی توہی سب توہی توہی

ہ ہوس سے نپٹ ہوبنارا	ی یار جب ہوئے رب پیارا
جاہ یہہ بن جگت نہین بارا	سب توہی توہی سب توہی توہی

الف نامہ سوم

انحد باج پیا سُن آیا	بر ہا رس گا نسے جیا
تن اوٹھہ اوٹھہ ہوک رہی	ثبوت اثبات نفی پایا
جن ذوق دل رہیو +	حق دیکھہ انا الحق کہا یا
خیال رہے حق ہے وہی	دوئی چھوڑ من موہن آیا
ذکر رہے تو وہی رہے	ریاض مین جو بھید پایا
زنار توڑ زاہد ہو	سجود کر عابد کہہ آیا
شور چھپئے وہ دن چھون اور	صابر رہو نبی بخشاوی آیا
ضیا مورے نینن آئی	طالب ہوئے مطلوب پایا

ظاہر ہوئے ملنے ہیجنا
ملی ہوی ہوی جیارہا
قادر کی سرت ہیارا کھو
ملینک گگر سکھی
نہیں اور رہے وہی

عین عشق نین بھر آیا
فقر ملو ہوہے سب پایا
کیا کیا نہیں بنا یا
متوار بھئی پی پی رس آیا
وہی رب پیارا کھایا

ہر ساس نکسے جاہ
یاد رہے شفیع احمد پایا

مصرع تاریخی

الف نامہ صاحب سندر خوب بنایو ۱۰۹۹ فصلی

تمت

اشتہار

تاجران باوقار مشتریان خسرو شعار سے التماس ہے کہ

کتاب لاجواب گلدستہ جنت معروف الف نامہ جاہ عمدہ طور

چہپکر طیار ہوئے امید کہ کوئی صاحب قصد چہاپنے یا چہپوانیکا

نہ فرماوین بہ نظر نفع نقصان نہ اوٹہاوین ورنہ بموجب قانون

تعزیرات ہند کے مطابق بازپرس ہونگے جسقدر جلدین درکار

ہون مطبع محمودی لکہنو محلہ وگاوانسے طلب فرماوین یا مطبع

گلشن صدیقی صحیفہ اخبار دو مختار راجہ محمد صدیق خان جہنم شہر

لطاونت علی ریاست نانپارہ سے طلب کرین جلدین فورًا

روانہ کیجاوینگی سنہ ۱۳۱۲ ہجری طبع شدہ